1333 ہجری میں شائع ہونے والا ایک صدی قدیم نسخہ نہایت تلاش و بصارت کے بعد احتیاط کے ساتھ تحقیق کرکے دوبارہ 1434 ہجری
میں اہل علم اور باذوق حضرات کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ادعونی استجب لکم

از تصانیف عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین نواب سید محمد صدیق حسن خان علیہ الرحمۃ والغفران

وفات ۔ جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ ۲۰ فروری ۱۸۹۰ء

کتاب التعویذات

اردو معروف

الداء والدواء ۱۳۳۳ھ

ایک صدی قدیم نسخہ

حسب فرمائش

ملک غلام محمد تاجر کتب کشمیری

بازار لاہور

پنجابی پریس لاہور میں باہتمام میاں محمد کریم خاں مینجر کے چھپا۔

الف

یہ علم طب کی جامع کتاب علمی اور عملی دونوں پہلوؤں کو لئے ہوئے ہے جس میں سر سے پاؤں تک بڑی چھوٹی امراض کا حال مفصل لکھا ہے مرض کی پہچان۔ سبب اور علاج اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ ہر ایک شخص اس کتاب کے ذریعہ ہر ایک مرض کا پورا پورا علاج خود اپنے ہاتھ سے کر سکتا ہے نسخے نہایت مجرب اور معتبر درج کئے گئے ہیں۔ پھر خوبی یہ کہ کوڑیوں کے نسخے لاکھوں کا فائدہ دینے والے ہیں۔ شروع میں حفظان صحت کے اصول اور سبھی ہدایات اور روزمرہ کے کھانے پینے کی اشیاء کے حالات اور فوائد نہایت وضاحت سے لکھے ہیں اناٹومی کے متعلق۔ جسم انسانی کے اندرونی حالات اور بعد عجیب رازوں کو صاف اور ستھری تصویروں کے ذریعہ نہایت خوبی سے بیان کیا ہے آخر میں ایک بسیط ضمیمہ لگایا ہے۔ جس میں کل اعضاء کو طاقت بخشنے اور کل امراض کو دور کرنے والی دواؤں کو علیحدہ علیحدہ جماعت بندی میں درج کیا ہے مثلاً کل مقوی معدہ مفرد دوائیں ایک جماعت میں آنکھوں کا درد اور سرخی دور کرنے والی کل دوائیں دوسری جماعت میں پیشاب لانے والی اور مدر دوائیں تیسری جماعت میں علیٰ ہذا القیاس یہ ایک کتاب پچاس کتابوں کا کام دے سکتی ہے نایاب ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ۔۔۔۔۔ عہ۸

مکمل گنجینہ طبیب

قیمت ایک روپیہ عہ

اس نادر اور نسخہ نایاب کے مؤلف نے علم طب کے نہایت مؤثر اور سہل الحصول نسخوں کو جن سے کوڑیوں کی دوا لاکھوں کا کام کر جائیگی گویا غریب سے غریب آدمی بھی اس چشمہ فیض سے محروم نہیں رہ سکتا تالیف کر کے مسیحائی اعجاز کیا ہے جس میں انسان کی ہر عضو کی تصویریں مردوں کے امراض کا حال مع علاج عورتوں کی بیماریاں معہ شناخت عمل وغیرہ اور سر سے پاؤں تک امراض کا علاج قرابادین جس سے مرتبہ شربت معجون رُب حبوب وغیرہ وغیرہ بطور احسن تیار ہو سکتے ہیں مخزن ادویہ جس سے ہر ایک دوا مختلف زبانوں میں معہ تعریف معلوم ہو سکے کشتہ جات۔ جڑی بوٹیاں کیمیا۔ سیمیا۔ سمیا بھی شامل کی گئی ہیں۔ گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے جس قدر تعریف کی جائے مختصر ہے

قیمت ایک روپیہ عہ

علاوہ اس کے ہر ایک قسم کی نایاب کتابیں درخواست آنے پر بصیغہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتی ہیں

المشتہر

ملک غلام محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي ما انزل من داء الا انزل له شفاء والصلوة والسلام على رسوله الشافي لكل داء ودواء وعلى آله وصحبه الذين هم للارض كالنجوم في السماء ۔ اما بعد اس مختصر تحریر میں بعض ادعیہ ماثورہ و اعمال صحیحہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جنکو تمام عوارض و آفات سے حفاظت میں تاثیرات ہیں ہم کو اپنے مشائخ حدیث و علماء دین سے ان کی اجازت حاصل ہے۔ یہ وہ اعمال ہیں جو صغار و کبار بنی آدم کو اکثر عارض ہوتے رہتے ہیں اور وہ اسقام ہیں۔ جن سے عافیت کمتر حاصل ہوتی ہے۔ شارع علیہ السلام نے جس طرح ہر مرض کے لئے ایک دوا نازل کیا ہو اسی طرح ہر بیماری کے لئے ایک دعا بھی اتاری ہے۔ دفع امراض و آلام و اوجاع و اسقام کے لئے دو ہی صورتیں ہوتی ہیں دوا یا دعا سو کتب صحیح شریف میں طب نبوی مذکور ہے لیکن لوگ اپنی بے شعوری و ضعف ایمان کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ اطباء کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ طب ایمانی چھوڑ کر طب یونانی میں گر گئے ہیں۔ اسی لئے انکو نتیجہ اس کے نفع کا نہیں ہے۔ لیکن دعا کی طرف اکثر خلق کا اعتقاد ہوتا ہے وقت لاحق عوارض۔ کہ اتفاق عموما ہم کو تعویذ گنڈے وغیرہ تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور کوئی جاہل فقیر یا عامی بے علم ان کو ایسی دعا بتا دیتا ہے۔ جو ماثور نہیں ہے۔ یا اس میں شرک ہوتا ہے۔ سو ہر چند افضل درجہ احسان کا یہ ہے۔ کہ انسان رقیہ نہ کرے۔ اور داغ نہ دے کیونکہ اس پر وعدہ دخول جنت کا بلا حساب حدیث صحیح میں آیا ہے۔ لیکن اکثر خلق متوکل علی اللہ نہیں ہوتی ہے۔ اسلئے شارع نے رقیہ کو جائز رکھا ہے مگر اس شرط سے کہ آیت یا حدیث سے ہو۔ اور عربی زبان میں مفہوم المعنی ہو۔ بہت مشائخ و اہل علم نے اس طرح کے رقیے ذکر کیے ہیں اور دعائیں ہیں انکا نفع دیکھا گیا ہے۔ بعض ہم ان کی اجازت میں اکثر ان اعمال کو جو کتاب قول جمیل تالیف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی میں مذکور ہیں استعمال

(۳) "نواب صاحب کو وظائف کی اجازت"

(۴) کتاب التعویذات کی ضرورت و اہمیت "

میں لاتا ہوں۔ مجھ کو اس کی اجازت میں مولوی محمد یعقوب مرحوم مہاجر مکہ معظمہ نواسہ شاہ عبدالعزیز دہلوی سے حاصل ہے۔ وقس علی ہذا حضرت ص نے فرمایا ہے۔ اَحَبُّ عِبَادِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَیْہِ اَنْفَعُہُمْ لِعِبَادِہٖ اور اشارہ کیا ہے اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَہٗ اور علما کا اس پر اجماع ہے کہ نوافل علم افضل ہیں نوافل عبادت سے اسلئے کہ نفع علم کا متعدی الی الناس ہوتا ہے اور نفع عبادت کا قاصر علی العابد رہتا ہے۔ بنا علیہ ہذا میں نے اس رسالہ مختصر میں بعض ادعیہ ورقی کو جو مجھے پہونچی ہیں۔ اور بعض اعمال کو جو صحیح طور پر علمائے راسخین سے ثابت ہوئے ہیں۔ لکھا ہے تاکہ گھر میں یہ رسالہ موجود رہے۔ اور وقت عوارض و آفات کے بحول اللہ و قوتہ اس سے نفع لیا جائے میں ان اعمال و ادعیہ کی اجازت اپنے اہل بیت و اولاد و احفاد کو دیتا ہوں لیکن انکو یہ چاہیئے۔ کہ براہ سہل انگاری اس تعامل کو لہو و لعب نہ ٹھہرالیں۔ بلکہ ساتھ حسن عقیدت و کمال ادب و حضور دل کے ہر رقیہ و دعا کو اس کے موقع پر موافق ترتیب و قاعدہ مقررہ کے بلا کم و کاست استعمال میں لائیں سے

حسن دعائے تو گر مستجاب نیست مرنج ۔ تراز بان دگر و دل دگر دعا چہ کند ۔ جو بعد اللہ تعالیٰ کو شافی و کاشف سو و ضر و نافع سمجھیں اور جو کچھ ٹوٹکے و تعویذ یا و ظیفے نکالے ہیں اور انکو حروف ابجد یا عبرے میں لکھا ہے۔ یا ان میں اسماء غیر اللہ سے استعانت لیجاتی ہے۔ یا وہ واسطے کسی امر نا جائز کے مستعمل ہوتے ہیں۔ اس سے محترز ہیں۔ شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ جَمَعْتُ فِیْ ذٰلِکَ مَا نُقِلَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الصَّحَابَۃِ وَعَنْ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الْعُلَمَآءِ وَالْاَوْلِیَآءِ وَمِمَّا جُرِّبَ وَصَحَّ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَنْ یَّنْفَعَ بِذٰلِکَ مَنِ اسْتَعْمَلَہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ وَنَفْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْ یَّحْجُبَ نَفْعَہٗ عَمَّنِ اسْتَعْمَلَہٗ فِیْ مَعَاصِیْ مِنَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اِنْتَہٰی ۵ اس رسالے میں اول ان اعمال کو ذکر کیا ہے جو اللہ و رسول کے کلام میں آئے ہیں۔ پھر علماء و مشائخ کے اعمال کا بیان کیا ہے یہ رسالہ ایک مقدمہ پانچ باب ایک خاتمے پر متضمن ہے۔ اور اس کا نام **الداء و الدواء** رکھا ہے مرض دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک قلبی دوسرا قالبی دل کی بیماری اوصاف و ملکات سے ہوتی ہے۔ وہ دل مرض ہیں۔ جیسے حسد و غضب و کبر و حرص و عجب و ریا وغیرہ ان کا بیان اور ان کے علاج رسالہ لسان الوقان میں مذکور ہے بدن کی بیماری غالباً اکل و شرب سے ہوتی ہے اس کو شہوت طعام کہتے ہیں۔ اسیکا نتیجہ شہوت فرج بھی ہے۔ اسکا بیان مع علاج کتاب احیاء العلوم میں مرقوم ہے۔ لکن وہ علاج شرعی ہے۔ اور عرفی علاج طبیب امراض کا وہ ہے۔ جو حشائش و عقاقیر سے اہل طب کیا کرتے ہیں۔ اس جگہ جس علاج کا ذکر ہوگا۔ وہ ادعیہ و اعمال

۳

سے ہوگا۔ دعا بابِ دیانت و طلب سے کہ اس کا محل دوسرا ہے واللہ اعلم ان ۔

مقدمہ اس بیان میں کہ دعا نافع ہوتی ہے اور دعا کرنے کا حکم شرعاً ثابت ہے۔

حدیث نعمان بن بشیر میں آیا ہے۔ کہ حضرت نے فرمایا ہے اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ تَلَا وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ۔ انس کا لفظ نزدیک ترمذی کے دعا یہ ہے۔ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ آیت و حدیث دونوں دلیل ہیں۔ اس بات پر کہ دعا عین عبادت ہے اور ترک دعا استکبار ہے۔ ابن عمرؓ رفعاً کہتے ہیں۔ مَنْ فُتِحَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْإِجَابَةِ۔ رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ یعنی جس کو توفیق دعا کی ملتی ہے۔ اس کے لئے دروازہ اجابت کا کھل جاتا ہے سلمان کا لفظ مرفوع یہ ہے۔ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ دوسرا لفظ یہ ہے۔ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ یہ دلیل ہے اس پر کہ دعا دافع بلا ہوتی ہے۔ اگرچہ اس بلا کے آنے کا حکم ہو چکا ہو۔ اس باب میں اور احادیث بھی آئے ہیں۔ آیۂ کریمہ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ بھی اسی پر دلیل روشن ہے۔ و للہ الحمد عائشہؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے۔ لَا يُغْنِيْ حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَإِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ معلوم ہوا کہ دعا بھی ایک قدر و قضا الٰہی ہے۔ اللہ کبھی کسی بندے کے لئے ایک حکم مقید جاری کرتا ہے۔ کہ وہ دعا نہ کرے گا۔ لیکن جب بندہ دعا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس بلا کو اس دعا کی وجہ سے دفع کر دیتا ہے۔ دوسرا لفظ عائشہؓ کا یہ ہے۔ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ۔ بڑا اکرم ہونے دعا کی یہ ہے۔ کہ دعا دلیل ہے۔ اللہ کی قدرت اور بندے کے عجز پر یا اس لئے کہ دعا پڑھنا عبادت اور عین عبادت ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام کرتا ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ میں مرفوعاً آیا ہے مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللّٰهَ غَضِبَ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ دلیل ہے۔ اس بات پر کہ پکارنا اللہ کا سب کو اہم واجبات و اعظم مفروضات سے ہے کیونکہ واجب ہونے میں تجنب کے غضب خدا سے کسی کا خلاف نہیں ہے۔ آیات کتاب اللہ بھی اسی پر دلیل ہیں۔ اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ أَمَّنْ يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ۔ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ شوکانی نے فرمایا ہے کہ ان آیا

دعا نافع اور شرعاً ثابت ہے

دعا قدر اور قضائے الٰہی

مہر ہم خوش حالی

۴

التَّعْلِیْلَ بِالْقُرْبِ ثُمَّ الْوَعْدَ بَعْدَہٗ بِالْإِجَابَةِ یَقْطَعُ کُلَّ مَعْذِرَةٍ وَّیَدْفَعُ کُلَّ تَعِلَّةٍ انتہی۔
حدیث انس میں فرمایا ہے۔ لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَاءِ فَإِنَّهٗ لَنْ یَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ أَخْرَجَهُ ابْنُ
حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ الْحَاکِمُ وَالضِّیَاءُ فِی الْمُخْتَارَةِ اس میں نہی ہے ترک دعا سے اور بشارت
ہے اس ... کی کہ ساتھ دعا کے کوئی ہلاک نہیں ہوتا ہے۔ پھر حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے
جس کو یہ بات خوش آئے۔ کہ اللہ اس کی دعا وقت سختی وکرب کے قبول کرے۔ تو وہ حالت امن
اور چین میں بہت دعا کیا کرے۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اکثر لوگ مصیبت کے وقت تو دعا کیا کرتے ہیں
اور حالت امن وصحت و رفاہیت میں اللہ کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے ان کی دعا جلد قبول نہیں
ہوتی۔ حدیث ابو ہریرہ رضی میں دعا کو سلاح مومن وستون دین و نور آسمان و زمین فرمایا ہے۔ رَوَاہُ
الْحَاکِمُ دعا کو اس جگہ تشبیہ دی ہے ہتھیار سے کہ جس طرح ہتھیار سے مقابلہ دشمن کا کرتے ہیں۔ اسی
دعا سے مقابلہ مصیبت کا کیا جاتا ہے۔ پھر تیسری حدیث ابو ہریرہ رضی میں فرمایا ہے۔ کہ کوئی مسلمان
اپنا منہ سامنے اللہ کے واسطے دعا کے استادہ نہیں کرتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اسکا سوال پورا کرتا
ہے۔ یا تو تعجیل کرتا ہے یا اس کے لئے ذخیرہ کر رکھتا ہے۔ رَوَاہُ أَحْمَدُ بہر حال اثر دعا کا ضائع
نہیں جاتا خواہ یہاں قبول ہو یا آخرت میں ذخیرہ ہو والحمد للہ **فائدہ** یہ پڑھنا دعا کا تعویذ کر
سو جائز ہو سکتے ہیں۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ یَّنْفَعَ أَخَاہُ
فَلْیَنْفَعْهُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ یہ حدیث اگرچہ خاص حق میں رقیہ کرنے کے آئی ہے لیکن اعتبار عموم
لفظ کا ہے۔ نہ خصوص سبب کا اور حدیث عوف بن مالک اشجعی میں فرمایا ہے۔ لَا بَأْسَ
بِالرُّقٰی مَا لَمْ یَکُنْ فِیْهِ شِرْكٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور نشرہ کا عمل خود حدیث ابن عباس میں نزدیک
مسلم کے آیا ہے۔ مگر ابن مسعود سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ
شِرْكٌ رَوَاہُ أَبُوْ دَاوٗدَ مراد اس سے وہ رقیہ و تمیمہ ہے۔ جس میں شرک ہو تمیمہ کہتے ہیں۔ تعلیق
خرزات کو گلے میں بچے کے واسطے دفع نظر وغیرہ کے پھر تعویذ کو تمیمہ کہنے لگے مجازاً تولہ ایک
نوع ہے سحر کی جس سے درمیان بی بی و میاں کے محبت پیدا ہو۔ اسی طرح حدیث جابر میں
نشرہ کو عمل شیطان فرمایا ہے۔ رَوَاہُ أَبُوْ دَاوٗدَ حاصل یہ ہے کہ جو رقی اہل جاہلیت و اہل کفر و شرک
کے ہیں۔ وہ ممنوع و منہی عنہ ہیں انکا ذکر کتاب دعایۃ الایمان میں کیا گیا ہے۔ اور جو رقی کلام
کے ہیں۔ اور قرآن و حدیث صحیح سے ثابت ہیں۔ یا علماء اہل توحید سے ماثور ہیں اور معنی میں
اور ان میں استعانت بغیر اللہ نہیں ہے۔ وہ بلاشک جائز ہیں۔ خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اس طرح کا حسنین علیہما السلام کے لئے کیا تھا۔ اور سب سے بہتر رقیہ قرأت
سورہ فاتحہ و اخلاص و معوذتین ہے۔ تفصیل اس مسئلہ کی بیچ کتاب دلیل الطالب

مضطر کی دعا جلد قبول ہوتی ہے

"جادو منتر کفر ہے"

۵ "حروف مقطعہ و ہندسہ کا نفع یقینی ہے"

یوں لکھی ہے۔ شرجی نے فائدہ ہشتا و ہفتم میں کچھ اعداد اسمائے الٰہی کے بھی حروف مقطعہ و ہندسہ میں ذکر کیے ہیں۔ اس نظر سے کہ وہ اسمائے الٰہی ہیں۔ ان کا نفع یقینی ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ یہ طریقہ کتب سنت میں نہیں آیا ہے۔ اور بعض اوضاع کا تعلق مراعات کواکب سے بیان کیا ہے۔ اسلئے ترک انکا فعل سے افضل ہے۔ تاکہ علم نجوم کی لوث سے طہارت حاصل ہے۔ یہی حکم خطوط رمل کا ہے۔ اور علیحدہ انتساب جفر کا طرف اہل بیت رسالت کے صحت کو نہیں پہونچا الحاصل جو علم ایسا ہے۔ کہ اخذ اسکا مشکوٰۃ نبوت سے نہیں ہے۔ اس سے گو دنیا میں نفع مقصود ہو لیکن در حقیقت وہ ضرر محض ہے اعمال آیات و احادیث میں اللہ پہ توکل اور باللہ سے استعانت ہوتی ہے۔ اور رمل و جفر و نجوم میں غیر اللہ پر توکل ہوتا ہے۔ اور مدارک غیوب سے مدد لی جاتی ہے خالی ہونا ان اشیا کا انواع شرک جلی و خفی سے مشکل ہے ایمان سی چیز کو شتباہ میں ڈالنا کوئی عقل نہیں ہے بلکہ اَلْمُؤْمِنُوْنَ تَتَوَقَّوْنَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ۔ ۰

باب اول بیان میں فوائد تلاوت قرآن کریم اور بعض سور و آیات قرآن عظیم کے

شیخ احمد شرجی حنفی یمنی نے کتاب الفوائد فی الصلات و العوائد میں لکھا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ تلاوت قرآن شریف کی بہت سی عبادات سے افضل ہے ترمذی نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَّلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ مراد حرف سے اس جگہ حرف بسیط منفرد ہے نہ کلمہ هٰذَا اَخِيْرٌ كَثِيْرٌ وَّثَوَابٌ عَظِيْمٌ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ابن عباسؓ نے کہا ہے۔ تم قرآن پڑھا کرو جس دل نے قرآن یاد کر لیا اس کو عذاب نہ ہوگا اور صحابہ قرآن کا مصحف میں پڑھنا دوست رکھتے تھے اس میں نظر کی عبادت زیادہ ہے عثمان رضی اللہ عنہ ہمیشہ قرآن میں نظر کرتے اور کہتے یہ کتاب ہے میرے رب کی بندے کو ضرور ہے کہ جب اس کے پاس کتاب اس کے سید کی آئے۔ تو ہر دن اسمیں نظر کرے وہ جس بات کا حکم ہو اس کو بجا لائے۔ اور جس بات سے منع کیا ہو اس سے بچے امام ابن ابی الصیف نے کتاب بلغۃ المسافرین کہا ہے۔ عبادات میں سے اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن کی تلاوت کرے۔ اور سات بار حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ صبح و شام کہہ لیا کرے اس لئے کہ جو عبادت اس کے سوا ہے اس میں حضور قلب شرط ہے اور تلاوت قرآن کے بارے میں یوں آیا ہے کہ یہ علم قرب ہے فہم کے ساتھ ہو یا بے فہم جو کوئی حسبی اللہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی فکر کو دور کر دیتا ہے صادق ہو یا کاذب بعض علما نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا قرآن خوان کو کتنا ثواب ملتا ہے۔ بہت سی چیزیں دنیا و آخرت کی گنگنا تا ہیں کہا ساتھ حضور قلب کے یا بے حضور

(۶) شیخ احمد شرجی کی معروف کتاب "قرآن کی تلاوت بطور وظیفہ"

٦

فائدہ: بقیہ: اوبعیہ: فتیہ: حدیث ابو سعید میں آیا ہے جسکو مشغول کیا قرآن کا قرآن نے میرے ذکر و سوال سے میں دونگا اس کو بہتر اس سے جو سائلین کو دونگا۔ اور بزرگی اللہ کے کلام کی ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ کی ساری خلق پر رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ اِنْتَهٰی كَلَامُ الْعَزِّ حَقِّيِّ رح ابو امامہ باہلی مرفوعًا کہتے ہیں۔ تم قرآن پڑھا کرو کہ وہ دن قیامت کے اپنے لوگوں کا شفیع ہو کر آئیگا۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ قرآن کریم شافع اصحاب قرآن ہوگا مراد اصحاب سے وہ لوگ ہیں جو قرآن شریف پڑھا کرتے ہیں۔ صحاح ستہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ وسیاتی بیانہ ان شاء اللہ تعالیٰ

فضل بسملہ حدیث ابو ہریرہ میں رفعًا آیا ہے۔ كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَجْذَمُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ علما نے کہا ہے اسے مقطوع البرکۃ اور یہ بھی آیا ہے کہ جس دعا کے اول میں بسملہ ہوتی ہے۔ وہ دعا پھیری نہیں جاتی۔ علی مرتضیٰ نے ایک شخص کو بسم اللہ لکھتے ہوئے دیکھا تو کہا جَوِّدْهَا فَاِنَّ رَجُلًا جَوَّدَهَا فَغُفِرَ لَهٗ یعنے اسکو خوب بنا کر لکھو ایک شخص نے اس کو خوب بنا کر لکھا تھا وہ بخشدیا گیا ابن عباس نے کہا ہے لوگ ایک آیت کتاب اللہ سے غافل ہیں۔ حالانکہ وہ سوائے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی پر نہیں اتری مگر سلیمان علیہ السلام پر ابن مسعود نے کہا ہے جو شخص چاہے کہ وہ انیس داروغہ دوزخ سے نجات پاوے۔ وہ بسم اللہ پڑھے ہر حرف کے عوض ایک زبانیہ سے نجات پائیگا **حکایت** قیصر روم نے عمر بن خطاب کو لکھا تھا۔ مجھ کو درد سر رہا کرتا ہے تھمتا نہیں کوئی دوا بھیجو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ اسکو بھیجی وہ جب سر پر رکھتا تو درد تھم جاتا جب اتار لیتا تو پھر ہونے لگتا اس تعجب ہوا۔ دیکھا تو کلاہ میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھا تھا۔ دیکھ اس نے کہا۔ مَا اَكْرَمَ هٰذَا الدِّيْنَ وَاَعَزَّهٗ شَفَانِيَ اللّٰهُ بِاٰيَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْهُ پھر وہ سچا پکا مسلمان ہوگیا۔

حکایت خالد بن ولید نے ایک قلعہ کفار کا محاصرہ کیا تھا۔ اہل حصن نے کہا تم کو یہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام حق ہے بھلا ہم کو کوئی نشانی دکھاؤ کہ ہم مسلمان ہو جائیں کہا۔ اچھا تم میرے پاس سم قاتل لاؤ وہ ایک پیالے میں زہر لائے۔ آنہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور اس کو پی گئے۔ کچھ اثر نہ ہوا صحیح سالم کھڑے ہو گئے ان لوگوں نے کہا بیشک یہ دین حق ہے سب کے سب اسلام لے آئے۔ **حکایت** بشر حافی نے ایک پرچہ کاغذ پر بسم اللہ لکھی ہوئی زمین پر پڑی پائی اس کو اٹھا لیا ان کے پاس سوا دو درہم کے کچھ نہ تھا۔ خوشبو خرید کر کے اس پرچہ کاغذ کو معطر کیا خواب میں حق سبحانہ و تعالیٰ کو دیکھا۔ فرمایا۔ یا بشر طیبت اسمی

(۷) "بسم اللہ کی فضیلت و برکات"

(۸) "بسم اللہ سے [illegible]"

(۹) "خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کرامت"

(۱۵) بسم اللہ کا ادب و احترام"

۷

لَاُمَلِّيَنَّ اسْمَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ شیخ احمد نے لطائف الاشارات میں لکھا ہے اِنَّ ثَمَرَةَ الْوُجُوْدِ تَفَرَّعَتْ مِنْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاِنَّ الْعَوَالِمَ كُلَّهَا قَائِمَةٌ بِهَا جُمْلَةً وَّتَفْصِيْلًا فَلِذٰلِكَ مَنْ اَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهَا رُزِقَ الْهَيْبَةَ عِنْدَ الْعَالَمِ الْعُلْوِيِّ وَالسُّفْلِيِّ وَمَنْ يَلْزَمْ مَا اُوْدِعَ فِيْهَا مِنَ الْاَسْرَارِ وَكَتَبَهَا الْمُحْتَرِقُ بِالنَّارِ انتہی

حکایت ایک مرد صالح نے کہا ہے کہ جو کوئی سات سو چھیاسی بار بسم اللہ لکھ کر اپنے ساتھ رکھے گا اللہ اس کو ہیبت عظیم دے گا کوئی شخص اس کو ستا نہ سکیگا۔ باذن اللہ تعالےٰ شرجی کہتے ہیں۔ وَجَرَّبْتُ ذٰلِكَ وَصَحَّ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ میں کہتا ہوں۔ دارقطنی نے ابن عمرؓ سے رفعاً روایت کیا ہے كَانَ جِبْرَئِيْلُ اِذَا جَآءَنِيْ بِالْوَحْيِ اَوَّلُ مَا يُلْقِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ بسم اللہ ایک آیت ہے۔ قرآن پاک کی ہر سورت قرآن کی عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال بسم اللہ کا پوچھا تو فرمایا۔ هُوَ اسْمٌ مِّنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ وَمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اسْمِ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ اِلَّا كَمَا بَيْنَ سَوَادِ الْعَيْنِ وَبَيَاضِهَا مِنَ الْقُرْبِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَالْحَاكِمُ . . وَالْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْذَرٍّ الْهَرَوِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ شعبی نے بسم اللہ کو اسم اعظم الٰہی کہا ہے بخاری کا لفظ جار بہت یہ ہے۔ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ هُوَ اللّٰهُ اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ يَبْدَاُ بِهٖ قَبْلَ كُلِّ اسْمٍ حضرت علی مرتضیٰ رفعاً کہتے ہیں اِذَا وَقَعْتَ فِيْ وَرْطَةٍ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَصْرِفُ بِهَا مَا يَشَآءُ مِنْ اَنْوَاعِ الْبَلَاءِ رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَالسُّيُوْطِيُّ فِي الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مُخْتَصَرًا

مُطَوَّلًا

فضل سورۂ فاتحہ

اس سورۂ میں جو فوائد و منافع ہیں ان کا حصر کرنا ممکن نہیں ہے صحیحین میں آیا ہے وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ایک جماعت اہل علم نے اس کے فضل میں کتب کثیرہ تالیف کی ہیں جو شخص اس کی قرأت پر مداومت رکھتا ہے وہ عجائب دیکھتا ہے سر امید پاتا ہے۔ ابو سعید بن المعلیٰ رفعاً کہتے ہیں اِنَّ الْفَاتِحَةَ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ یہ تصریح ہے جناب نبوت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی کہ سب سے بڑی سورۃ قرآن میں یہی فاتحہ ہے۔ اب کسی اور سورہ کو مثل فاتحہ کے عظم میں کہنا زیبا نہیں ہے اس دلیل سے کہ فلاں سورت کے پڑھنے کا ثواب عظیم آیا ہے کیونکہ ثواب اور شئے ہے

(11) "بسم اللہ کا مجرب و آزمودہ عمل "بسم اللہ" اسم اعظم"

(12) "سورۂ فاتحہ کی فضیلت و برکت"

٨

اور نظم منصوص جو اس سورت کے لئے ہے۔ وہ اور شئے ہے۔ اس کا ثواب بقیہ سورۃ سے اعظم تر ہے حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے۔ مجھکو فاتحہ زیر عرش سے دی گئی ہے۔ رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ۔ یعنے سورت بقرہ ذکر اول سے اور طٰہٰ و طواسین و حوامیم الواح موسیٰ سے دئے گئے ہیں اور یہ خاص عرش کے نیچے سے آئی ہے یہ دلیل روشن ہے شرف پر اس سورت کے یہ مزیت دوسری سورت کو نہیں ہے حدیث انس میں اسکو افضل قرآن فرمایا ہے۔ رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ الْحَاکِمُ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ اہل علم نے اس سورت کے تیس نام ذکر کئے ہیں یہ دلیل ہے کمال شرف پر

رقیہ درد چشم وغیرہ بہ سورۂ فاتحہ

درمیان سنت صبح و فرض صبح کے اکتالیس بار فاتحہ کا درد چشم پر پڑھنا فی الفور باذن خدا صحت بخشتا ہے بلکہ کچھ درد چشم پر منحصر نہیں ہے۔ ہر درد و وجع کو یہی نافع ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شرجی کہتے ہیں۔ وَقَدْ جَرَّبْتُ ذٰلِکَ مِرَارًا وَّ صَحَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالشَّأْنُ کُلُّہٗ فِیْ حُسْنِ الظَّنِّ مِنَ الْجَمِیْعِ وَالْعَزْمِ

اسی طرح اگر کوئی شخص مقید ہو تو اسکو ایک سو گیارہ بار پڑھ کر ہر دس بار کے بعد قید پر پھونکے گا۔ تو وہ قید اس سے جدا ہو جائے گی باذن اللہ تعالیٰ۔ وَقَدْ جُرِّبَ بِہٖ مَنْ کَانَ مُقَیَّدًا اَوْ عَلَیْہِ تَوْسِیْمٌ فَانْفَکَّ الْقَیْدُ وَخَرَجَ وَنَجَا مِنْ قَیْدِ التَّعَبِ بِلُطْفِ اللّٰہِ وَبَرَکَۃِ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ فِیْہِ صالح بن محمد نے کہا ہے جس کو ڈر پیاس کا ہو۔ اور وہ وقت صبح کے فاتحہ مع بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرے تو اس دن اس پیاس نہ لگیگی اور بعض علما نے کہا ہے۔ جو شخص ہر روز فاتحہ اکتالیس بار ہمیشہ پڑھا کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بغیر تعب حقیقت رزاق مطلق رزق پہونچاویگا۔ اور بغیر محنت کے فتحیاب کرے گا۔ باذن اللہ اس کے سوا اور فوائد بھی بہت ہیں۔ جنکا ذکر بعض دیگر فوائد انشاء اللہ آویگا۔ انتھیٰ میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے اَلْفَاتِحَۃُ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَآءٍ یہ لفظ بعموم خود شامل ہے شفاء ہر دائے قلب و قالب کو وللہ الحمد لیکن اعتقاد صحیح و حسن ظن درکار ہے وباللہ التوفیق۔

رقیہ طاعون بفاتحہ

ملتان میں ایک بار وبا آئی شیخ سیتی نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ مریض طاعون پر فاتحہ ہمراہ وصل بسم اللہ پڑھو۔ اور اس پر دم کرو چنانچہ اکتالیس بار پڑھ کر دم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا دی صوفیہ میں مجربات سے لکھا ہے۔ و بعد الحمد۔ ابن القیم رح نے کہا ہے لِکُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ وَاِذَا اَحْسَنْتَ الْمُدَاوَاۃَ بِالْفَاتِحَۃِ وَجَدْتَ لَھَا تَاْثِیْرًا عَجِیْبًا فِی الشِّفَآءِ وَذٰلِکَ اَنِّیْ مَکَثْتُ

٩

بمكة مدة يعتريني أدواء ولا أجد طبيبا ولا دواء فكنت أعالج نفسي بالفاتحة فكنت أرى لها تأثيرا عجيبا وكنت أصف ذلك لمن يشتكي ألما شديدا فكان كثير منهم يبرءون سريعا ببركة الفاتحة ء

یہ دلیل ہے۔ اس بات پر کہ جواز و فضل میں آیت و حدیث کا کتاب و سنت سے ثابت ہو اس کے لئے اجازت شیخ کی حاجت نہیں ہے وہ بلا اجازت بھی تاثیر کرتی ہے، اجازت عمل ان اعمال کے لئے درکار ہے جو مشائخ نے ترتیب دئے ہیں۔ پھر ابن القیم نے کہا ہے وقد يتخلف الشفاء لضعف همة الفاعل أو لعدم قبول المحل أن يجد أذى بكتابة الفاتحة أو أن يجد أذى بقراءة الفاتحة وكذلك يتخلف الشفاء لضعف همة القارئ أو لتغيير القارئ في الخير والحسنات أو لعدم قبول المحل وإلا فالآيات والأدعية في نفسها نافعة شافية انتہی میرے تجربہ میں یہ بات ہے کہ کوئی عمل فاتحہ کا کسی مرض و الم قلبی و قالبی کو تخلف نہیں کرتا ہے۔

ولله الحمد

سورۂ بقرہ

حدیث ابوہریرہؓ میں فرمایا ہے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں یہ سورت پڑھی جاتی ہے۔ اخرجہ مسلم کمن بدر رعی حدیث سہل بن سعد میں یوں آیا ہے کہ تین دن تک پھر اس گھر میں نہیں آتا ہے خواہ رات کو پڑھے یا دن کو۔ رواہ ابن حبان۔ ابو امامہ باہلیؓ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ إن أخذها بركة وتركها حسرة ولا يستطيعها البطلة رواہ ابن حبان۔ مراد بطلہ سے جادوگر ہیں۔ الحاصل قرأت اس سورت کی شیطان و آسیب و جادو کو گھر سے دور کرتی ہے جس گھر میں ان چیزوں کا خلل ہو وہاں گھر والوں میں سے کوئی شخص ایکبار اسکو روزانہ پڑھ لیا کرے پھر اس گھر میں کوئی بلا نہ رہے گی۔ یہ سورت حضرت کو کتب انبیاء متقدمین میں سے دی گئی ہے۔ حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے۔ أعطيت البقرة من الذكر الأول رواه الحاكم في المستدرك.

آیۃ الکرسی

اس کو حدیث ابی بن کعبؓ میں اعظم آیت کتاب سے فرمایا ہے اخرجہ مسلم۔ دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس آیت کی ایک زبان اور دو لب ہیں۔ یہ تقدیس کرتی ہے۔ اللہ کے نزدیک ساق عرش کے اس زیادت کو امام احمد و ابو داؤد و ابن ابی شیبہ نے باسناد مسلم روایت کیا ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ شیطان اس کے پڑھنے

شیطان، جادو اور آسیب کا خاتمہ

(١٥) سورہ بقرہ کی فضیلت اور کمال

(١٦) آیت الکرسی کی فضیلت

"آیت الکرسی، سید آیات قرآن" ۱۰

والے کے پاس نہیں پھٹکتا۔ حدیث ابوہریرہ میں اسکو سید آیات قرآن کہا ہے رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ غَرِیْبٌ حاکم کالفظ ان سے رفعاً یوں آیا ہے سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو سردار ہے آیات کی وہ جسگھر میں پڑھی جاتی ہے شیطان وہان سے نکل جاتا ہے وہ آیۃ الکرسی ہے شوکانی فرماتے ہیں۔ فِیْ اِثْبَاتِ السِّیَادَۃِ لِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ عَلٰی جَمِیْعِ اٰیَاتِ الْقُرْاٰنِ تَحْرِیْکٌ عَظِیْمٌ فَاِنَّ سَیِّدَ الْقَوْمِ لَا یَکُوْنُ اِلَّا اَکْمَلُھُمْ خِصَالًا وَاَکْمَلُھُمْ کَمَالًا وَاَکْثَرُھُمْ جَلَالًا اِنْتَھٰی یہ سورت کسی مال یا ولد پر رکھی نہیں جاتی لکن پھر کبھی شیطان اس کے پاس نہیں آتا۔ رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَفْعًا اس کو ترمذی نے حسن اور نسائی نے صحیح کہا ہے۔ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ شیطان اس سے بھاگتا ہے پڑھنے والے کے پاس نہیں آتا۔ حدیث ابوہریرہ میں آیا ہے۔ کہ شیطان نے ان سے کہا تھا۔ کہ تو اسکو پڑھ فَاِنَّہٗ لَا یَزَالُ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَلَنْ یَّقْرَبَکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ حضرت ؐ نے سنکر فرمایا قَدْ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ میں کہتا ہوں مجھے اکثر خواب خوفناک نظر آتے تھے۔ شیطان نیند میں آکر ڈراتا تھا۔ جب سے میں نے رات کو اسکا پڑھنا لازم کیا۔ تب سے میں خواب میں بالکل نہیں ڈرتا ہوں۔ اور نہ خواب پریشان اس کثرت سے دیکھتا ہوں وللہ الحمد حضرت ؐ نے فرمایا ہے مَنْ قَرَاَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ لَمْ یَمْنَعْہُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا الْمَوْتُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ الحمد للہ تعالیٰ کہ میں بعد ہر نماز فرض کے یہ آیت مع تسبیح فاطمہ علیہا السلام پڑھا کرتا ہوں کہ امام یافعی رحمہ اللہ نے فضائل میں اس آیت شریفہ کے ایک مصنف معتبر کہا ہے۔ اسمیں ذکر کیا ہے کہ جو کوئی اس آیت کو سترہ بار بعد نماز عصر کے دن جمعہ کے جائے خالی میں پڑھے گا وہ اپنے دل میں ایک ایسی حالت پائیگا جو موجود نہ تھی پھر اس حالت میں جو دعا کریگا۔ وہ قبول ہوگی۔ اور جو شخص اسکو تین سو تیرہ بار پڑھیگا۔ اس کو بیقیاس خیر حاصل ہوگی۔ اور جس حرب میں یہ آیت ہی بار پڑھی جاویگی۔ وہ لوگ غالب رہیں گے شرجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ اس عدد میں ایک سر عظیم ہے؛ انبیاء مرسلین کا عدد یہی تھا۔ اصحاب طالوت بھی اتنے ہی تھے۔ جن کے حق میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کہا ہے۔ کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب بھی دن بدر کے اسی قدر تھے۔ جو ضعاف کفار پر اس دن غالب تھے فَمَنْ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَوْ غَیْرَھَا مِنَ الْاٰیَاتِ وَالْاَسْمَاءِ کَالْفَاتِحَۃِ لِذٰلِکَ الْعَدَدِ بِمَا یَحْصُلُ لَہٗ مِنَ الْخَیْرَاتِ وَالْفَوَائِدِ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی

شیطان کو دور بھگانے

(۱۷) "امام ابو علی الطبری کا مجرب عمل"

(۱۸) "جمعہ کے دن ... عمل"

(۱۹) "تین سو تیرہ عدد کی اہمیت"

١١

آیتیں آخر سورۂ بقرہ یعنے اٰمن الرسول تا آخر سورہ یکسی گھر میں تین شب نہیں پڑھی جاتیں پھر وہاں شیطان آئے رواہ الترمذی عن النعمان بن بشیر و قال حسن غریب و صححہ ابن حبان واخرجہ النسائی والحاکم و صححہ ابن مسعود کا لفظ۔ فعاً یہ ہے۔ کہ جو کوئی ان کو رات کو پڑھے۔ یہ اس کو کفایت کرتی ہیں۔ اخرجہ اصحاب السنۃ یعنے اس رات سارے آفات سے یا قرب شیطان سے یا قیام لیل سے کافی ہیں یا فضل و اجر میں بس ہیں۔ شوکانی رحمہ نے فرمایا ہے۔ ان الاولی حملہ علی جمیع ھذہ المعانی لان حذف المتعلق مشعر بالتعمیم کما تقرر فی علم المعانی حدیث ابوذر میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ مجھکو اس خزانے سے ملی ہے جو نیچے عرش کے ہے تم ان کو سیکھو اور اپنی بی بیوں اور بچوں کو سکھاؤ۔ کہ یہ قرآن و نماز و دعا ہیں۔ رواہ الحاکم و قال صحیح علی شرط البخاری اس کو ابوداود نے مراسیل میں جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت کیا ہے مطلب یہ ہوا۔ کہ نمازی نماز میں تالی تلاوت میں داعی دعا میں پڑھے

سورۂ انعام جب یہ سورہ اتری حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح کی اور فرمایا اس کے ساتھ اتنے فرشتے آئے کہ افق بھر گیا۔ اخرجہ الحاکم عن جابر و قال صحیح علی شرط البخاری یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ یہ ساری سورت ایک دفعہ میں اتری ہے ؏

سورۂ کہف حدیث ابوسعید میں فرمایا ہے جو شخص اس کو شب جمعہ میں پڑھے گا۔ مابین ہر دو جمعہ اس کے لئے نور چمکیگا اخرجہ الحاکم و قال صحیح الاسناد دوسری روایت میں بجائے شب جمعہ یوم الجمعہ آیا ہے۔ یہی ٹھیک ہے مطلب یہ ہے کہ اثر و ثواب اس کا تمام ہفتہ نمایاں رہیگا۔ للہ الحمد

سے اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر ۝ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین ۝ تیسری روایت میں یوں فرمایا ہے کہ جو کوئی دس آیتیں آخر سورۂ کہف کی

سارے آفات اور شیطان سے کفایت

فضیلت سورۃ الانعام

(غ) سورۂ کہف کی برکات

پڑھیگا۔ اگر دجال نکلیگا تو اس پر مسلط نہ ہوگا۔ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ
عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ حدیث ابوالدرداء کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ جو کوئی دس آیتیں اول سورہ کہف کی
یاد کریگا۔ وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور حدیث ترمذی میں تین ہی آیت اول کو فرمایا ہے ترمذی نے کہا۔ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
مسلم و ابوداؤد میں کہا ہے مِنْ اٰخِرِ الْكَهْفِ ان میں کچھ منافات نہیں ہے اسلیئے کہ عمل بزیادت
واجب ہے۔ اور اول و آخر میں یوں جمع ممکن ہے کہ دس اول سورت کی اور دس آخر سورت کی پڑھے
اور جسکو تحصیل کمال منظور ہو وہ دن جمعے کے یا شب جمعہ میں ساری سورت پڑھے۔ میں کہتا ہوں
یہ سورت جبکہ فتنہ دجال سے محفوظ رکھتی ہے اور یہ اتنا بڑا فتنہ ہے کہ آدم ابوالبشر کے عہد سے
لیکر تا قیام ساعت نہ ہوگا۔ تو پھر جو فتنہ کسی اور دجال کا ہے۔ اس سے بالاولیٰ محفوظ رکھے گی۔
حدیث ابوہریرہ میں آیا ہے۔ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَ
حَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ایک روایت میں آیا ہے کہ دجال قریب تیس نفر کے ہونگے۔ چنانچہ اس عدد
میں سے اس تیرہ سو سال کے اندر بہت سے گذر گئے اس زمانے میں بھی بعض دجال دیکھے گئے۔
اللہم احفظنا عزشکہ واسطے حفظ فتنہ مومنین کے بلکہ فتنہ دنیا کے تلاوت و قراءت اس سورت کی
بحمدہ تعالیٰ مجرب و صحیح ہے وللہ الحمد والعزۃ۔

سورۂ طٰہٰ وغیرہا حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے۔ مجھ کو طٰہٰ و طٰس و سین و حوامیم
الواح موسیٰ سے دیگئی ہیں رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

سورۂ یاسین اس سورت کی برکت ظاہر اور اس کی فضیلت مشہور ہے معقل بن یسار
رفعًا کہتے ہیں۔ قرآن دل یٰسین ہے کوئی شخص اسکو بارادہ دار آخرت
نہیں پڑھتا۔ لیکن بخشدیا جاتا ہے۔ تم اسکو اپنے مردوں پر پڑھو۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ
اِبْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ وَاَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ ہر چیز کا دل وہ ہوتا ہے
جو اس کا لب لباب خالص ہو سو یہ سورت لب لباب و خالص کتاب ہے مردوں پر پڑھنے
کو اس لئے فرمایا کہ اس میں ذکر احیاء موتے و نفخ صور کا ہے یا ایک خاصیت ہے تخفیف
کی مردوں پر حدیث انس میں ایک بار پڑھنا اس کا برابر دس بار قرآن مجید پڑھنے کے آیا
ہے۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حدیث جندب میں فرمایا ہے کہ جو کوئی
اس کو رات میں ابتغاء وجہ اللہ پڑھتا ہے وہ بخشدیا جاتا ہے۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ
ابْنُ السُّنِّيِّ شرح سفر ولتے ہیں۔ بعض احادیث میں آیا ہے لیس لما قرأت له

یعنی اس کو جس مطلب کے لئے پڑھو وہی مطلب حاصل ہو۔ ایک فائدہ اس کا یہ ہے کہ جب کام کے لئے اکتالیس بار پڑھی جائے وہ ضرور پورا ہو کوئی سا ہی کام کیوں نہ ہو۔ سہیلی نے شرح سیرت میں ذکر کیا ہے۔ کہ حارث بن ابی اسامہ نے اپنے مسند میں مرفوعاً روایت کی ہے۔ کہ جو کوئی یٰس پڑھے گا۔ اگر خائف ہے تو امن میں ہو جائیگا۔ اور اگر بیمار ہے تو شفا پائیگا۔ اگر بھوکا ہے تو شکم سیر ہو جائیگا۔ اسی طرح کے بہت سے فضائل ذکر کئے ہیں۔ دارمی نے بسند صحیح عطاء روایت کی ہے کہ مجھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات پہونچی ہے مَنْ قَرَءَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَاجَتُهُ بعض نے کہا ہے۔ جو کوئی اس سورت کو اول روز میں پڑھے گا وہ شام تک فرحان و شادمان رہے گا۔ اور جو اول شب میں پڑھے گا۔ وہ صبح تک فرح و مسرور رہیگا۔ بعض علماء نے کہا ہے اس سورت میں ذکر رحمٰن کا چار جگہ اور ذکر جلالہ کا تین جگہ آیا ہے اسی طرح سورہ تبارک الذی میں سو جو شخص اس سورت کو پڑھے اور ذکر رحمٰن پر پہونچے۔ تو ایک انگلی داہنے ہاتھ کی بند کرے اور جب ذکر جلالہ پر پہونچے۔ تو بائیں ہاتھ کی انگلی عقد کرے۔ اور جب سورہ تبارک پڑھے۔ تو ذکر رحمٰن پر انگلی داہنے ہاتھ کی اور ذکر جلالہ پر انگلی بائیں ہاتھ کی کھولے جو کوئی اسطرح کریگا اس کی حاجت قضا اور اس کی دعا مستجاب ہوگی۔ لیکن اللہ سے ڈرے اور سوا خیر کے کچھ دعا نہ کرے ورنہ اس کی برکت سے محروم رہے گا۔ یہ عقد و فتح خنصر سے لگا تار ہو انتہٰی کلام الشرجی رحمہ اللہ۔

سورۂ فتح

حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے آج کی رات مجھ پر ایک سورت اتری ہے وہ مجھ کو دوست تر ہے اس چیز سے جس پر سورج نکلا ہے پھر انا فتحنا پڑھی۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مراد یہ ہے کہ دنیا و ما فیہا سے محبوب تر ہے شوکانی رحمہ نے فرمایا وَفِیْ ذٰلِكَ فَضِیْلَةٌ عَظِیْمَةٌ لِهٰذِهِ السُّوْرَةِ اِنْتَهٰی

سورۂ ملک

حدیث ابو ہریرہ رضی میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک سورت ہے قرآن کی تیس آیت اس نے ایک شخص کی شفاعت کی یہاں تک کہ وہ بخشا گیا اَخْرَجَهُ اَهْلُ السُّنَنِ وَابْنُ حِبَّانَ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِیِّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ الْحَاکِمُ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ ایک روایت ابن حبان کی اس لفظ سے ہے کہ یہ سورت المنجیہ ہے۔ عذاب قبر سے نجات دیتی ہے چاہتا ہوں کہ دل میں ہر مومن کے ہو۔ رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَقَالَ هٰذَا اِسْنَادٌ عِنْدَ الْیَمَانِیِّیْنَ صَحِیْحٌ ترمذی کا لفظ اتنا ہے وَدِدْتُ اَنَّهَا فِیْ قَلْبِ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سورت مانعہ ہے۔ مَنْ قَرَءَ فِیْ لَیْلَةٍ فَقَدْ اَکْثَرَ

(۲۳) "امام شافعی علیہ الرحمۃ کا آنکھوں دیکھا حال" (۱)

وَ اَطَابَ حاکم نے کہا یہ صحیح الاسناد ہے نسائی کا لفظ یہ ہے جو شخص اسکو ہر رات پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو عذاب قبر سے بچاتا ہے **حکایت** امام شافعی رحمہ کہتے ہیں بعض اولیاء نے کہا ہے میں جوارہ ایک جنازے کے قریب مغرب نکلا جب لوگ دفن کرکے پھرے رات ہو گئی تھی میں نے ایک شخص کو کتے کی صورت میں دیکھا کہ قبر میں گھسا ہوا پھرا تیتا ہوا تعجب کے ساتھ نکلا اور داہنی آنکھ اس کی کانی تھی میں نے کہا تیرا کیا قصد ہے اس نے کہا یعنے اس میت کو ستانا چاہتا تھا مجھکو سورہ ملک نے روکا اور میری آنکھ نکال لی اور مجھ سے کہا کہ اگر یہ مردہ سورہ تبارک پڑھتا تو دوسری تیری آنکھ بھی نکال لی جاتی۔ الخ میں کہتا ہوں کہ بعض ائمہ اہل بیت اس سورت کو دو رکعت نفل میں بعد نماز عشا کے پڑھا کرتے تھے بعض علما نے کہا ہے جو کوئی وقت رویت ہلال کے اس سورت کو پڑھیگا وہ اس ماہ میں ہر ضرر سے بچایا جائیگا۔ اور ہر شر سے محفوظ رہیگا۔

سورۂ اذا زلزلت اس کو حدیث انس میں ربع قرآن فرمایا ہے اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ لکن سلم نے کتاب التمییز میں اس حدیث پر تکلم کیا ہے اسکی سند میں سلمہ بن وردان ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا لَيْسَ حَدِيثُهُ بِذَالِكَ یہی علت دوسری روایت میں ابن عباس کی ہے کہ اس میں اس سورت کو برابر نصف قرآن کے کہا رواہ الترمذی والحاکم مگر ترمذی نے غریب اور حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے لکن اس کی سند میں یمان بن مغیرہ عنزی سخت ضعیف ہے حاکم سے تصحیح کرنا اسکا عجب ہے یہ فضیلت اس لئے ہے کہ یہ سورت مشتمل ہے۔ احوال آخرت پر آخرت بہ نسبت احوال دنیا کے نصف ہے اور اس سورت میں یہ آیت ہے فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ظاہر ہے کہ اس راز کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے ہم مکلف ساتھ علم کے نہیں ہیں۔

"سورہ تکاثر ہزار آیات کے برابر"

سورۂ الہاکم التکاثر حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے۔ کہ کیا تم میں کوئی ہر روز ہزار آیات پڑھ نہیں سکتا کہا اتنا کون پڑھ سکتا ہے فرمایا کیا الہاکم التکاثر نہیں پڑھ سکتا اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ منذری نے کہا رجال اس کے اسناد کے ثقات ہیں مگر عقبہ کہ میں اسکو نہیں پہچانتا ہوں۔

سورۂ کافرون اسکو حدیث انس میں ربع قرآن کہا ہے قالہ الترمذی مگر حاکم کا ... کہ برابر ربع قرآن کے ہے مگر دونوں ... کیا اچھی دو سورتیں

(۲۴) اہلحدیث کا ہر عمل ...

"سورہ زلزال نصف قرآن کے برابر"

(۲۵) "سورہ کافرون ... "

۱۵

"سورہ اخلاص وکافرون کا خاص عمل"

ہیں جو دو رکعت ہیں قبل فجر کے پڑھی جاتی ہیں۔ اخلاص وکافرون اَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ لیکن کافرون پہلی رکعت میں اور اخلاص دوسری رکعت میں پڑھے بعض نسخ میں یہی ترتیب آئی ہے اور یہی صواب ہے ان دونوں سورتوں کا ان دو رکعتوں میں پڑھنا اور احادیث میں بھی آیا ہے۔ شرجی رحمہ اللہ کہتے ہیں جو کوئی اس سورت کو وقت طلوع آفتاب کے پڑھے ساری دنیا کے شر سے اُس دن محفوظ رہے وَقَدْ ثَبَتَ ذٰلِكَ بِخَطِّ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ وَقَالَ ذٰلِكَ مُجَرَّبٌ لَا شَكَّ فِيْهِ انتہی

سورۂ اذا جاء نصر اللہ اسکو حدیث ابن عباسؓ میں ربع قرآن فرمایا ہے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ لیکن اسکی سند ضعیف ہے واللہ اعلم ابن شہاب زہری نے کہا تم یہ سورت اور کافرون پڑھا کرو۔ یہ فقر کو دور کرتی ہے۔

"قرب ... کا"

سورۂ اخلاص حدیث ابو سعیدؓ وغیرہ ایک جماعت صحابہ کی احادیث میں اسکو ثلث قرآن فرمایا ہے رواہ الشیخان اور برابر ثلث قرآن کے فرمایا ہے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ ابوالدرداء کا لفظ رفعاً یہ ہے کیا تم عاجز ہو اس سے کہ رات کو ثلث قرآن پڑھو کہا بھلا ہم رات کو ثلث قرآن کس طرح پڑھ سکتے ہیں۔ فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثلث قرآن ہے رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَغَيْرُهُمَا شوکانی فرماتے ہیں وَقَدْ عَلَّلُوْا كَوْنَهَا ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ بِعِلَلٍ ضَعِيْفَةٍ وَالْحَقُّ اَنَّ الْاَحْسَنَ اَنْ يُّقَالَ اِنَّ هٰذَا سِرٌّ لَا نَطَّلِعُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لَنَا الْكَشْفُ عَنْ وَجْهِهِ وَهٰكَذَا اَسَاٰلُ مَا تَقَدَّمَ انتہٰی حدیث ابوہریرہؓ میں فرمایا ہے۔ کہ حضرتؐ نے ایک شخص کو سنا کہ اس نے یہ سورت آخر تک پڑھی فرمایا۔ وَجَبَتْ وَجَبَتْ یعنے واجب ہو گئی پوچھا گیا۔ فرمایا جنت اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَخْرَجَهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اس سورت کے حق میں احادیث کثیرہ آئی ہیں وہ دلیل ہیں عظم فضل پر اس سورت میں صفت رحمٰن ہے جو کوئی اسکو پڑھتا ہے اللہ اُس کو دوست رکھتا ہے۔ حدیث انسؓ میں آیا ہے۔ ایک شخص اس کو ہر رکعت میں پڑھا کرتا تھا۔ پوچھا تو کہا میں اسکو دوست رکھتا ہوں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ یعنے اسکی محبت تجھ کو جنت میں لے گئی اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ثلث قرآن کا ثواب

"سورہ اخلاص کا عاشق جنتی ہوگا"

حکایت ابو امامہ باہلی رضؓ کہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک میں تھے۔ جبرائیل آئے ان کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے کہا جنازہ معاویہ بن معاویہ پر حاضر ہو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے جبرائیل علیہ السلام نے اپنا بازو پہاڑ وغیرہ

"معاویہ بن معاویہ کا اعزاز"

۱۶

رکھ دیا وہ جھک گئے۔ حضرت نے مدینے کو دیکھا اور معاویہ پر مع ملائکہ نماز پڑھی۔ پھر کہا اے جبرئیل معاویہؓ اس رتبے کو کس طرح پہونچے کہا قراءت قل ہو اللہ احد سے کھڑے بیٹھے سوار پیادہ وَرَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معوذتین کو پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے پھر ہاتھ بدن پر وقت خواب کے پھیرتے اور اگر درد مند ہوتے تو دوسرے کو حکم کرتے بعض علماء نے کہا ہے مَنْ وَاظَبَ عَلَى قِرَاءَتِهَا نَالَ كُلَّ خَيْرٍ وَكُفِيَ كُلَّ شَرٍّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى یہ وہ سورت ہے کہ بھوکا اسکو پڑھے سیر شکم ہو جائے۔ پیاسا پڑھے سیراب ہو جائے۔ اسم صمد لائق ارباب ریاضات ہے جو اس کا ذکر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو اکل و شرب سے بے نیاز کر دیتا ہے یا صمد یا صمد کہے تھکے نہیں بعض نے تعداد اسکی ایک سو چونتیس بار بتائی ہے۔ وَحُكِيَ لِي أَنَّ الْمُجَرِّبَ وَصَفَ خلوت میں اس اسم کی تکرار کرنے سے جہاں تک بن سکے تعب گرسنگی و تشنگی معلوم نہیں ہوتا۔ اگر کوئی اس سورت کو رق ارنب یعنے خرگوش کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ تو سلاطین و جن و انس کے ضرر سے امن میں رہے۔ باذن اللہ تعالیٰ۔ اور اگر گھر میں جاتے وقت پڑھ لیا کرے تو فقر دور ہو کر بسیط رزق ہو جائے۔ قرطبیؒ نے کتاب التذکرہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی سورۂ اخلاص مرض موت میں پڑھیگا۔ تو فتنۂ قبر میں نہ پڑیگا۔ اور ضغطۂ قبر سے امن میں رہیگا۔ ملائکہ اسکو اپنے بازوؤں پر اٹھا کر صراط سے پار کر دیں گے وہ جنت میں جا پہونچیگا۔ انتہی میں نے اپنی ماں سے مرض موت میں کہہ دیا تھا کہ اس سورت کو پڑھا کرو۔ وہ بہت پڑھتی تھیں۔ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَلَنَا

سورۂ فلق و ناس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن عامرؓ سے فرمایا تھا۔ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ دوسری روایت میں یوں ہے۔ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ بِنَحْوِ هٰذَا وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ اصل اس حدیث کی عقبہ سے مسلم میں یوں ہے۔ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ حاکم کا لفظ یہ ہے۔ يَا عُقْبَةُ اقْرَأْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَإِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ سُورَةً أَحَبَّ إِلَى اللهِ وَلَا أَبْلَغَ مِنْهَا فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَفُوتَكَ فَافْعَلْ یہ دلیل احادیث ہیں۔ ان کے مزید فضل پر عقبہ کہتے ہیں۔ مجھ سے فرمایا تھا۔ تو ان دونوں کو سوتے اور اٹھتے وقت پڑھا کر کسی سائل نے سوال اور کسی متعوذ نے ان کی مثل کے ساتھ استعاذہ نہیں کیا۔ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ

سورۂ فلق و ناس کا عمل

اکل و شرب سے بے نیازی

خرگوش کی جھلی پر لکھ کر پاس رکھنے والا

صاحب کتاب کا اپنی والدہ کو سورۂ اخلاص پڑھنے کا کہنا

سورۂ فلق و ناس

۱۷

وَصَحَّحَهُ السُّيُوطِيُّ حدیث ابو سعید خدری میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پناہ مانگتے تھے جن و عین انسان سے یہانتک کہ معوذتین اتریں تب سے ان کو لیا اور ان کے ماسوا کو چھوڑ دیا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَابْنُ مَاجَةَ معلوم ہوا کہ عین اور چشم زخم کے لئے ان کے برابر کوئی استعاذہ نہیں ہے حدیث ابی بن کعب میں فرمایا ہے۔ مَنْ قَرَءَ الْمُعَوِّذَاتِ فَكَأَنَّمَا قَرَءَ جَمِيعَ مَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ ابْنُ مَنِيعٍ فِي مُسْنَدِهِ ابن مسعود ان کو مصحف میں ثابت نہ رکھتے تھے۔ بلکہ حک کر دیتے۔ اور کہتے تھے کہ لَيْسَتَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تعالیٰ لیکن بزار نے کہا ہے لَمْ يُتَابِعْهُ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَءَهُمَا فِي الصَّلٰوةِ وَأُثْبِتَتَا فِي الْمُصْحَفِ انتہی شوکانی نے فرمایا ہے۔ أَجْمَعَ عَلٰى ذٰلِكَ الصَّحَابَةُ وَجَمِيعُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ طَبَقَةً بَعْدَ طَبَقَةٍ وَالصَّحَابِيُّ إِذَا قَالَ فَلَيْسَ قَوْلُهُ حُجَّةً فِي مِثْلِ هٰذَا لِي قُوَّةٌ فِي عَدَمِ مُخَالَفَتِهِ لِمَا ثَبَتَ عَنِ الشَّارِعِ فَكَيْفَ وَقَدْ خَالَفَ هُنَا السُّنَّةَ الثَّابِتَةَ فَهُوَ حُجَّةٌ لِلْخَصْمِ انتہی۔

"ہر رات لیلۃ القدر کی رات"

سورہ الم تنزیل بیان کیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم رات کو نہ سوتے جبتک کہ الم تنزیل اور تبارک الذی نہ پڑھتے۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ ان دونوں سورتوں کو ان کے غیر پر ستر درجہ فضیلت ہے اور کہا جو ان دونوں کو رات میں اندر دو رکعت کے پڑھتا ہے اس نے گویا لیلۃ القدر پائی طاؤس انکو کسی سفر و حضر میں ترک نہ کرتے۔

سورۂ حشر جو کوئی اس سورت کو ہمیشہ پڑھیگا۔ وہ اعدا سے امن میں رہیگا اور کیدِ کائدین و مکر ماکرین و حسد حاسدین سے محفوظ رہیگا حضرت علی مرتضےٰ اس کو ہر روز پڑھتے کسی نے پوچھا۔ تو کہا یہ سورت مجھکو آخرت یاد دلاتی ہے اور دنیا و آخرت میں ان دونوں کی حکایت ایک شخص کے کان میں قرانیا گھس گئی تھی اس کو سخت تعب تھا بعض علماء نے آب زمزم پر دس آیتیں اول آل عمران کی اور آخر سورہ حشر پڑھ کر وہ پانی اسکو پانی چاہا جب پیٹ میں گیا۔ کان سے بلطف تعالےٰ باہر نکل آئی اس سورت کو اسم اعظم بھی کہا ہے۔

سورۂ واقعہ اس سورت کے لئے ایک سر عظیم و خاصیت عجیب ہے جلب غنا و نفی فقر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود کو کچھ مال دینا چاہا۔ نہ لیا کہا تم اپنی لڑکیوں پر خرچ کرنا۔ کہا کیا تم ان پر خوف فقر کا کرتے ہو میں نے انکو کہہ دیا ہے

"فقر و فاقہ سے نجات"

"برائے استعاذہ"

"آب زمزم، آل عمران اور سورہ حشر کا خاص عمل"

کہ وہ سورۂ واقعہ پڑھا کریں۔ میں نے حضرت ؐ کو سنا فرماتے تھے۔ جو کوئی سورۂ واقعہ ہر رات پڑھا کریگا۔ اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا امام ابن عبد البر نے کتاب التمہید میں مفصّل روایت ہے مَنْ قَرَأَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا بعض علماء نے کہا ہے۔ جو شخص اس سورت کو ایک مجلس میں اکتالیس بار پڑھیگا۔ اسکی حاجت پوری ہوگی۔ خصوصًا وہ حاجت جو متعلق طلب رزق ہے۔ اور جو شخص اسکو بعد عصر کے ہمیشہ پڑھتا رہے گا۔ اس کو اسباب مسرت نظر آتے رہیں گے۔ اسیطرح سورہ انا انزلناہ جلب غنا میں مشہور ہے۔

سورۂ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر — بعض علماء نے کہا ہے جسکو کوئی حاجت طرف اللہ کے ہو وہ اکتالیس بار اس سورت کو پڑھ کر اکتالیس بار یہ دعا کرے۔ اور اپنی حاجت مانگے۔ انشاء اللہ وہ حاجت پوری ہوگی۔ پھر کہا کہ یہ مجرب ہے

اللَّهُمَّ يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا وَلَا يَكْفِي مِنْهُ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ يَا أَحَدَ يَا مَنْ لَا أَحَدَ لَهُ انْقَطَعَ الرَّجَاءُ إِلَّا مِنْكَ وَخَابَ الْآمَالُ إِلَّا إِلَيْكَ وَانْسَدَّتِ الطُّرُقُ إِلَّا إِلَيْكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ أَغِثْنِي

سورۂ الم نشرح — بعض علماء نے کہا ہے جو کوئی اس سورت کو تین بار اور فاتحہ کو ایک بار اور انا انزلناہ کو گیارہ بار پڑھے ہیگا اللہ ہمیشہ فتح بلا تعب کے کریگا باذن اللہ تعالے۔ "عطائے رزق جدید، اور حوائج کا پورا ہونا"

سورۂ طٰہٰ — جو اس سورت کو ہر دن وقت طلوع فجر کے پڑھے گا۔ ادنی برکت اسکی یہ دیکھے گا۔ کہ ہر دن رزق جدید اس کو ملے گا۔ جس کی تاک میں وہ نہ تھا۔ اور سب ساری حوائج اس کے پورے ہونگے دل اس کے لئے نرم پڑ جاویں گے امداد و نصرت ملے گی۔ اس کے فضائل بہت ہیں۔

باب دوم

بیان تسلّی عوارض و آفات کے جو انسان کو حیات و ممات میں تکمیل کرتے ہیں۔

دعاء کرب — حدیث ابن عباس ؓ میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم وقت کرب کے یہ دعاء پڑھتے تھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو عَوَانَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُمْ ابن عوانہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر اس کے بعد دعا کرتے ایک روایت بخاری میں حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ آیا ہے ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تھے۔ تو آخر قول ان

19

کا یہی کلمہ تھا۔ رواہ البخاری۔ اور جب حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا گیا کہ لوگ تمہارے لئے جمع ہوئے ہیں تم ڈرو تو اصحاب نے یہی کلمہ کہا۔ مسلم کا لفظ یہ ہے کہ حضرت پر جب کوئی امر مہم آتا تو اس کلمہ کو کہتے انتہٰی میں کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے۔ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ اس کلمے کے قائل کو کوئی برائی نہ لگے گی۔ میں نے اس کا تجربہ کیا ہمیشہ مجرب پایا۔ قرآن پاک سے یہی دو عمل حدیث سے بھی ثابت ہیں ایک تو یہ کلمہ دوسری دعا یونس علیہ السلام اس پر بھی وعدہ نجات کا کیا ہے۔ اور یہ دونوں عمل حدیث سے بھی ثابت ہیں مثل ان کے کوئی دوسرا عمل جس پر اجماع کتاب و سنت و اتفاق قرآن و حدیث ہو سوا ان دونوں کلموں کے اور معلوم نہیں ہوتے اگرچہ ادعیہ دیگر زبان انبیاء علیہم السلام سے قرآن پاک میں منقول ہیں۔ فَسُبْحَانَہٗ مَا اَعْظَمَ شَانَہٗ ایک روایت بخاری میں یوں آیا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اس میں یہ بات ہے کہ پہلے اس ذکر کو کہے پھر استعاذہ کرے پھر کلمہ حسبنا اللہ پر ختم کرے۔

دعا کرب ایضاً اسماء بنت عمیس کہتی ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو تو وقت کرب کے کہا کرے اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا رواہ ابوداؤد والنسائی و ابن حبان طبرانی نے تین بار کہنا اس کا زیادہ کیا ہے وَاَخْرَجَہٗ ابْنُ مَاجَۃَ اَیْضًا عائشہؓ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے اپنے اہل بیت کو جمع کر کے فرمایا۔ تم میں جب کسی کو غم یا کرب پہونچے۔ تو وہ یوں کہے۔ اَللّٰہُ اَللّٰہُ الخ رواہ ابن حبان وصححہ طبرانی کا لفظ عائشہؓ سے یوں ہے حضرت نے کچھ عورتیں بنی ہاشم کے کہا تمہارے ہمراہ کوئی غیر تمہارا ہے کہا نہیں مگر ابن اخت یا مولیٰ ہمارا فرمایا اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمْ ھَمٌّ اَوْ غَمٌّ اَوْ لَاْوَاءُ فَلْیَقُلْ ابن عباس کہتے ہیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دونوں کواڑ دروازے کے پکڑے اور ہم گھر میں تھے فرمایا اے بنی مطلب اِذَا نَزَلَ بِکُمْ کَرْبٌ اَوْ جَھْدٌ اَوْ لَاْوَاءُ فَقُوْلُوْا الخ اس کے اسناد میں ابو یحییٰ ضعیف ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر و الاوسط میں نے اس کلمہ مبارک کا تجربہ کیا تریاق مجرب پایا واللہ الحمد

"نمازیوں سے چھٹکارا پانے کا مجرب عمل"

غم و کرب کے وقت کا عمل

"تریاق و مجرب عمل"

"حضرت جبرائیل کی تعلیم فرمودہ دعا"

۲۰

دعاء کرب ایضاً ابوہریرہ رضی کہتے ہیں حضرت نے فرمایا مجھکو کسی امر میں کرب نہ ہوا مگر جبرائیل نے متمثل ہوکر مجھ سے کہا کہو تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

دعاء کرب ایضاً ابوبکرہ رضی کہتے ہیں دعاء کرب یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ اطلاق لفظ شان کا امور حال و خطب پر جلد شئون پایا جاتا ہے اسکی مراد اصلاح حال وامر محتاج الیہ ہے حیات وممات میں اس حدیث کو طبرانی نے بھی کبیر میں روایت کیا ہے اس لفظ سے کَلِمَاتُ الْمَكْرُوبِ اَللّٰهُمَّ الخ مجمع الزوائد میں کہا ہے وإسناده حسن۔

دعاء ہم وغم یعنے فکر ورنج ابن مسعود رضی کہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی ہم وغم ہوتا تو کہتے ہیں۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَالتِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَّالنَّسَائِيُّ مِنْ حَدِيثِ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ علی بن ابی طالب کہتے ہیں۔ دن بدر کے کچھ دیر تک میں نے قتال کیا پھر آیا کہ دیکھوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے ہیں۔ دیکھا تو آپ سجدے میں پڑے ہوئے یا حی یا قیوم کہتے تھے میں پھر چلا گیا پھر دوبارہ آیا۔ پھر سجدے میں یا یا حی یا حی یا قیوم کہہ رہے تھے۔ اللہ نے آپکو فتح دی رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

بینے اسکو بھی تجربہ کیا صحیح پایا وکلاہ اسم اعظم الٰہی وللہ الحمد

دعاء ذوالنون علیہ السلام سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعوت ذی النون بطن حوت میں وقت دعا کے یہ تھی لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ کوئی مسلمان کسی شئے میں کبھی یہ دعا نہیں کرتا ہے مگر اللہ اسکی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ هٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ قَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ دوسرے طریق میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کیا یہ دعا خاص ساتھ یونس علیہ السلام کے ہے یا واسطے عام مومنین کے فرمایا تو نے اللہ کی بات نہیں سنی۔ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ أَيْضًا وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ جَرِيرٍ أَيْضًا اِسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطٰى دَعْوَةُ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى سیوطی نے جامع کبیر وصغیر میں اسی تخریج پر حدیث سعد سے اسی لفظ پر اقتصار کیا ہے لیکن مناوی نے

"تمام پیغمبروں کی دعائیں عام مومنین کے لئے بھی تاثیر کی حاصل ہیں"

"اصلاح حال و امر محتاج الیہ کا عمل"

"نوع فکر و رنج کا عمل"

(۲۱) "ہر قسم کی پریشانی و غم میں ..."

شرح میں کہا ہے باسنادٍ ضعیفٍ شوکانی کہتے ہیں۔ وَلَعَلَّهٗ تَبِعَ فِيْ ذٰلِكَ رَمْزَ السُّيُوْطِيِّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ لَا يُوْثَقُ بِهٖ اسم اعظم کی تعیین میں جزری نے تین حدیثیں لکھی ہیں ان میں سے ایک یہ حدیث ہے۔ ذکر اس کا آویگا۔ بہر حال پڑھنا اس آیت شریف کا ہم وغم و مصائب میں تریاق مجرب ہے۔ مشائخ نے ترکیب اس کی بیان کی ہے۔ ذکر ترکیب مذکور کا آئیگا انشاء اللہ تعالی مجھ پر ۱۳۰۲ھ ہجری میں ہجوم مخاوف کا تھا۔ میں اس دعا کو پڑھا کرتا اللہ نے کشف غم فرمایا اس کے مجرب ہونے میں کچھ شک وشبہ نہیں ہے اور پہلے یہ بات گذر چکی ہے کہ یہ وہ دعا ہے جو قرآن وحدیث دونوں سے ثابت ہے ایسی دعا سوا اسکے اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل کے دوسری نہیں وللہ الحمد ۱۲

دعائے ہم وحزن ابن مسعودؓ کہتے ہیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو نہیں کہا کسی بندے نے وقت پہونچنے ہم وحزن کے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ مگر اللہ تعالے اس کی فکر کو دور کر دیتا ہے اور بجائے حزن کے فرح بخشتا ہے رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ اس کے آخر میں یہ بھی آیا ہے۔ کہ حضرت سے کہا گیا ہم کو ان کلمات کا سیکھنا چاہیئے۔ فرمایا ہاں جو کوئی ان کو سنے وہ سیکھ لے وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ مجمع الزوائد میں کہا ہے۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُ اَحْمَدَ وَاَبِيْ يَعْلٰى رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ اَبِيْ سَلَمَةَ الْجُهَنِيِّ وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ انتہٰی اس کو طبرانی وابن السنی نے بھی حدیث ابو موسیٰ سے جیسی لفظ روایت کیا ہے۔ اور آخر میں کہا ہے کہ ایک قائل نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَغْبُوْنُ مَنْ غُبِنَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فرمایا۔ اَجَلْ فَقُوْلُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهُنَّ وَعَلَّمَهُنَّ النَّاسَ مَا فِيْهِنَّ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَتَهٗ وَاَطَالَ فَرْحَتَهٗ مجمع الزوائد میں کہا ہے وَفِيْهِ مَنْ لَمْ اَعْرِفْهُ انتہی

دوا ہر درد خصوصاً ہم ابو ہریرہؓ رفعاً کہتے ہیں جس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا یہ اس کے لیے دوا ہے ننانوے درد سے سب میں

غم و مصائب میں تریاق مجرب عمل

صاحب کتاب کا کشف

فکر دور اور حزن کا بدلہ فرح

ہر تکلیف کی دوا

۲۲

کہ ایک ہم ہے۔ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ شوکانی فرماتے ہیں۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ ذکر شفا ہے عدد مذکور سے خارج مخرج مبالغہ ہو تو مراد شفا جمیع امراض و علل سے ہوگی۔ جن میں کمتر ہم ہے انتہٰی میں کہتا ہوں لفظ واو اس جگہ عام ہے واو قلب و قالب ہر دو اسکی تکرار ہر دو ارجان و تن کو دور کرتی ہے میں نے بھی اسکا تجربہ کیا۔ صحیح پایا وللہ الحمد

دعائے مخرج ضیق و فرج ہم و بسط رزق

ابن عباس نے رفعاً کہا ہے جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اس کو ہر تنگی سے باہر نکالتا ہے اور ہر فکر سے کشادگی بخشتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ وہاں سے گمان بھی نہ ہو۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ مَاجَةَ نسائی کا لفظ یہ ہے۔ مَنْ اَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ شوکانی کہا ہے۔ وَفِي الْحَدِيْثِ فَضِيْلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَهِيَ اَنَّ الْمُسْتَكْثِرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ يَنَالُ الْمَخْرَجَ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ وَالْفَرَجَ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَحُصُوْلَ الرِّزْقِ لَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَلَا يَكْتَسِبُ وَمَنِ اجْتَمَعَ لَهُ ذٰلِكَ عَاشَ فِي نِعْمَةٍ سَالِمًا مِنْ كُلِّ نِقْمَةٍ انتہٰی میں نے اسکا تجربہ بھی کیا۔ صحیح پایا۔ بلکہ اس زمانے میں دو ہی چیز کو دفع ہم و حزن میں قوی التاثیر سریع الاثر دیکھا ایک کثرت استغفار دوسرے صدقہ و خیرات الفاظ استغفار کے کئی طرح پر آئے ہیں۔ سب کافی شافی ہیں لیکن سید الاستغفار کی بہت صفت و ثنا آئی ہے اسکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔ اور یوں تو ہر کلمہ استغفار جو بطریق صحیح ماثور ہے اپنا کام کرتا ہے۔

دعائے کرب و شدت

ابوامامہ رفعاً کہتے ہیں۔ موذن جب اذان دیتا ہے۔ تو دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں۔ اور دعا قبول ہوتی ہے سو جس کسی شخص پر کرب یا شدت نازل ہو تو وہ موذن کا جواب دے اور حی علی الفلاح کے بعد یوں کہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الصَّارِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَاَمْوَاتًا پھر اس کے بعد سوال اپنی حاجت کا کرے۔ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ شوکانی فرماتے ہیں آخر كَيْسَالُ حَاجَتَهُ كَائِنَةً مَا كَانَتْ لکن اسکی سند میں عفیر بن معدان ہے۔ منذری نے اسکو واہی کہا ہے یعنے ضعیف مگر حدیث سہل بن سعد رفعاً اسکی مؤید ہے فرمایا ہے۔ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَدًّا لَا تُرَدُّ هُمَا مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ اسی طرح اوقات اجابت میں مابین اذان و اقامت ہے اور وقت اقامت یہ بحث من الحیعلتین

انتفاع جمیع امراض و علل

تنگی و تفکرات سے نجات

فوری التاثیر و سریع الاثر عمل

بوقت اذان خاص الخاص اور مستجاب عمل

اوقات قبولیت دعا

۲۳

ہیں تھی۔ واللہ تعالے اعلم بالصواب ؎

توقع بلا و امر ہولناک

ابو سعیدؓ کہتے ہیں حضرت ﷺ نے کہا مجھکو چین کیونکر آئے صاحب قرن منہ میں قرن لئے ہوئے کان رکھے ہے کہ کس دم حکم ہو۔ کہ میں اس کو پھونکوں اصحاب حضرت پر یہ بات گران گذری فرمایا۔ تم یوں کہو حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ سو جبکہ صور سے امر ہولناک کو یہ کلمہ کفایت کرتا ہے۔ تو پھر کسی اور بلائے حقیر کی کیا ہستی ہے یہ شامل ہے ہر امر مہول کو اور اگر کوئی ناپسند امر واقع ہو تو یوں کہے۔ بِقَدَرِ اللّٰہِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَفَعَہٗ نسائی کا لفظ یہ ہے فَاِنْ غَلَبَ عَلَیْکَ اَمْرٌ فَقُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ صَنَعَ ؎

دعا غلبۂ امر

عوف بن مالک مرفوعاً کہتے ہیں۔ حضرت ﷺ نے دو میان دو شخصوں کے فیصلہ کیا مقضی علیہ نے کہا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فرمایا۔ اس شخصکو بلاؤ۔ وہ آیا اس سے فرمایا۔ تو نے کیا کہا اس نے عرض کیا کہ میں نے یہ کہا فرمایا اللہ ملامت کرتا ہے عجز پر لیکن تجھ پر کیس یعنے ہوشیاری لازم ہے اور جب تجھ پر کوئی امر غلبہ کرے تب تو یوں کہہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ شوکانی فرماتے ہیں۔ اَلْحَدِیْثُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یُقَالُ ہٰذَا الدُّعَاءُ اِلَّا اِذَا غَلَبَہُ الْاَمْرُ وَعَجَزَ عَنْ دَفْعِہٖ انتہی یعنے معاملہ مقدمہ میں ہار جیت ایک معمولی بات ہے اس پر اس کلمے کا کہنا کیا۔ اسکو تو وقت مغلوبیت امر کے کہے تلاعب نکرے۔ اسکی قدر سمجھے ؎

دعائے مصیبت

حدیث ابی سلمہ میں فرمایا ہے تم میں سے جب کسی کو مصیبت پہونچے تو وہ یوں کہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰہُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْہَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْہَا خَیْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ غَرِیْبٌ مِنْ ہٰذَا الْوَجْہِ وَنَحْوُہٗ ... مسلم کا لفظ ام سلمہ سے یوں ہے مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِیْبُہٗ مُصِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ اِنَّا لِلّٰہِ الخ اَللّٰہُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِنْہَا الخ۔

یہ دعا ہر مصیبت میں کہنا چاہئے موت ہو یا اور کچھ اللہ تعالے اس کے کہنے سے خلف خیر عطا فرماتا ہے اہل علم کو اسکا تجربہ ہوا ہے بلکہ خود ام سلمہ نے اسکا تجربہ پایا کہ بعد موت ابی سلمہ کے یہ دعا کی تھی۔ اَللّٰہُمَّ اْجُرْنِیْ الخ وہ کہتی ہیں۔ قُلْتُ کَمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْلَفَ اللّٰہُ لِیْ خَیْرًا مِنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"جب کوئی مشکل در پیش ہو"

دعاء استصعاب امر

جب کوئی امر دشوار پیش آئے تو یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَہٗ سَھْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَھْلًا اِذَا شِئْتَ رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ عَنْ اَنَسٍ رَفَعَہٗ وَصَحَّحَہٗ شوکانی فرماتے ہیں کہ فِی الْحَدِیْثِ الْاِعْتِرَافُ بِاَنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ یَجْعَلُ کُلَّ مَا صَعُبَ مِنَ الْاُمُوْرِ سَھْلًا یُمْکِنُ الْوُصُوْلُ اِلَیْہِ بِلَا صُعُوْبَۃٍ انتہی

دعاء ورماندگی وزیادت قوت

اگر شغل سے تھک جائے اور زیادہ طاقت چاہے تو وقت خواب کے ہر شب ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۴ بار اللہ اکبر کہے۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ مِنْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ فاطمہ علیہا السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خادم مانگا تھا۔ فرمایا سوتے وقت یوں کہا کرو۔ بخاری کا لفظ یہ ہے کہ ان کے ہاتھ میں چکی پیسنے سے گٹا پڑ گیا تھا اس کی شکایت پر ہدایت فرمائی سبحان اللہ بنت سید المرسلین اس مشقت و تعب میں تھیں کہ اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں کھانا پکاتیں ہماری کیا ہستی ہے کہ ہماری مستورات ایسے کام سے عار کریں لیکن بات یہ ہے کہ ہم سے اللہ کی نعمت بسط رزق کا شکر ادا نہیں ہو سکتا ہے جو اسنے ہم کو اور ہماری مستورات کو محتاج اس مشقت و شغل کا نہ رکھا۔ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ سوال رب سے اَللّٰھُمَّ عَفْوًا

دعائے خوف از سلطان یا ظالم

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ تو جب پاس کسی بادشاہ ہیبت ناک کے جائے جس کی سطوت سے تو ڈرتا ہے تو کہہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِکُ السَّمٰوَاتِ اَنْ تَقَعْنَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِکَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰھُمَّ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَاءُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ تین بار اسیطرح کہے۔ رواہ الطبرانی مجمع الزوائد میں کہا ہے۔ وَرِجَالُہٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ انتہی یہ موقوف ہے ابن عباس پر۔ اور کہا ابن ابی شیبہ نے اور تین بار کہنا بھی انہیں کی روایت ہے نہ طبرانی کی وَرَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ مَوْقُوْفًا اَیْضًا اور طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعا بھی روایت کیا ہے اس لفظ سے اِذَا تَخَوَّفَ اَحَدُکُمُ السُّلْطَانَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ فُلَانٍ وَشَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاَتْبَاعِھِمْ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔ مجمع الزوائد میں کہا ہے فِیْہِ جُنَادَۃُ بْنُ مُسْلِمٍ

"خواتین اور مشقت والا کام کرنے والوں کے لئے"

"خوف سلطان یا حاکم یا افسر والے موقع پر"

۲۵

وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَضَعَّفَهُ غَيْرُهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ بفتے فلان کی جگہ اس شخص کا نام لے جس سے ڈرتا ہے ۵

دعائے خوف از سلطان

علقمہ بن یزید کہتے ہیں جو شخص خاصہ شعبی سے ہوتا شعبی اسکو یہ دعا سکھاتے اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ وَاِسْحَاقَ عَافِنِي وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِي بِهٖ اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ مَوْقُوفًا اس کے آخر میں یہ کہا ہے ایک شخص پاس ایک امیر کے گیا تھا اس نے یہ دعا کی امیر نے اسکو چھوڑ دیا۔ شعبی ایک امام جلیل تابعی کبیر ہیں۔ انکا نام عامر بن شراحیل تھا حجاج نے ان کو ظلماً قتل کر ڈالا۔ میں کہتا ہوں۔ سلف وخلف میں باعتبار قوت وضعف ایمان اتنا ہی فرق ہے کہ وہ ہر مصیبت میں توسل واستعانت ذات اللہ پاک سے کرتے تھے نہ اولیا خدا سے اس جگہ نام ملائکہ وانبیا کا لیا۔ تو بھی کس عنوان پاکیزہ سے یہ نہ کہا کہ اللہم بحق جبرئیل الخ اسلئے کہ اللہ پر کسی مخلوق کا کوئی حق واجب نہیں ہے بلکہ یوں کہا اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ الشَّيْخِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ اس میں اللہ سے استعانت بھی ہوئی۔ اور ان کی عبودیت بھی اللہ کے لئے ثابت ہو گئی پھر ان لوگوں کے نام لیئے جنکا اہل مدح ہونا قطعی الثبوت ہے بخلاف اسما، اولیاء اللہ کہ ہر چند ان کے حق میں بھی حسن ظن قبول ہے لیکن ہم کسی کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے ہیں سو جب یہ بات ہے تو پھر توسل کرنا ان سے دعا میں کچھ ضرور نہیں ہے گو نزدیک بعض اہل علم کے جائز ہو یا اسی ترکیب کے ساتھ کہے کہ اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ الشَّيْخِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ اس لئے کہ اس محل استعانت واستغاثہ میں ہمکو اگر کسی کا نام لینا ضرور ہے۔ ہو تو ہم ملائکہ کرام عالی مقام اور انبیاء علیہم السلام کا نام لیں اور اس کے خاص الخاص بندوں کا ذکر سامنے رب کے کریں جن کے مقبول ومقرب ہونے میں کچھ شک وشبہ نہیں ہے انکا نام کیوں لیں جنکے حق میں ہم قطعاً کوئی حکم خیر نہیں لگا سکتے سوا ان پر کوئی ایسا ہو جس کو ہم نے اللہ کا ولی سمجھ لیا ہے اور وہ ولی نہ ہو۔ تو پھر یہ کہنا ہمارا کہ اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ فُلَانٍ الشَّيْخِ نافع نہ ہوگا۔ بلکہ مضر پڑے گا۔ اگرچہ ساری خلق مومن وکافر اللہ ہی کے بندے اور غلام ہیں۔ جس طرح کہ ہم يَا خَالِقَ الْقَاذُورَاتِ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اگرچہ اِنَّ اللّٰهَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ کہتے ہیں۔ اللہ کی جناب عالی ساری مخلوق سے بڑھ کر محل ادب ہے لیکن مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۔ ازخدا خواہیم توفیق ادب + بے ادب محروم گشت از فضل رب۔ **فائدہ** مسائل شرک وبدعت میں جس جگہ علماء

واو یا کا اختلاف ہو کوئی جائز کہے کوئی نا جائز اس جگہ میزان یہ ہے۔ کہ ترک اولی ہے فعل سے اور وقوف افضل ہے۔ قول بجواز سے اسلئے کہ شرک کے ستر ابواب ہیں۔ اور شرک چیونٹی کی چال سے اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر سے بھی زیادہ تر پوشیدہ ہے۔ اور معلوم ہے کہ اللہ مشرک کو ہرگز نہ بخشے گا مگر توبہ سے اور بدعت کے بہتیرے در وازے ہیں۔ اور ہر بدعت ضلالت ہے۔ اور ہر ضلالت نار میں ہے اس لئے وقوف میں نجات ہے۔ اور جرأت کرنے میں ہلاک و لہذا حدیث میں آیا ہے۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَقَّافُوْنَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ شرک و توحید کھلی چیز ہے۔ ان کے درمیان میں امور مشتبہ ہیں۔ جنکو اکثر لوگ نہیں جانتے اسوجہ سے اللہ نے فرمایا ہے وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ یہ جگہ اس مسئلے کی بسط کی نہیں ہے۔ اسکا محل کتب متعلم بالکتاب والسنۃ ہیں۔ واللہ اعلم

دعائے خوف از امیر ظالم ابو مجاز جنکا نام لاحق بن حمید ہے کہتے ہیں جو شخص کسی امیر ظالم سے ڈرے۔ تو وہ یہ کہے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّاِمَامًا اللہ اسکو ہاتھ سے اس ظالم کے نجات دیگا رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفا ممکن ہے کہ یہ اثر اور اثر ماقبل صحابہ سے مروی ہوں باسنت انکا تجربہ ہمارا دونوں اماموں نے تجربہ میں اسکو صحیح پایا ہے

دعائے خوف از شیطان وغیرہ جب کسی شیطان وغیرہ سے ڈرے تو یوں کہے۔ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ رواہ النسائی واحمد والطبرانی من حدیث ابن مسعود مالک کی روایت میں یوں ہے۔ کہ شب معراج میں حضرتؐ کے سامنے ایک عفریت یعنی دیو سرکش ایک شعلہ آگ کا لیکر آیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس کی طرف التفات کرتے تو اس کو موجود پاتے جبرئیل علیہ السلام نے کہا تم یوں کہو۔ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ الخ

دعائے فزع یعنے گھبراہٹ کی ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ حضرتؐ صحابہ کو واسطے دفع فزع کے یہ کلمات سکھاتے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ

۲۷

اَخْرَجَهُ اَبُوْعَوَانَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِمُ۔

دعائے ہرب شیطان اس کام کے لئے پڑھنا آیۃ الکرسی کا اور اذان کہنا آیا ہے رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ حدیث سعد میں ندا یا اذان واسطے دفع غول کے بھی بالخصوص آئی ہے رواہ الترمذی۔

دعائے وسوسہ حدیث ابوہریرہؓ میں فرمایا ہے شیطان تمہارے پاس آکر کہتا ہے اس کو کس نے پیدا کیا اس کو کس نے بنایا یہاں تک کہ یوں کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا جب اسکی نوبت پہونچے تو اللہ کے ساتھ استعاذہ کرے اور باز رہے۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ ایک لفظ مسلم کا یوں ہے کہ اس طرح کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ دوسری روایت ابوداؤد اور نسائی کی یہ ہے فَقُوْلُوْا اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ پھر تین بار بائیں طرف تھتکارے اور شیطان سے پناہ مانگے نسائی کا لفظ یہ ہے فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَمِنْ فِتْنَتِهٖ شوکانی فرماتے ہیں وَفِي الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ يَجِبُ عَلٰى مَنْ بَلَغَتْ بِهِ الْوَسْوَسَةُ الشَّيْطَانِيَّةُ اِلٰى هٰذَا الْحَدِّ اَنْ يَنْتَهِيَ عَنْ ذٰلِكَ وَيَتْرُكَهٗ وَيَشْتَغِلَ بِغَيْرِهٖ مِمَّا يُهِمُّهٗ وَيَهِمُّهٗ فَادِهِ مِنْ مُهِمَّةٍ وَيَقُوْلُ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَيَتْلُوْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَتْفُلُ ثَلَاثًا عَنْ يَسَارِهٖ دَفْعًا لِلشَّيْطَانِ الَّذِيْ اَتٰى يُهَيِّجُ الْوَسْوَسَةَ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَمِنْ فِتْنَتِهٖ اِنْتَهٰى بائیں طرف کا ذکر اس لئے ہے کہ دل بائیں طرف ہے اور وسوسہ شیطان کا دل ہی کے اندر ہوتا ہے اس لئے اسی جانب تفل کرے اور اگر وسوسہ اعمال میں ہو تو اس شیطان کا نام خنزب ہے بکسر خاء و فتح خا بر دونوں ساکن و زا مفتوح اس وقت بھی استعاذہ باللہ اور تفل بجانب یسار کرے۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ ابوزمیل نے ابن عباسؓ سے کہا تھا کیا چیز ہے جو میں اپنے سینے میں پاتا ہوں پوچھا کیا کہا واللہ میں نہیں کہہ سکتا کہا کیا کچھ شک ہے اور ہنسے اور کہا اس سے کسی نے نجات نہیں پائی یہاں تک کہ اللہ نے یہ آیت بھیجی فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الآیۃ پھر کہا جب تو اپنے جی میں کچھ پائے تو یہ کہو هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ شیطان رجیم انسان کا دشمن ہے۔ ہر دم کام اس کا وسوسہ ڈالنا ہے پھر کبھی ایسا وسوسہ خبیث القا کرتا ہے جو منہ سے نکالا نہیں جاتا صریح کفر و ردت والحاد و زندقت ہوتا ہے جیسے شک اللہ تعالے میں یا سب و شتم حق میں اللہ و رسول کے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سو لیسے وسا وس

یہی علاج ہے جو مذکور ہوا اور اللہ تعالیٰ ضرور پناہ گیر کو انشاء اللہ تعالیٰ پناہ دے گا۔ اور سب عمال سے زیادہ وسوسہ اس لعین کا حالت نماز میں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نماز افضل عبادات ہے اور سب سے پہلے دن حساب کے اسی کی پرسش ہوگی لہذا جن امور کا خیال خارج نماز نہیں نہیں ہوتا ہے اُن کا وسوسہ اسی حالت میں اندر سینہ کے خلش کرتا ہے اور دور دور جا بجا فکر فنال دوڑتا ہے۔ تا افضل عبادت خراب ہو کر نمازی برکات و نجات آخرت سے محروم ہو جائے۔ یہ خنزب خنزیر سے بھی بدتر اور خبیث تر ہے۔ جو کہ اس حالت طہارت میں آکر بہکاتا ہے۔ اور ہر وادی میں لئے پھرتا ہے۔ اس کے علاج بھی یہی ہیں۔ جو اس جگہ مذکور ہوئے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِیْذُ بِکَ مِنْ وَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ

دعا کان بولنے کی

ابورافع مولائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا کان بولے تو وہ مجھ کو یاد کرے مجھ پر درود بھیجے اور یہ کلمہ کہے۔ ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ تخریجہ الطبرانی۔ مجمع الزوائد میں اس حدیث کو حسن کہا ہے یہ معاجم ثلثہ میں مروی ہے وَرَوَاہُ الْبَزَّارُ فِیْ مُسْنَدِہٖ اَیْضًا شوکانی کہتے ہیں۔ فِیْہِ اِشَارَۃٌ اِلٰی اَنَّ سَبَبَ ذٰلِکَ ذِکْرُ بَعْضِ مَنْ یَذْکُرُہٗ وَقَدْ ذَکَرَ اَھْلُ عِلْمِ الطِّبِّ اَنَّ ذٰلِکَ یَکُوْنُ مِنْ تَصَعُّدِ الْاَبْخِرَۃِ وَلٰکِنْ ھٰذِہِ الْاِشَارَۃُ مِنَ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ صَرِیْحَۃً فِی التَّسَبُّبِ مُقَدَّمَۃٌ عَلٰی کُلِّ طِبٍّ اَخْرَجَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ اَیْضًا ابْنُ السُّنِّیِّ فِیْ عَمَلِ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ انتہٰی ؎

گوش تو شنیدہ ام کہ درد سے وارد	در دِ دل من مگر بگوش تو رسید

پاؤں کا سن ہوجانا

اس بارے میں ابن السنی نے ایک اثر ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے اور نیز ابن عمر ؓ سے جب پاؤں سن پڑجائے۔ تو اس شخص کو یاد کرے۔ جو سب سے زیادہ اسکو لوگوں میں محبوب ہے شوکانی فرماتے ہیں۔ لَیْسَ فِیْ ذٰلِکَ مَا یُفِیْدُ اَنَّ لِھٰذَا حُکْمَ الرَّفْعِ فَقَدْ یَکُوْنُ مَرْجِعُ مِثْلِ ھٰذَا التَّجْرِبَۃَ وَالْمَحْبُوْبُ الْاَعْظَمُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَنْبَغِیْ ذِکْرُہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ کَمَا وَرَدَ مَا یُفِیْدُ ذٰلِکَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِثْلُ قَوْلِہٖ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَکَمَا فِی الْحَدِیْثِ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ انتہٰی۔ یہ استدلال شوکانی کا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اعظم ہونے پر نہایت صریح و واضح ہے اللہ تعالیٰ ہم کو محبت اپنے محبوب اعظم کی بطفیل محبوب موصوف کما ینبغی اور کما حقہ عطا کرے۔ اللہم آمین ابن السنی وغیرہ کی روایت میں کیفیت اس ذکر کی یوں آئی کہ [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انشاء اللہ

"یا محمد پڑھنے سے پاؤں ٹھیک ہوگیا"

۲۹

"ناخن پر تھوک لگا لیں"

فی الفور خدر جاتا رہے گا۔ سلف کو اسکا تجربہ ہوا ہے۔ وعبدالحمید شرحی کہتے ہیں ایک بار پاؤں ابن عباسؓ کا سن ہوگیا تھا کہا یا محمداہ فی الفور کھل گیا۔ انتہے لیکن اس ندا سے کیفیت صد بہتر ہے کیونکہ مجاہد نے اسکو بالتد ارروایت کیا ہے ایک تدبیر رفع خدر کی یہ بھی ہے کہ جو پاؤں یا ہاتھ سن ہوگیا ہو اس کے ناخنوں پر تھوک لگاوے خدر زائل ہوجاویگا۔ اسکو شرحی نے مجرب کہا ہے واللہ تعالے اعلم ۔

"غصہ اور غضب کے خاتمے کا دم"

دعائے غضب و خشم اس کے دور کرنے کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ مِنْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ بِطُوْلِہٖ وَفِیْہِ قِصَّۃٌ سنن کی روایت میں یوں کہنا آیا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ غضب متسبب ہوتا ہے عمل شیطان سے اسی لئے اس سے استعاذہ کرنیکو فرمایا ہے سو جبکسی شخص کو امر ناحق ہیں یا بوعظت صدق میں غصہ آئے وہ جانے کہ شیطان اسکو ساتھ تلاعب کرتا ہے۔ اور کسی طائف شیطان نے اسکو چھوا ہے شوکانی فرماتے ہیں۔ وَفِیْ ھٰذَا مَا یَزْجُرُ عَنِ الْغَضَبِ کُلَّ مَنْ یَوَدُّ اَنْ لَّا یَکُوْنَ فِیْ یَدِ الشَّیْطَانِ یَصْرِفُہٗ کَیْفَ یَشَاءُ انتہیٰ ایک علاج غضب کا یہ بھی ہے کہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے بیٹھا ہو تو لیٹ جائے اسپر بھی غصہ نہ جائے تو خاک پر سجدہ کرے۔ وضو کرے وباللہ التوفیق بخاوس مہلکات کے ایک مہلک یہ غضب بھی ہے ۔

"استغفار سے فحش گوئی کا خاتمہ"

دعائے حد لسان یعنی تیز زبانی کی جو شخص بدزبان فحش گو ہو وہ اللہ سے استغفار کرے۔ حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکوہ ذرب لسان کا کیا فرمایا تو استغفار سے کدھر گیا میں تو ہر دن میں سو بار اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ ذرب لسان کہتے ہیں فحش بکنے کو یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ سبب ذرب زبان کا یہی گناہ انسان کے ہوتے ہیں سو جب اللہ تعالیٰ ان ذنوب کو بخشدیگا۔ بسبب استغفار کے تو وہ سبب بھی دور ہوجائیگا بھے حضرت صلی اللہ وآلہ وسلم سو وہ اس سے معصوم تھے یہ بات انہوں نے واسطے تعلیم امت کے ارشاد فرمائی ہے۔ کہ جبکوئی شخص اس بلا میں مبتلا ہو تو یہ کام کرے ۔

"قرضہ سے نجات کا نبوی نسخہ"

دعائے قرض ایک مکاتب نے پاس علیؓ بن ابی طالب کے آکر کہا میں ادائے زر کتابت سے عاجز ہوگیا ہوں۔ میری کچھ مدد کرو فرمایا کیا میں تجھ کو وہ کلمات نہ سکھا دوں۔ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو سکھلائے تھے اگر برابر جبل صیر کے تجھ پر قرض ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اسکو تجھ سے ادا کراویگا کہہ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ

۳۰

عَنْ سِوَاكَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ ترمذی نے کہا حسن ہے حاکم نے کہا صحیح ہے صبر بفتح صاد وکسر موحدہ ایک مشہور پہاڑ ہے یمن کا میں کہتا ہوں۔ مجھ کو بعد ہر نماز فرض کے اس دعا کے پڑھنے کی عادت ہے جب سے تمام عمر کبھی ایک پیسہ کسی سے قرض نہیں لیا، باوجود احتیاج کے اللہ کے میری ہر حاجت بلا قرض کے پوری کی اور مجھ کو اتنا دیا کہ میں نے ایک جماعت کو ہزار ہا روپیہ بطور قرض حسن دیا۔ پھر کسی نے پورا اور کسی نے آدھا یا کم ادا کیا۔ اور کسی نے معاف کرا لیا۔ اور کسی نے کچھ نہ دیا۔ جب سے سب سے قطع نظر کی اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ میرے قصور سے بھی دن حساب کے تجاوز فرمائے اللہم آمین شوکانی کہتے ہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے۔ يَنْبَغِي أَنْ يُوَاظِبَ عَلَى ذٰلِكَ بَعْدَ كُلِّ فَرِيْضَةٍ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى إِلَّا وَقَدْ أَغْنَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَكُلُّ ذٰلِكَ مَشْرُوْطٌ بِالتَّصْدِيْقِ وَصَلَاحِ النِّيَّةِ وَحُسْنِ الْعَقِيْدَةِ انتہٰی

حدیث عائشہ میں فرمایا ہے۔ جیسے بن رسم اپنے اصحاب کو یہ دعا سکھاتے تھے اور فرماتے اگر تم پر بار پہاڑ کے قرض سونے کا ہوگا اور تم یہ دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ ادا کرے گا اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ مجھ پر بقیہ قرض تھا۔ جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے سنکر دعا پڑھنا شروع کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میرا قرض ادا کر دیا حضرت عائشہ رض کہتی ہیں۔ مجھ پر ایک دینار تین درہم اسماء بنت عمیس کے قرض تھے۔ وہ جب میرے پاس آتیں تو میں ان کی طرف منہ کرتی شرماتی کیونکہ میرے پاس قرض ادا کرنے کو نہ تھا۔ میں یہی دعا کیا کرتی تھوڑی مدت میں اللہ نے مجھ کو رزق دیا جو نہ صدقہ تھا نہ میراث تھا مجھ سے اللہ نے وہ قرض ادا کرا دیا اور باقی مال سے اپنے گھر والوں میں خوب اچھی طرح بانٹا اور عبدالرحمٰن کی دختر کو تین اوقیہ چاندی کا زیور بنا دیا اور بہت سا مال بچ رہا حاکم نے کہا یہ روایت صحیح الاسناد ہے اس کو بزار نے بھی عائشہ رض سے روایت کیا ہے۔ لیکن سند اسکی ضعیف ہے بہرحال اس دعا کا تجربہ مطابق ارشاد صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر و عائشہ کو ہو گیا۔ وللہ الحمد اسی طرح ہر مسلمان مومن کو بھی ہو سکتا ہے اگر ضعیف الایمان اور شکی مزاج نہ ہو۔

دعائے قرض ایضاً

معاذ رضی اللہ عنہ پر ایک یہودی کا ایک اوقیہ زر قرض تھا۔ اس نے ان کو حبس کر رکھا تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھ کو ایسی دعا نہ سکھا دوں۔ کہ اگر تجھ پر مثل کوہ صبر کے قرض ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ادا کرا دے اے معاذ اسے پڑھ یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ

صاحب کتاب کا خاص عمل

حضرت عائشہ رض کا مجرب عمل

معاذ رض کا قرض ادا ہو گیا

۳۱

مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَتُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا تُعْطِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ ارْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ

یہ حدیث انس سے بھی رفعاً آئی ہے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ رجال اس کے ثقات ہیں۔ ابو سعید رفعاً کہتے ہیں۔ ابو امامہ نے کہا مجھ پر ہموم و دیون ہو گئے ہیں۔ فرمایا أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضَى دَيْنَكَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فرمایا صبح و شام یہ دعا کیا کر اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ابو امامہ کہتے ہیں۔ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّي وَقَضَى دَيْنِي شوکانی کہتے ہیں۔ وَلَا مَطْعَنَ فِي إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثِ یہ حدیث مختصراً بخاری میں بھی آئی ہے اور مجرب ہے میں اسکو نماز کے بعد تشہد کے پڑھا کرتا ہوں۔ اگرچہ میرا پڑھنا بالیقین حضور قلب کے ساتھ نہیں ہے لیکن برکت اخبار صادق مصدوق سے ہمیشہ اثر اسکا رفع ہم و حزن و قہر رجال میں مشاہدہ کیا کرتا ہوں وللہ الحمد

دعائے نظر بد سہل بن حنیف کو عامر بن ربیعہ کی نظر غسل کی حالت میں لگ گئی حضرت نے سہل کے سینے پر ہاتھ مار کے کہا۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا پھر کہا قُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے پھر فرمایا۔ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ أَوْ أَخِيهِ شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ مَاجَهْ وَأَحْمَدُ ابن مسعود کہتے ہیں۔ اگر اسے جسکو نظر لگی ہو۔ تو اس کے منہ کے بیچ داہنے نتھنے میں چار بار اور بائیں میں تین بار یوں کہہ کر پھونک دے لَا بَأْسَ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ إِلَّا أَنْتَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ شوکانی فرماتے ہیں۔ محتمل ہے کہ اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو یا تجربہ پر اعتماد کیا ہو۔ وَلَا يَخْفَاكَ أَنَّ الرُّقْيَةَ الثَّابِتَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ لَيْسَتْ خَاصَّةً فِي نَفْخِي آدَمَ بَلْ ثَابِتَةٌ لِكُلِّ مَنْ أَصَابَتْهُ الْعَيْنُ مِنَ الْآدَمِيِّ وَغَيْرِهِ لیکن حدیث عائشہؓ میں آیا ہے کہ حضرت عیادت کرنے بعض اہل اپنے کی اور دست راست سے مسح کر کے فرماتے اَللّٰهُمَّ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ فَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ

مطلب دعا کا ذاتی مشاہدہ

نبی کریم صلعم نے نظر اتاری

نبی کریم صلعم کا معمول

شِفَآءٌ لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ الشَّيْخَانِ یہ حدیث مرفوع مغنی ہے اثر موقوف ابن مسعودؓ سے اور ظاہر یہ ہے کہ ابن مسعود نے اسی حدیث کے اعتماد پر رقیہ دابہ کیا ہو اسلیئے کہ یہ کچھ مختص ساتھ بنی آدم کے نہیں ہے ۔

دعائے دیوانگی

ابی بن کعب کہتے ہیں۔ ایک اعرابی کو ازلم تھا یعنے جنون حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اپنے سامنے بٹھا کر فاتحہ تا مفلحون[1] پڑھی پھر وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ تا يَعْقِلُوْنَ[2] پھر آیۃ الکرسی اور لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ تا آخر بقرہ[3] وَشَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تا آخر آیات[4] وَاِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الاٰیۃ تا الْمُحْسِنِيْنَ[5] یہ آیت سورہ اعراف میں ہے فَتَعٰلَى اللّٰهُ تا آخر مومنون[6] پھر دس آیات اول صافات کی تا لَازِبٍ اور تین آیات آخر سورہ حشر کی[7] وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا الاٰیۃ سورہ جن سے[8] وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَمُعَوِّذَتَيْنِ اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ اس کے آخر میں یہ ہی کہا ہے کہ فَقَامَ الرَّجُلُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَشْتَكِ شَيْئًا قَطُّ اس کو ابن ماجہ واحمد نے بھی روایت کیا ہے۔ لیکن اسکی سند میں ابوجناب ضعیف ہے باقی رجال رجال صحیح ہیں۔ یہ حدیث دلیل ہے مشروعیت رقیہ جنون پر مطابق اس حدیث کے اس میں اس پر دلیل ہے کہ بعض انواع جنون طرف سے شیطان کے ہوتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَبِهٖ يَنْدَفِعُ قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّهٗ لَا سَبِيْلَ لِلشَّيْطَانِ اِلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ قَالَهُ الشَّوْكَانِيُّ معلوم ہوا کہ یہ آیات آسیب زدہ کو بھی نافع ہوتی ہیں۔ باذن اللہ سبحانہٗ

دعائے جنون ایضاً

علاقہ بن صحار کا گذر ایک قوم پر ہوا۔ وہاں ایک دیوانہ تھا جسکو زنجیریں باندھ رکھا تھا۔ انہوں نے اسکو فاتحۃ الکتاب سے رقیہ کیا۔ وہ اچھا ہوگیا۔ قوم نے سو بکریاں دیں یہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے فرمایا۔ هَلْ اِلَّا هٰذَا فَلَعَمْرِيْ مَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ هٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ایک روایت میں آیا ہے کہ تین دن تک صبح و شام فاتحہ پڑھ کے تھوک جمع کرکے تھوکتے وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ اَيْضًا۔

---

[1] پارہ اول سورہ بقرہ رکوع اول ۱۲ [2] پارہ دوم سورہ بقرہ رکوع بستم ۱۲ [3] پارہ سوم سورہ بقرہ رکوع چہلم ۱۲ [4] پارہ سوم سورہ آل عمران رکوع دوم ۱۲ [5] پارہ ہشتم سورہ اعراف رکوع ہفتم ۱۲ [6] پارہ ہیجدہم سورہ مومنون رکوع ششم ۱۲ [7] پارہ بست و نہم سورہ جن در رکوع اول ۱۲

"دیوانگی اور آسیب زدگی سے نجات"

"جنون کا علاج"

"تھوک میں اثر"

۳۴

رکھا ہو جس طرح اس حدیث میں ہو اس کے سوا اور جائز نہیں کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رقیہ کو دو قسم ٹھہرایا ہے۔ ایک رقیہ حق دوسرے رقیہ باطل رقیہ حق وہ ہے جو قرآن یا حدیث سے ہو۔ قولاً یا فعلاً یا تقریراً رقیہ باطل وہ ہے جو اس طرح پر نہ ہو۔ سو جو احادیث نہی پر رقی سے آئی ہیں وہ اسی رقیہ باطل پر محمول ہیں۔ اور جو احادیث اذن رقی میں آئی ہیں۔ وہ رقیہ حق پر محمول ہیں واللہ تعالیٰ اعلم ؎

رقیہ محروق

محمد بن حاطب کہتے ہیں۔ میں نے دیگ اٹھائی میرا ہاتھ جل گیا میری ماں مجھ کو ایک مرد کے پاس لے گئیں اور کہا اے رسول خدا اس کا ہاتھ جل گیا ہے فرمایا قریب لاؤ پھر پڑھ کر دم کر دیا میں نے نہ جانا کیا پڑھا پھر میں نے ماں سے پوچھا کہ وہ کیا پڑھتے تھے کہا۔ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَاَحْمَدُ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔ و انکی ماں کا نام فاطمہ یا جویریہ ام جمیل تھا یہ حدیث اگرچہ رقیہ محروق میں آئی ہے۔ لیکن کچھ اس پر دلیل نہیں ہے کہ سوا محروق کے اور کسی پر نہ کیا جائے۔ بلکہ ہر تکلیف پر کچھ یہی ہو یہ رقیہ کر سکتے ہیں۔ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو غیر محروق پر بھی رقیہ کیا ہو جس طرح کہ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ میں نزدیک طبرانی کے آیا ہے وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ

احتباس بول وحصاة

ایک شخص نے ابو الدرداء کے پاس آکر کہا کہ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہے۔ اور اس کو سنگریزہ ہو گیا ہے انہوں نے اسکو وہ رقیہ سکھا دیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ رَبَّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ وہ شخص اچھا ہو گیا۔ اسکو ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا ہے لفظ وجع اس جگہ صیغہ صفت مشبہ ہے طیبین جمع ہے طیب کی؎

پھوڑا پھنسی

حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا یا اسکو کوئی قرحہ یا جرح ہوتا حضرت اپنی انگلی سبابہ زمین پر اسطرح رکھتے پھر اٹھا کر کہتے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ اَهْلُ السُّنَنِ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ لیکن اس لفظ سے كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ انگلی میں کچھ ذرا سی خاک لگ جاتی اسکو موضع علت یا جرح پر رکھتے

درد دندان داڑھ۔ جو شخص ہر چھینک کے وقت یوں کہیگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

"دانت کے درد کے خاتمہ کیلئے مجرب عمل"

"پھوڑا پھنسی کا عمل"

۳۵

عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا کَانَ اس کو کبھی درد دندان یا گوش نہ ہوگا۔ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مَوْقُوْفًا شوکانی فرماتے ہیں۔ یُمْکِنُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ شَیْئًا قَدْ حَفِظَہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیُمْکِنُ اَنْ یَکُوْنَ مُسْتَنَدُ ذٰلِکَ التَّجْرِیْبَ انتہیٰ

آنکھ کا دکھنا انس کہتے ہیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب درد ہوتا یا کسی اور کو گھر والوں میں سے یا اصحاب میں سے تو یہ دعا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ رَوَاہُ الْحَاکِمُ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ دعا کرنا دشمن پر رویت ثار کی اور ظالم پر نصرت پانے کی جائز ہے۔ وَقَدْ وَرَدَتْ بِذٰلِکَ اَحَادِیْثُ وَدَلَّتْ عَلَیْہِ اٰیٰتٌ قُرْاٰنِیَّۃٌ

تپ جبکو تپ آئے وہ یوں کہے بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اسکو حاکم وابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو وجع وحمی میں اس کلمے کا کہنا تعلیم فرماتے تھے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ھٰذَا اللَّفْظُ لِلْحَاکِمِ وَصَحَّحَہٗ صحیح بخاری میں ابن عباس سے آیا ہے کہ حضرت نے ایک اعرابی کی عیادت کی کہا۔ لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی احادیث میں آیا ہے کہ تپ بھاپ ہے آگ کی، پانی سے سرد پڑ جاتی ہے۔ یہ علاج طب نبوی سے ہے وللہ الحمد

درد جسم وغیرہ عثمان بن ابی العاص نے حضرت سے کہا جب سے میں سلام لایا ہوں میرے بدن میں درد رہتا ہے فرمایا درد کی جگہ انگلی رکھ اور تین بار بسم اللہ کہہ پھر سات بار یوں کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ھٰذَا اللَّفْظُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاَھْلُ السُّنَنِ نسائی نے زیادہ کیا۔ فَاَذْھَبَ اللّٰہُ مَا کَانَ بِیْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِہٖ اَھْلِیْ وَغَیْرَھُمْ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ بدن میں جس جگہ درد ہو وہ بسم اللہ کہتا ہوا ہاتھ رکھے اور یہ دعا پڑھے یہ جب ہے کہ درد ایک جگہ میں ہو اور اگر کئی جگہ میں ہو تو ہر ایک جگہ پر جگہوں میں اسیطرح پڑھے شوکانی فرماتے ہیں۔ وَفِی الْاَعْدَادِ الَّتِیْ تَرِدُ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ النُّبُوَّۃِ وَلَیْسَ لَنَا اَنْ نَّطْلُبَ الْعِلَّۃَ فِیْہِ وَالسَّبَبَ الَّذِیْ یَقْتَضِیْہِ کَمَا فِیْ عَدَدِ الرَّکَعَاتِ وَالْاَنْصِبَاءِ وَالْحُدُوْدِ انتہیٰ

وجع البدن کعب بن مالک سے کہا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جکو کوئی الم پائے تو جہاں الم ہے ہاتھ رکھ کر سات بار یوں کہے۔ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مِّنْ شَرِّ مَا اَجِدُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ

آنکھ کا درد / طب نبوی عمل

بخار کا خاتمہ

جسم کا درد ختم

جسم کی کسی جگہ پر درد سے نجات

جب درد محسوس ہو

۳۷

زبان کے منجملہ مصداقات ضرر کے ہے۔ بلکہ جو ضرر طرف دین کے عائد ہوتا ہے وہ نزدیک مومن کے ضرر دنیا سے سخت تر ہے حاصل یہ ہے۔ کہ کسیکو آرزو موت کی کرنا بسبب کسی شے کے اشیاء سے کوئی سی بھی چیز کیوں نہ ہو۔ نہ چاہئے۔ بلکہ اس تمنا سے عدول کر کے طرف اس دعا کی آئے ؎

جبرائیل علیہ السلام کا تعلیم فرمودہ دافع ہر مرض عمل

رقیۂ مرض ابو سعید رض کہتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام آئے کہا اے محمد کیا تم بیمار ہو کہا ہاں کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ابو ہریرہ رض کا لفظ یہ ہے کہ حضرت میرے پاس آئے فرمایا۔ اَلَا اَرْقِيْكَ رُقْيَةً جَاءَنِيْ بِهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ میں نے کہا بلٰی بِاَبِيْ وَاُمِّيْ فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ تین بار یہ رقیہ کیا۔ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ السُّيُوْطِيُّ حدیث علی میں شفا لینا اس کلمے کا مریض کو آیا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ سلمان کو حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے بلایا وہ بیمار تھے کہا یا سَلْمَانُ شَفَى اللّٰهُ سُقْمَكَ وَغَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ دوسرا شخص بجائے سلمان نام اس مریض کا لے حدیث دلیل ہے اس پر کہ مریض کے لئے یہ دعا کرنا ان الفاظ سے مستحب ہے

ہر مرض سے عافیت کا نبوی عمل

دعائے مریض ابن عباس رض کہتے ہیں حضرت ؐ نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرے جسکی اجل حاضر نہیں ہوئی ہے تو سات بار نزدیک اس کے یوں کہے اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اللہ اسکو اس مرض سے عافیت دیگا۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهٗ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ حضرت نزدیک سر مریض کے بیٹھکر یہ کلمات کہتے رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ یہ عدد اسرار نبوت سے ہے ہمکو بحث اسکو سبب کرنا نہ چاہیئے ؎

شہید کی موت و بیماری کا عمل

مرض موت سعد بن مالک رض کہتے ہیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے درباره قول تعالیٰ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فرمایا ہے جس مومن نے اسکو اپنی بیماری میں چالیس بار پڑھا اور مرگیا۔ اس کو اجر شہید کا ملتا ہے اور اگر اچھا ہوگیا اور سارے گناہ اسکے بخشدیے گئے اخرجہ الحاکم حدیث میں فائدہ جلیلہ و کرمت نبیلہ ہے کہ یہ دعا مریض کا نازل منازل شہداء کر دیتی ہے اور اگر بچ جاتا ہے

۳۸

تو اس کے سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں شوکانی فرماتے ہیں۔ یہ کچھ مستبعد نہیں ہے اس لئے کہ اس آیت کا اسم اعظم ہونا معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم

مرض موت ایضاً

ابو سعیدؓ و ابوہریرہؓ نے شہادۃ کہا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اپنی بیماری میں پھر مر گیا۔ تو آگ اس کو نہ کھائے گی اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ اِبْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَہٗ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ اس کے بعد نسائی نے بعد لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے یہ زیادہ کیا ہے کہ اپنی انگلیوں پر پانچ بار گنکر فرمایا۔ مَنْ قَالَھُنَّ فِیْ یَوْمٍ اَوْ فِیْ لَیْلَۃٍ اَوْ فِیْ شَھْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اَوْ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ اَوْ فِیْ ذٰلِکَ الشَّھْرِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذَنْبَہٗ شوکانی کہتے ہیں۔ طعمۂ نار نہ ہونا اس کے قائل کا اسلئے ہے کہ یہ کلمات مشتمل ہیں۔ توحید پر پانچ بار اور احادیث صحیح میں آیا ہے کہ مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ اور فرمایا ہے مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَرَدَ بِھٰذَا الْمَعْنٰی اَحَادِیْثُ کَثِیْرَۃٌ مِنْ جَمَاعَۃٍ مِنَ الصَّحَابَۃِ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَغَیْرِھِمَا

مرض موت ایضاً

حضرت عائشہ صدیقہ رضا کہتی ہیں میں نے حضرت کو موت سے پہلے سنا کہ وہ اپنی پشت مجھ سے لگائے ہوئے کہتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ مراد رفیق اعلے سے انبیا و صدیقین و شہدا و صالحین ہیں جنکا ذکر وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا میں آیا ہے یا ملائکہ مقربین جنکو ملأ اعلے فرمایا ہے جوہری نے کہا رفیق اعلے جنت ہے یا یہ دعا ہو اللہ سے ملنے کی کَمَا یُقَالُ اللّٰہُ رَفِیْقٌ بِعِبَادِہٖ

ایضاً مرض موت

عائشہ کہتی ہیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک برتن پانی کا رکھا تھا اس میں ہاتھ ڈالکر منہ مبارک پر پھیرتے اور کہتے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ پھر کہتے فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یہانتک کہ مقبوض ہوئے اور ہاتھ جھک پڑا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ترمذی کا لفظ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ غمرات سے مراد سختیاں موت کی ہیں۔

ایضاً مرض موت

حدیث ابو سعیدؓ میں فرمایا ہے لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

"اسم اعظم"

"سکرات موت کا عمل"

"جنت میں جانے کا عمل"

۳۹

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اس باب میں ایک جماعت صحابہ سے احادیث آئی ہیں۔ ابوداود کا لفظ یہ ہے لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مراد تلقین سے یہ ہے کہ حضار میت کو کلمہ طیبہ یاد دلائیں کیونکہ حدیث معاذ بن جبل میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخر کلام یہ کلمہ ہوگا وہ جنت میں جائیگا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اس کی سند میں صالح بن ابی عریب کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَقَدْ وَرَدَتْ أَحَادِيْثُ بِمَعْنَاهُ ذَكَرَهَا الشَّوْكَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ شَرْحِ الْمُنْتَقٰى ۔

موت شہادت بلا شہادت

حدیث سہل بن حنیف میں فرمایا ہے جو شخص سوال شہادت کا اللہ سے بصدق دل کریگا۔ اللہ تعالیٰ اسکو منازل شہداء تک پہونچائے گا۔ گو اپنے بستر پر مرجائے أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ شوکانی فرماتے ہیں۔ وَالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى مَشْرُوْعِيَّةِ سُؤَالِ الْعَبْدِ لِرَبِّهِ أَنْ يَّكْتُبَ لَهُ الشَّهَادَةَ فَإِنْ كَتَبَهَا لَهُ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَإِنْ لَّمْ يَكْتُبْهَا لَهُ نَالَ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَبَلَّغَهُ اللّٰهُ إِلَيْهَا وَأَعْطَاهُ مِثْلَ مَا أَعْطَاهُمْ انتہی میں اس جگہ صدق دل سے اپنے رب سے یہ سوال کرتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ آمین

دعائے میت

ابو سلمہ مر گئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے کہا یہ کلمہ کہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهُ وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِطُوْلِهِ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ پھر اس پر یٰسین پڑھی اسلئے کہ حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے کہ یٰس دل ہے قرآن کا کوئی شخص اس کو نہیں پڑھتا بارادہ خدا و دار آخرت مگر اللہ اس کو بخشد یتا ہے تم اس کو اپنے مردوں پر پڑھا کرو۔ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ لکن ابن قطان نے اسکو معلل باضطراب و وقف وجہالت حال ابو عثمان راوی کہا ہے اور دارقطنی نے ضعیف الاسناد مجہول المتن ٹھیرا کر لکھا ہے وَلَا يَصِحُّ فِي الْبَابِ حَدِيْثٌ انتہی ابن حبان نے کہا ہے

۴۰

اَلْبَتَّةَ بِقَوْلِهِ اِقْرَءُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَرَدَّهُ الْمُحِبُّ الطَّبَرِيُّ وَقَالَ هُوَ عَلٰى ظَاهِرِهِ قَالَ الشَّوْكَانِيُّ وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ فَلَا وَجْهَ لِصَرْفِهِ عَنْ مَعْنَاهُ الْحَقِيْقِيِّ انتہی

دعائی مصیبت زدہ ام سلمہ کہتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی بندہ جس کو کوئی مصیبت پہونچے۔ اور وہ یوں کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اٰجَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مُصِيْبَتِهٖ وَاَخْلَفَ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ یہ کلمہ ہر مصیبت میں کہا جاتا ہے صاحب میت بھی اسکو کہے تو مصیبت دفع ہو کر بدل خیر حاصل ہوگا عاجلاً یا آجلاً انشاء اللہ تعالیٰ

دعائی تعزیت اسامہ بن زید کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ مرگیا فرمایا اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى اور فرمایا اس کی ماں سے کہو کہ صبر و احتساب کرے اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ معاذ کا بیٹا مرگیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِيْئَةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ يُمَتِّعُ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَيَقْبِضُهَا لِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى وَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيْئَةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهٖ فِيْ غِبْطَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَقَبَضَهٗ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيْرٍ اَلصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَاَنْ قَدْ وَالسَّلَامُ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ قَالَ الْحَاكِمُ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَزَادَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ فِيْ كِتَابِ الْاَدْعِيَةِ فَلْيَذْهَبْ اَسَفُكَ مَا هُوَ نَازِلٌ بِكَ فَكَاَنْ قَدْ وَالسَّلَامُ

دعائی رفع و حمل سریر جنازہ ابن عمرؓ نے کہا ہے بسم اللہ کہے رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ

۱۴

مَوْقُوْفًا بکر بن عبد اللہ مزنی کہتے ہیں، ہمراہ بسم اللہ کے تسبیح بھی کرے رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ اَیْضًا پھر نماز جنازہ پڑھے پہلی تکبیر کے بعد فاتحہ پڑھے۔ پھر درود پڑھے پھر اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَتِکَ الخ وَالمَاثُور وہ دعاے میت جو حدیث عوف بن مالک میں آئی ہے اُسکو مسلم نے روایت کیا ہے وہ نہایت صحیح ہے اگرچہ سائر ادعیہ ماثورہ کفایت کرتے ہیں۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ شوکانی رحمہ اللہ تعالٰے کہتے ہیں۔ لَیْسَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْیِیْنُ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ یُقَالُ فِیْہِ ھٰذَا الدُّعَاءُ فَیَقُوْلُہُ الْمُصَلِّیْ عَلَی الْجَنَازَۃِ بَعْدَ اَیِّ تَکْبِیْرَۃٍ اَرَادَ وَکُلَّ وَرَدَتْ اَدْعِیَۃٌ غَیْرُ مَا ذَکَرْنَا...... فَیَنْبَغِیْ لِلْمُصَلِّیْ عَلَی الْجَنَازَۃِ اَنْ یَّاْتِیَ مِنْھَا بِمَا اَمْکَنَہٗ وَاِذَا اسْتَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَھُوَ الصَّوَابُ فَاِنَّ ھٰذَا الْمَوْطِنَ لَا یَنْبَغِیْ فِیْہِ اِلَّا الْمُبَالَغَۃُ فِی الدُّعَاءِ وَالتَّوَجُّہِ لِاَنَّہٗ قَدْ اَتٰی بِذٰلِکَ الْمَیِّتُ اِلٰی اِخْوَانِہٖ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْتَغُوْا الْاَمْرَ عَلٰی مِنْھُمْ عَلَیْہِ وَقَدْ نَدَبَھُمُ الشَّارِعُ اِلٰی ذٰلِکَ وَشَرَعَہٗ لَھُمْ یعنی پھر جب مردے کو قبر میں رکھے تو یہ کہے۔ مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی رَوَاہُ الْحَاکِمُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ وَقَدْ ضَعَّفَ ابْنُ حَجَرٍ اِسْنَادَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اور کہتا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کا حدیث عمر بن خطاب میں رفعاً آیا ہے رَوَاہُ اَھْلُ السُّنَنِ اِلَّا ابْنَ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَہٗ ترمذی نے کہا ہے حسن غریب نسائی کا لفظ یہ ہے کہ جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو یہ کہو پھر بعد فراغ کے دفن سے استغفار کرے اللہ تعالیٰ سے اُس کے لئے سوال تثبیت کا کرے کیونکہ وہ اس وقت مسئول ہوتا ہے۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْحَاکِمُ مِنْ حَدِیْثِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَالْبَیْھَقِیُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ صحیح مسلم میں آیا ہے کہ عمرو بن عاص نے کہا تھا جب تم مجھ کو دفن کر چکو تو پاس میری گور کے اتنی دیر ٹھیرنا کہ اونٹ کو نحر کر کے اسکا گوشت تقسیم کرتے ہیں، تاکہ میں تم سے استیناس کر دوں اور دیکھوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا جواب دیتا ہوں پھر بعد دفن کے قبر پر اول و آخر سورہ بقرہ پڑھے۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ

"میت قبر میں رکھو تو پڑھو"

"دفن کے بعد استغفار"

"عمرو بن عاص کا اپنے قبر پر کھڑے رہنے کا حکم دینا"

۴۲

الشیخین عن ابن عمرؓ نووی نے کہا اسکی اسناد حسن ہے گو ابن عمر ہی کا قول ہو کیونکہ ایسی بات ملنے سے نہیں کہی جاتی ہے۔ یا عموم فضل تلاوت بقرہ سے اعلام کیا ہو یا بوجہ اشتمال میت بتلاوت بقرہ واللہ اعلم ۔

دعائی زیارت قبور حضرت نے حضرت عائشہ کو یہ دعا وقت زیارت قبور کے پڑھنا بتایا تھا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ اخرجه مسلم والنسائی وابن ماجة وزاد اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ یہ تعلیم دعا تھی کہ لوگ اس طرح پڑھا کریں اس سے استدلال جواز زیارت پر واسطے مستورات کے کما ینبغی نہیں ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالے اعلم وعلمہ اتم واحکم ۔

باب سوم بیان میں بعض آیات و احادیث متفرقہ کے واسطے احوال و عوارض مختلفہ

دفع تعب اسکا ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عوض خادم کے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو وقت جانے کے بستر پر حکم پڑھنے تسبیح و تحمید و تکبیر کا دیا تھا ہر کلمہ ۳۳ بار کہا جائے حضرت علی مرتضی کہتے ہیں۔ مَا تَرَکْتُهَا وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ شرجی فرماتے ہیں جو شخص اس عمل پر مواظبت کریگا وہ تعب و درماندگی جسم میں نہ پائیگا۔ اعمال شاقہ جسمیہ اس پر آسان ہو جاینگے وذلک مجرب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سوتے وقت سورہ اخلاص و معوذتین پڑھکر ہاتھوں پر دمکر کے بدن پر پھیرنا تین بار اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ وَذٰلِكَ نَافِعٌ مِنْ جَمِیْعِ الْاَوْجَاعِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَشِیَّتِهٖ ۔

حبس شیطان ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کہتے ہیں جو شخص بستر پر یہ آیت پڑھکر سوئیگا۔ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَکَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَیْرًا لَّکُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا ۔ اللہ اس سے ایذا کو دفع اور شیطان کو رد کریگا ۔

کثرت احتلام بعض صالحین نے فرمایا ہے جب تو سونے کو بستر پر لے۔ تو سورہ والسماء والطارق تا لفظ کاصح پڑھکر سو رہے کثرت احتلام کی جاتی رہیگی۔ ایک شخص نے ایسا ہی کیا احتلام منقطع ہو گیا للہ الحمد

"کثرت احتلام کے روکنے کا عمل"

جاگنا وقت خاص پر شب کو

بعض صلحاء نے کہا ہے جو شخص وقت خواب کے یہ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ تا آخر سورہ کہف اور قولہ تعالیٰ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ الآیۃ پڑھ کر اللہ سے یہ سوال کریگا کہ میں فلان وقت فلان ساعت بیدار ہو جاؤن تو وہ اس وقت پر جاگ اٹھے گا۔ وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ كَثِيْرَةٌ

سرق وحرق

پڑھنا آخر سورہ بنی اسرائیل کا سوتے وقت امن دیتا ہے اس رات کو چوری اور آگ مین جلنے سے اور وہ شخص مع اپنے ولد اور مال کے اللہ کے حفظ مین رہتا ہے سو محمد

دفع خواب پریشان

سوتیوقت یہ کہنا تَوَثَّقْتُ بِاللّٰهِ تَحَقَّقْتُ بِاللّٰهِ نَرُدُّ اُمُوْرَنَا اِلَى اللّٰهِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ موجب اسکا ہوتا ہے کہ خواب مین سوائے خیر کے اور کچھ نہ دیکھے گا بلطف اللہ سبحانہ و تعالیٰ

دفع قلت نوم

مجدالدین شیرازی نے کتاب الصلوۃ والبشر مین لکھا ہے ایک شخص نے بعض علماء سے کہا ہے کہ مجھے نیند بہت کم آتی ہے کہا سوتیوقت یہ آیت پڑھ لیا کر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

حفظ از سوء شیطان

حافظ ابو موسیٰ نے اپنی سند سے تا عکرمہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم روایت کی کہ ایک مسافر کا گذر ایک سوتے ہوئے پر ہوا دیکھا کہ اس کے پاس دو شیطان موجود ہیں۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس نائم کے پاس جاکر اس کے دل کو بگاڑ دے وہ گیا اور پھر آکر کہا کہ وہ ایک آیت پڑھکر سویا ہے ہمکو اس پر دسترس نہیں ملتا۔ پھر وہ دونوں چلدئے مسافر نے اس نائم کو جگاکر یہ حال کہا۔ اور پوچھا تم کونسی آیت پڑھکر سوتے ہو کہا یہ آیت۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الآیۃ

ف بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جو شخص سورہ اخلاص و معوذتین و الٰہکم الٰہ واحد الآیۃ و اٰمن الرسول تا آخر سورہ اور آخر سورہ کہف پڑھکر یہ کہے گا۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ كَرَمَةَ الْعَاقِبَةِ بِمَنِّكَ وَاَيْقِظْنِيْ بِالْعَافِيَةِ فَاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا يَسُرُّنِيْ وَيُفَرِّحُنِيْ وَلَا تُرِنِيْ مَا يَسُوْءُنِيْ وَيُحْزِنُنِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر سو رہے گا تو اللہ کے اذن سے ایسی چیز دیکھے گا جو اسکو خوش کرے گی

برائی فسخ وارق یعنے بیخوابی

کتاب ترمذی مین آیا ہے کہ خالد بن ولید نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ نیند نہیں آتی ہے۔ فرمایا اپنے بستر پر یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

روحانی الارم

چوری اور آگ سے امن

برے خواب سے نجات

نیند کی کمی دور

شیطان کے شر سے نجات

دل کو خوش کرنے والا عمل

بے خوابی کا خاتمہ

"نیند میں نہ ڈرنے کا عمل"

۴۴

سنن ابوداود و ترمذی میں آیا ہے کہ حضرت واسطے فزع کے یعنے نیند میں ڈر جانے کے یہ دعا انکو سکہاتے تھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی اولاد عاقل کو یہ دعا سکہاتے اور غیر عاقل کے لئے لکہ کر لٹکا دیتے **ف** طبرانی کہتے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت سے شکایت وحشت کی کی فرمایا کہہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ جَلَّلْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ اُس شخص نے یوں ہی کہا اللہ تعالٰے نے اُس کی وحشت دور کر دی صحیح مسلم میں آیا ہے۔ کہ جب کوئی تم میں خواب مکروہ دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھتکارے اور شیطان اور اُس بد خواب سے تعوذ کرے اور کسی سے نہ کہے اور کروٹ بدل دے وہ خواب اس کو ضرر نہ پہنچائیگی۔

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے	ہزار بار سورہ کوثر طہارت پر پڑھ کر خواب میں جانے سے زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میسر آتی ہے شرجی نے کہا ذٰلِكَ مُجَرَّبٌ ۔

سحر کرشمہ وصلش بخواب میدیدم ❊ زہے مراتب خوابے کہ بہ زبیداری ست

دفع جن	زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بعض معادن پر والی تھے۔ لوگوں نے کہا یہاں جن بہت ہیں کہا کثرت سے اذان ہر وقت کہا کرو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا پھر کسی جن کو وہاں نہ دیکھا۔
دفع ہم	حضرت علی مرتضےٰ کہتے ہیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو مہموم دیکھ کر فرمایا بعض اہل اپنے کو حکم دے کہ وہ تیرے کان میں اذان کہیں۔ کہ یہ دوا رہم ہے میں نے ایسا ہی کیا مجھ سے ہم دور ہو گیا تھا
برائے صرع	بعض علما نے ایک مرگی والے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی تھی وہ اچھا ہو گیا۔
برائے راہ پانی	بعض علماء صالحین نے کہا ہے آدمی جب راہ بہول جائے تو اذان کہے اللہ اسکو راہ بتا دے گا
حفظ و بسط رزق	حسن بصری کہتے ہیں۔ ایک جماعت اہل اقتدا کی عادت تھی کہ وہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بعد ہر نماز فرض کے پڑہا کرتے اور کہتے تھے۔ بِهَا نُحْفَظُ وَبِهَا نُرْزَقُ۔ بعد کہا مجھ کو گمان ہے کہ یہ بات قول تعالےٰ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ سے حاصل ہوتی تھی کیونکہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

"زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مجرب عمل"

"جنات کو بھگانے کا عمل"

"اذان کا عمل"

"راستہ بھٹک جائے"

"رزق کی کشادگی کا عمل"

الداء والدواء **۵۱** "آنکھوں کی تکلیف کیلئے"

برائے رمد اس کے لئے یہ آیت اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۞ لکھکر صاحب رمد پر لٹکانے نفع ہوگا امام شافعی رحمہ سے ایک شخص نے شکایت رمد کی اسکو لکھدیا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۞ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ اور کہدیا کہ اس کو باندھ لے وہ شخص اچھا ہوگیا۔ **حکایت** لیث بن سعد کہتے ہیں میں نے عقبہ بن نافع کو ضریر دیکھا پھر بصیر میں نے پوچھا اللہ نے تمہاری آنکھوں کو کسطرح پھیر دیا۔ کہا مجھ سے کسی نے خواب میں کہا کہہ یَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا سَمِيْعَ الدُّعَآءِ يَا لَطِيْفًا لِّمَا يَشَآءُ رُدَّ عَلَيَّ بَصَرِيْ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے روشنی آنکھ کی پھیر دی **ف** شرجی کہتے ہیں شیخ فریدالدین رحمہ جو کہ بلاد ہند میں مشہور ہیں۔ روایت ہے کہ جو شخص ناخن پر دونوں ابہام پر آیت فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۞ سات بار پڑھ کر پھر سر بار حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجکر اور دونوں ابہام پر پھونک کران کو دونوں آنکھوں پر پھیریگا۔ تو واسطے نور بصر اور زوال ضرر کے آنکھ سے نفع کریگا۔ انشاءاللہ تعالےٰ میں کہتا ہوں شیخ حسینی کبیر والد کے مرید تھے۔ وہ ہمیشہ اس آیت کو واسطے ابقاء نور چشم کے پڑھا کرتے تھے۔ ان کی عمر طویل ہوئی آنکھوں کی روشنی بدستور تھی وللہ الحمد والمنۃ

"صاحب کتاب کا ذاتی تجربہ"

برائے رعاف اگر خون ناک سے بہے اور بند نہ ہو۔ تو یہ آیت لکھکر سر پر یا عف کے رکھے یا سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھ دے پھر کہے کہ اَيُّهَا الرِّعَافُ بِحَقِّ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ وَهِيَ قَوْلُهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۚ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۞ وَيَآ اَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ

نماز استخارہ یہ نماز صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو اسکی تعلیم اس طرح دیتے جیسے کوئی سورت قرآن پاک کی سکھاتے تھے۔ اس طرح اس دعا کو تعلیم فرماتے اور کہتے اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِيْ اَنَا عَازِمٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يُسَمِّيْهِ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ

"صاحب کتاب کا المال سے ہونے کا یقین"

آنکھوں کیلئے الہامی وظیفہ

شیخ فریدالدین کا آزمودہ عمل

نکسیر روکنے کا مجرب عمل

مستقبل معلوم کرنے کا صوفیانہ طریقہ استخارہ

عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ وَادْعُ بِهٰذَا لِلْمُبِيْنِ مسند امام احمد میں مرفوعاً آیا ہے۔ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ صَلٰوتُهُ الْاِسْتِخَارَةَ وَرِضَاهُ بِمَا قَضَاهُ اللّٰهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ اور بعض اخبار میں انس سے رفعاً وارد ہوا ہے مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا خَابَ مَنِ اسْتَشَارَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ چار باب میں فرمایا ہے کہ پہلے ہر کام سے تین دن یا سات دن دو رکعت نماز ادا کرے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے یہ نماز مجربات سے ہے انتہی۔ شاہ عبدالعزیز رح نے فرمایا ہے ترکیب استخارہ در قول جمیل مذکور است طریق دیگر ہم آں است کہ شب چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ متواتر بعد از نماز عشا و فراغت کلام و امور دنیوی بسم اللہ الرحمن الرحیم یا سہ صد بار خواندہ الم نشرح ہفدہ بار و بسم اللہ بر سینہ و دست خود دم نماید و دعا نماید بجناب باری کہ در فلاں امر آنچہ واقع شدنی ست در خواب یا بیقظہ بہتر نما نقش بمن بنمائی بعد ازاں صد بار ایں درود بخواند اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ اگر خواہند دعائی استخارہ کہ در حدیث آمدہ براۓ مطلب خود ہفت بار بخوانند و بحال قلب خود نظر کنند اگر عزم درست در آں کار باشد بعمل آرند و اگر در عزم فتور گردد موقوف دارند دعائی استخارہ در مشکوٰۃ موجود است انتہی میں کہتا ہوں۔ حدیث استخارہ کو اہل سنن نے بھی روایت کیا ہے۔ اور ابن ابی حاتم و ترمذی نے صحیح کہا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ حدیث صحیح بخاری میں آیا ہے امام احمد نے اسکو ضعیف ٹھہرایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے اسناد میں عبدالرحمن بن ابی الموال شدید ہے ابن عدی نے کہا اِنَّهُ اَنْكَرَ عَلَيْهِ حَدِيْثَ الْاِسْتِخَارَةِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ انتہی مگر جمہور اہل علم نے عبدالرحمن کی توثیق کی ہے۔ كَمَا قَالَ الْعِرَاقِيُّ میں کہتا ہوں ابن حبان نے حدیث استخارہ کو ابو ہریرہ رضہ سے و طبرانی نے ابن مسعود رضہ سے اور ابو یعلی نے ابو سعید خدری سے اور نیز طبرانی نے ابن عباس و ابن عمر رضہ سے روایت کیا ہے یہ دلیل ہے ثبوت و جواز استخارہ پر وللہ الحمد لکن اس حدیث بخاری سے تکرار استخارہ کی معلوم نہیں ہوتی ظاہر یہ ہے کہ ایکبار کا استخارہ کافی ہوگا مگر خزینۃ الاسرار میں کہا ہے۔ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يُكَرِّرَهَا سَبْعًا وَيُسْتَحَبُّ تَكْرَارُ الْاِسْتِخَارَةِ فِي الْاَمْرِ الْوَاحِدِ اِذَا لَمْ يَظْهَرْ لَهُ وَجْهُ الصَّوَابِ فِي الْفِعْلِ اَوِ التَّرْكِ مَا لَمْ يَنْشَرِحْ لَهُ صَدْرُهُ لِمَا يَفْعَلُ كَمَا وَرَدَ فِيْ حَدِيْثِ تَكْرَارِ الْاِسْتِخَارَةِ سَبْعًا اَخْرَجَهُ ابْنُ السُّنِّيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ اِذَا هَمَمْتَ بِاَمْرٍ فَاسْتَخِرْ رَبَّكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْظُرْ اِلَى الَّذِيْ يَسْبِقُ اِلٰى قَلْبِكَ فَاِنَّ الْخَيْرَ فِيْهِ

"قول جمیل میں مذکور طریقہ عمل استخارہ"

عمل استخارہ کا ثبوت

الداء والدواء "امام نووی کا عمل استخارہ" ۵۴

نووی نے کہا مستحب یہ ہے کہ دو رکعت استخارہ میں اول رکعت میں قل یایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے کَذَا ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ وَالْعَيْنِيُّ فِي شَرْحِ الْبُخَارِيِّ معمولات مظہریہ میں لکھا ہے کہ معمول یہ تھا کہ بدون استخارہ کے کوئی کام نہ کرتے تھے سفر و حضر دونوں میں بلکہ سفر میں واسطے ہر منزل کے استخارہ کرتے اور ظلمت مرید کو چاہیے کہ کسی کام کو شروع نہ کرے پہلے استخارہ کرے پھر اقدام کرے اگر فرصت ادائے دو رکعت کی نہ پائے تو صرف دعا پر اکتفا کرے کہ سب خیر ہی ہوگی کوئی خواب وغیرہ یا استخارہ مسنونہ میں ضروری نہیں ہے ان مشائخ نے واسطے توجہ خاطر و اطمینان کے یہ کہا ہے کہ بعد استخارہ کے اگر دل اس کام پر متوجہ ہو تو کرے ورنہ ترک کرے طریق مسنون یہی ہے دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھے اول رکعت میں قل یایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور بعد سلام کے یہ دعا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ الخ صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ بعضے از محققان مشائخ کبار گفتہ اند کہ شخصے باید کہ ہر روز دو رکعت نماز استخارہ بگذارد و بگوید اَللّٰهُمَّ الی قولہ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ جَمِيْعَ مَا أَتَحَرَّكُ فِيْهِ فِي حَقِّيْ وَفِيْ حَقِّ غَيْرِيْ وَجَمِيْعَ مَا يَتَحَرَّكُ فِيْهِ غَيْرِيْ فِيْ حَقِّيْ وَفِيْ حَقِّ أَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنِيْ مِنْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ إِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ خَيْرٌ لِّي الخ ہر چند این کیفیت استخارہ در حدیث نیافتہ ام اما عمل بایں موافق حدیث استخارہ و مناسب اتباع سنت است انتہی شوکانی نے فرمایا ہے وَصَلٰوةُ الْاِسْتِخَارَةِ مَشْرُوْعَةٌ بِلَا خِلَافٍ انتہی

ایضاً طریق استخارہ

قول جمیل میں کہا ہے اگر تو چاہے کہ خواب میں اپنا کام تحقیق سے دریافت کرے تو وضو کرکے پاک کپڑا پہن کر رو بقبلہ ہو کر لیٹ رہے سورہ والشمس و سورہ واللیل و سورہ اخلاص سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں پڑھنا سورۃ تین کا عوض اخلاص کے سات بار آیا ہے پھر یوں کہہ اَللّٰهُمَّ أَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ أَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا فِيْ مَنَامِيْ مَا أَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى إِجَابَةِ دَعْوَتِيْ اگر وہ چیز دیکھے جو خوشی لاوے تو بہتر ورنہ دوسری رات بھی اسی طرح کرے اگر کچھ دیکھے بہتر ورنہ تیسری رات سے ساتویں رات تک اسی طرح کرے شب ہفتم سے ان شاء اللہ تجاوز نہ ہوگا۔ مؤلف نے فرمایا جرّبہا جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا انتہی خزینۃ الاسرار میں کہا ہے۔ وَأَمَّا الْاِسْتِخَارَةُ الْمَنَامِيَّةُ فَمُسْتَحَبَّةٌ كَذٰلِكَ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ كَلَامٌ يُكَلِّمُ بِهِ الْعَبْدَ رَبُّهُ فِي الْمَنَامِ

ایضاً استخارہ مجربہ صحیحہ

اسکی بابرکوئی استخارہ کم ہوگا جو شخص یہ چاہے کہ انجام اپنے امر

"معمولات مظہریہ میں ہر کام پر استخارہ ضروری ہے"

"مشائخ کا قول"

(۴۷) [illegible] عمل استخارہ

(۴۳) خواب میں رہنمائی کا خاص استخارہ

۵۷

کا معلوم کرے کہ خیر ہے یا شر وہ بعد عشا کے وضو تازہ کرکے بستر پاک پر بیٹھکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تین بار درود بھیجے اور دس بار فاتحہ پڑھے اور گیارہ بار سورہ اخلاص پھر تین بار درود بھیجکر شق ایمن پر متوجہ طرف قبلے ہو کر سو رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خواب دیکھیگا وہ خواب اس کے مقتضائی حال پر خبردار کرے گی فَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ تَعْبِيْرِهَا يَا اِنْ لَمْ يَعْرِفْ تَعْبِيْرَهَا ذِكْرًا كَافِيْ غُسْرَيْنِهِ اِلَّا سِرًّا

برائے بقائے نعمت و عدم زوال دولت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

امام مالک رحمہ اللہ نے اس آیت مبارکہ کو اپنے گھر کے دروازے پر لکھ رکھا تھا۔ کسی نے پوچھا کہ کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہا ہے وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ الخ اور میرا گھر میری جنت ہے اہل علم کہتے ہیں جو شخص یہ چاہے کہ اپنے مال و اہل میں خوشی دیکھے وہ ان کلمات کو کہا کرے فَاِنَّهُ لَا يَرٰى سُوْءًا اَبَدًا فَاِنَّهُ رَوَى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا يَرٰى اٰفَةً دُوْنَ الْمَوْتِ ذَكَرَهُ الشَّرْحِيُّ هٰكَذَا بِلَا تَخْرِيْجٍ میں نے اس کلمے کا تجربہ کیا صحیح پایا وللہ الحمد

دفع ابتلاء بلا

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے جو شخص کسی مبتلا کو دیکھکر یہ کہے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ تو وہ بلا اسکو نہ لگے گی رواہ الترمذی میں نے اسکا تجربہ کیا ہے بالکل صحیح پایا وللہ الحمد۔ اہل علم نے کہا ہے اگر بلا دین میں ہو جیسے سکر و شراب تو اس کو سنا کر کہے تاکہ متنبہ ہو۔ اور اگر جسم میں ہو جیسے جذام وغیرہ تو چپکے سے کہے تاکہ وہ شکستہ خاطر نہ ہو۔

دفع فال بد

حدیث عقبہ بن عامر میں فرمایا ہے کہ طیرہ یعنی بدفالی کسی مسلمان کو نہ پھیرے تم جب کوئی شے بری دیکھو یوں کہو اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ انتہی اس کہنے سے اثر اسکا جاتا رہے گا۔ ایک روایت یوں ہے کہ یوں کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ابن القیم نے کہا ہے کہ فال بد کا ضرر اسی شخص ضعیف الایمان کو پہونچتا ہے جو اس کا معتقد ہوتا ہے اور جو کوئی بدفالی کو بے حقیقت چیز جانتا ہے اسکو کچھ نقصان نہیں فالہلک بدسے نہیں ہوتا۔ انتہی بے شبہ بدفالی لینا ایک طرح کی بے توکلی ہے اللہ ہی کے ہاتھ میں سارا نفع و ضرر ہے۔ نہ کسی دوسرے کے جاہل لوگ طیور وغیرہ سے فال لیتے ہیں یہ تو

"درود پاک کی برکت"

"زوال نعمت و دولت سے محفوظ"

"خوشی و نعمت باقی رکھنے کا عمل"

"محافظت ابتلاء وصحت کا عمل"

"بدفالی کے اثرات سے محفوظ رہنے کا عمل"

"بدفالی کے اثرات"

"شعور و کرامت صرف نوع البشر کے ساتھ خاص ہے"

الدار والدوار

اتنا نہیں سمجھتے کہ سوا انسان کے سات حیوانات طیور ہوں یا او دواب سب بے شعور ہیں یہ ان کے حرکات و سکنات سے اخذ کرنا کیا سب سے زیادہ شعور و کرامت بنی نوع بشر ہو شارع نے بشر ہی کے کلمہ بد فالی پر سلف پر زجر کیا ہے اور طیرہ کو شرک فرمایا تو پھر حیوان غیر ناطق کی آواز اور پرواز کا کیا اعتبار اور وہ اس شرک کے حال و قال سے کیا خبردار۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ

برائے حفظ جامہ نو بعض اہل علم نے کہا ہے سورۂ انا انزلناہ و کافرون و اخلاص کو گیارہ بار پڑھ کر آب پاک پر دم کرکے ثوب جدید پر چھڑک دے ہمیشہ عیش رغد میں رہیگا۔ جب تک کہ ایک تار بھی اسکا باقی ہے۔ دوسری روایت میں ہو کہ فقط انا انزلناہ الخ کو ۲۰ بار پانی پر پڑھکر جامہ نو پر چھڑک دے ہمیشہ اللہ کی طرف سے رزق میں رہے گا جب تک کہ وہ باقی رہیگا لطفے احادیث میں دعائی لبس ثوب جدید آئی ہے اسکا پڑھنا برکت لاتا ہے۔ میں اکثر اسکو پڑھ لیا کرتا ہوں م

دعائے عطش بعض صالحین نے کہا ہے بعض مغازی میں مجھکو عطش شدید ہوا یہاں تک کہ میں تلف سے ڈرا اور مرنے کے لئے مستعد ہو بیٹھا تھا میں آنکھ لگ گئی ایک کہنے والے نے کہا کہہ تین بار یَا لَطِیْفًا بِخَلْقِهٖ یَا عَلِیْمًا بِخَلْقِهٖ یَا خَبِیْرًا بِخَلْقِهٖ اُلْطُفْ بِیْ یَا لَطِیْفُ یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ یہ ایک تحفہ ابد ہے جب تجھ کو کچھ تنگی پیش آئے یا کوئی نازلہ نازل ہو تو اس کو کہا کر یہ کہنا کافی شافی ہوگا میں نے پوچھا تم کون ہو کہا میں خضر ہوں

برائے نازلہ بعض صالحین یہ دعا کرتے تھے۔ یَا لَطِیْفُ یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ اُلْطُفْ بِیْ فِیْمَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِیْرُ اور اسکو کہتے شرجی کہتے ہیں دَعَوْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ لَهٗ تَاثِیْرًا حَسَنًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا اور بعض علما نے اس دعا کا فضل کثیر ذکر کیا ہے۔ یَا لَطِیْفُ کُنْ لِّیْ کُلَّ لَطِیْفٍ اُلْطُفْ بِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ کُلِّهَا کَمَا تُحِبُّ وَاَحِبَّ فَرَضِّنِیْ فِیْ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ

حکایت امام شافعی کہتے ہیں۔ بعض ایام میں ایک امر نے مجھکو سخت الم میں ڈالا میں بیمار سا ہوگیا اور سوائے اللہ کے کوئی اس پر مطلع نہ تھا۔ رات کو مجھے خواب میں ایک شخص نے کہا کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا وَّلَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ اِلَّا مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا اَتَّقِیَ اِلَّا مَا وَقَیْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ فِیْ عَافِیَةٍ میں نے صبح کو اٹھ کر اس دعا کو پڑھا جس دن کو چڑھ کیا اللہ تعالے نے مجھکو اس بلا سے نجات دی اور مجھکو میرا مطلب عطا کیا تعالیٰ کتبہ بھٰذہ الدعوات

برائے رام کردن دابہ اگر کوئی دابہ سرکش ہو تو اس کے کان میں یہ آیت پڑھے اَفَغَیْرَ

"سرکش جانور کو مطیع کرنے کا عمل"

دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ

اس کا تصور دور ہو جائیگا بعض علما نے کہا فَعَلْنَا ذٰلِكَ مِرَارًا فَكَانَ كَذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

برائے عدم فزع از دشمن وقت ارادہ سفر

بعض صلحا نے کہا ہے جو شخص ارادہ سفر کا کرے اور کسی دشمن یا وحش سے خائف ہو تو سورہ لایلاف پڑھ کر نکلے کہ وہ امان ہے ہر سوء سے ایک شخص نے ایسا ہی کیا وہ کہتا ہے مجھ کو کوئی فزع عارض نہ ہوا وللہ الحمد والمنۃ

برائے حفظ از رہزنان در سفر

راہ میں جب خوف قطاع الطریق کا ہو تو سات کنکری پاک لیکر ہر ایک پر یہ کلمات سات بار پڑھے اور ہر بار پڑھے اور ہر بار پھونکے اور ایک کنکری جانب یمین اور دوسری جانب شمال اور ایک سامنے اور ایک پیچھے پھینکے اور تین صو کپڑے یا عمامے میں رکھے لاقاہا لمحمت تحنا فلت نقم محمت بیھم محمت ایک عالم نے کہا۔ وَقَدْ جَرَّبْتُ ذٰلِكَ وَصَحَّ وَاللّٰهِ مَا الْعَاقِبَۃ انتہی میں کہتا ہوں معانی ان الفاظ کے معلوم نہ ہوئے ظاہر یہ ہے کہ سحار آہی کسی زبان عبرانی یا سریانی کے ہوں گے واللہ اعلم شرعی حکم یہ ہے اگر ان کلمات کو وہ ہر وہ شخص پڑھے جس کے قلب میں خوف ہو اور اللہ تعالیٰ سے نجات چاہتے۔ تب بھی کوئی مکروہ انشاء اللہ تعالیٰ نہ دیکھے گا۔

برائے حفاظت اہل بغی

جس کو اہل بغی سے ڈر ہو اور اللہ تعالیٰ سے نجات چاہے وہ یہ آیت پڑھے۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ وقولہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا۔

وہ ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

برائے زہر دار طعام

جب کھانا کھائے اور یہ معلوم ہو کہ اس میں کچھ زہر ہے۔ تو یوں کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ اس کو وہ طعام کچھ ضرر نہ کریگا۔ ثَبَتَ ذٰلِكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

برائے حمل

ایک پاک برتن میں نافہ اور [illegible] لکھ کر [illegible] ایک برتن میں لکھے اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ

مَتِيْنٌ، وَلِنَجْعَلَهُ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا فَحَمَلَتْهُ يَكُوْنُ اللهِ حَمَلَتْ بِلُطْفِ اللهِ حَمَلْنَهُ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ وَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا، اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ سپرطرفی یہ کھل کر وقت قرب زوج کے پی جائے باذن اللہ حامل ہو جائے گی اسکو شرجی نے مجرب کہا ہے۔

برائی عدم استقاط نساء و ثمار

اس آیت کو لکھ کر باندھے۔ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا۔

برائی تولد ذکر

سورہ یوسف کو لکھکر زن حاملہ پر باندھے مگر ایسا لکھے کہ کوئی حرف نہ مٹے ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر جمیل سعید معصوم مرضی خدا سے پیدا ہوگا۔

برائی قاصر از نسلت

ایک شخص نے حسن بصری سے کہا کہ میں اپنی بی بی سے صحبت نہیں کر سکتا ہوں وہ بیضہ شتری منگا کر منقشر کرکے ایک پر یہ آیت لکھی وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ اور وہ اندا مرد کو دیا۔ دوسرے پر یہ لکھا وَالْاَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ وہ عورت کو دیا اور کہا کھا جاؤ کام کرو وہ دونوں گویا ایک رسی میں بندھے تھے کہیں گرہ مطلب ان کا حاصل ہوگیا۔ **ف** حکماء ہند نے کہا ہے جب کتا کتی سے منعقد ہو جائے تو فوراً اسکی دم جڑ سے کاٹ کر پالیس دن تک زمین میں گاڑے پھر اسکو نکالے وہ ایک ہڈی کی طرح پر ہوگی۔ اسکو ایک تاگے میں باندھ کر کمر سے لگانے سے انزال نہ ہوگا۔ اور نہ تھکیگا اور نہ تعب پائیگا۔ اگرچہ مغرب سے صبح تک مشغول رہے شرجی فرماتے ہیں۔ هٰذَا مِنْ عَجَائِبِ مَا تَمْنَعُهُ وَتَعْرِفُهُ اَنْفُسُهُمْ اِلَّا الْقَلِيْلُ اسی طرح جو شخص خون چمگادڑ کو لموؤن سے ملیگا عجب طرح کا لطف دیکھیگا یا اہلیلہ و یا حل یا ہلیل کو پتہ بزرستے ملا کر لیگا۔ تو بھی عجائب دیکھے گا۔ اسی طرح اگر شہد و روغن زرد کو ملا کر پکائیگا یہانتک کہ گاڑھا ہو جائے اور اسکی ایک گولی سوتے وقت کھالیگا تو بھی نفع عجیب پائیگا۔

برائی عدم انزال وقت جماع

ایک پرگ انگور پر لکھنا منقطع اور یَا اَرْضُ ابْلَعِيْ مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ كَمَا وَقَفَتْ اٰثَارُ الْمَاءِ لَفَاهَا اللهُ اَمْسِكْ اَيُّهَا الْمَاءُ النَّازِلُ مِنْ صُلْبِ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ لکھکر بائیں ران پر باندھے فَكْرَةُ الشَّرْجِيْ، میں کہتا ہوں یہ عزیمت گو مجرب ہے لیکن ایسے کام کے لئے آیت شریف کا یہ لکھنا بہتر ہے نہ لکھنے سے واللہ اعلم

برائی فتور و استرخاء عضو

جس کا یہ حال ہو وہ تین روزے رکھے اور نصف شب کو اٹھکر کفدا میں بقلم نحاس زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھے اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ اور اسکو چاٹ لے تین بار یونہی کرے

(۵۰) (۵۱)

مجاہدات قدرت

حکماء ہند

انشاءاللہ باذن خدا اسکی شکایت زائل ہوجائیگی ۔

برائی رہائی از قید

بذیل سورۂ فاتحہ گذر چکا ہے کہ پڑھنا سورہ مومنوں کا ایک سو گیارہ بار ترکیب سابق مجرب ہے اس کسواپڑھنا سورہ یوسف کا بہ نیت صادقہ و حضور قلب باذن الٰہی موجب خلاصی کا قید سے ہے شرجی نے کہا کہ ذٰلِکَ مُجَرَّبٌ اسی طرح اگر سو بار یا ماسو ایک مجلس میں ہزار بار یہ پڑھے مَا شَآءَ اللّٰهُ کَانَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اسکو رہائی دیگا۔ جُرِّبَ ذٰلِکَ وَصَحَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

برائی خوف از قتل و عذاب وغیرہ

امام بونی کہتے ہیں یہ ایک سر بدیع ہے جب انسان کو اپنی جان پر خوف قتل یا عذاب وغیرہ کا ہو تو ایک بکری بے عیب شنبہ کے دن لیکر روبقبلہ ہو کر ایک جگہ خالی میں ذبح کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ هٰذَا لَكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ فِدَاءُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اور اس کے خون کے لیئے ایک گڑھا کھود کر مٹی سے بھر دے تاکہ وہ خون کسی کی پامالی میں نہ آئے اور گوشت کو ساتھ جزو کرکے فقرا و مساکین پر تقسیم کرے اور خود نہ کھائی اور نہ اسکو دے جسکا نفقہ اس پر واجب ہے یہ اسکا فدا ہوجائیگا اور جس سے ڈرتا ہے وہ شے اس کو نہ پہنچے گی۔ قَالَ وَذٰلِکَ مُجَرَّبٌ مَعْمُوْلٌ بِهٖ وَاللّٰهُ هُوَ الْمُحْسِنُ عَلٰی عِبَادِهٖ انتھی

باب چہارم بیان میں بعض منافع آیات کتاب اللہ سبحانہ و تعالیٰ

برائی ہلاک عدو

دشمن کا کرتہ یا کپڑا لیکر اس پہ نام اسکا اور اسکی ماں کا لکھکر ایک دائرہ کھینچدے اور بعد دائرہ کے یہ آیت لکھے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ پھر یہ لکھے کَذٰلِکَ فُلَانُ بْنُ فُلَانَةَ پھر دوسرا دائرہ اس پر کھینچے تین بار اسی طرح کرے پھر اس خرقکو ایک کوزہ جدید گلی میں رکھکر خانہ عدو کی چوکھٹ کے نیچے گاڑ دے ایسی جگہ پر کہ اس کا آنا جانا اس پر سے ہو۔ فَاِنَّکَ تَرٰی الْعَجَبَ مِنْ ذٰلِکَ فَاتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَعْمَلْ اِلَّا لِظَالِمٍ مُّسْتَحِقٍّ وَّاِیَّاکَ اَنْ تَجُرَّهٗ وَبَالُ الظُّلْمِ عَلَی الَّذِیْ عَمِلَ

برائی مصروع

آب پاک پر فاتحہ و آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورۂ جن کی پڑھکر اس کے منہ پر مارے باذن اللہ افاقہ میں آجائیگا۔ اور اگر وہ پانی اندر گھر کے چھڑک دے گا تو آسیب گھر سے نکل جائیگا۔ اور پھر نہ آئیگا یہ مجرب ہے امام غزالی نے کتاب خواص القرآن میں لکھا ہے ایک جاریہ نے رات کو اٹھکر پیشاب کیا ایسی جگہ جو معتاد نہ تھی۔ وہ مصروع ہوگئی بعض علماء نے اس پر یہ پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ المّٓ المّٓرٰ طٰسٓمٓ حٰمٓ كٓهٰیٰعٓصٓ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ لَعَنْتُ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ وہ فی الفور ہوش میں آگئی اور پھر عود آسیب کا نہ ہوا ۔

"قید سے رہائی کا عمل"

"خوف، ڈر، جانی و مالی نقصان سے حفاظت"

"دشمن کی ہلاکت"

"جنات و آسیب سے نجات"

"دوبارہ آسیب نہ ہونے کی گارنٹی"

اذان واقامت میں آسیب ختم

٩٠

بھی واسطے حفظ کے رکھو شکر خفی کے دعم مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ واللہ اعلم

آلھا برائی مصروع

داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہے انشاء اللہ تعالیٰ افاقہ ہو جائیگا بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر نکالنا جن کا انسان سے مراد ہو تو اس کے گوش راست میں سات بار اذان کہے اور سورہ فاتحہ اور معوذتین و آیۃ الکرسی والسماء والطارق اور آخر سورہ حشر و سورہ صافات تمام و کمال پڑھے وہ آگ میں جل جائیگا۔

جن کو آگ میں جلانا

برائی جراح وعرق النسا وغیرہ

شرجی نے عزائم دفع جراح وعرق النسا و دامبیل وثلول وسلعہ و درم زیر گوش وعرق مدینے و وجع کے آیات وغیرہ سے لکھے ہیں چونکہ یہ آفات قلیل ہیں۔ اسلیئے وقت ضرورت کے مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیئے بعض علماء نے کہا ہے موضع وجع پر ہاتھ رکھکر سورہ فاتحہ پڑھے۔ اور سات بار کہے اَللّٰھُمَّ اَذْهِبْ عَنِّيْ سُوْءَ مَا اَجِدُ شفا ہوگی۔ وَتَمَّ بِحَمْدِهٖ وَعَوْنِهٖ اللّٰهُ تَعَالٰى

برائی شفائے مریض

آیات شفا اس باب میں مجرب ہیں۔ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کا لڑکا بیمار تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے خواب میں فرمایا اَیْنَ اَنْتَ مِنْ اٰيَاتِ الشِّفَاءِ انہوں نے جاگ کر تتبع قرآن پاک کا کیا چھ آیتیں پائیں۔ وَهِيَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ۔ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ اَلَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ بعض علماء نے کہا ہے۔ هِيَ شِفَاءٌ لِّكُلِّ دَاءٍ تُكْتَبُ وَتُمْحٰى وَتُشْرَبُ انتہی قول جمیل میں کہا ہے سیف اٰيَاتٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰى بِاٰيَاتِ الشِّفَاءِ وَيَكْتُبُهَا لِلْمَرِيْضِ فِيْ اِنَاءٍ وَّيَمْحُوْهَا بِالْمَاءِ وَيَسْقِيْهَا [illegible] اس کے بعد آیات لکھی ہے۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ اور بعض آیت یہ لکھی ہے وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ یعنے استعمال ان آیات کا امراض میں کیا مجرب وصحیح پایا والحمد

قول جمیل میں مذکور آیات شفاء

آیات شفاء

لنگڑی، پسوڑی، عرق النساء کیلئے

حضرت علی مرتضیٰ سنکتے ہیں۔ جو شخص چاہیے کہ وہ جمیع اوجاع و اسقام سے عافیت میں رہے وہ اس آیت کو لکھے لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ تا آخر سورت اور اس آیت کو مکرر کرے فَلَوْ الْاٰيَةَ پھر انکو باندھے اللہ تعالیٰ اسکو ہر درد سے عافیت دیگا

حضرت علی مرتضیٰ کا طریق عمل

برائی حافظہ المقال

دو شنبہ ایک رقعے میں بخط رفیع یہ آیت لکھکر نہار منہ نگل جائے اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ دوسرے شنبہ کو یہ آیت

مجنون کے حافظہ کیلئے

۶۱

اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ تیسرے یکشنبہ کو یہ آیت اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ چوتھے یکشنبہ کو آیت المعی کھیعص پانچویں یکشنبہ کو یس حمعسق چھٹے یکشنبہ کو طسم طس المر المص کہیعص ق ن اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ساتویں یکشنبہ تک لگا تار جبکہ قمر منازل سعیدہ میں ہو اسیطرح لکھکر ریق پر چاٹ جایا کرے۔ حفظ و فہم بعید ظاہر ہوگا۔ اسکو مجرب کہا ہے

برائے قضائے حوائج ایک موضع خالی و طاہر میں طہارت پر بقصد ہو کر دو رکعت نماز پڑھے فاتحہ و آخر سورۂ آل عمران و آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص و انا انزلناہ پڑھے پھر کہے یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا فَرْدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ اس کو دس بار کہے پھر جو دعا چاہے وہ مانگے اللہ کے اذن سے وہ حاجت پوری ہوگی کوئی سی بھی حاجت کیوں نہ ہو شرحی کہتے ہیں۔ هُوَ مِمَّا جَرَّبَہٗ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ الصَّالِحِیْنَ وَ هُوَ سَیِّدِیْ الْفَقِیْہُ اَحْمَدُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ عُجَیْلٍ نَفَعَ اللّٰہُ بِہٖ

برائے مس ضرر و اذی بعض علماء نے کہا ہے جس کسیکو ضرر و اذی لگے وہ یہ لکھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ الْعَاصِی الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِہٖ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اِلَی الْمَلِکِ الْکَبِیْرِ الْجَبَّارِ الْقَهَّارِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَمَا تَشَاءُ وَالْحَقُّ شَرَّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ پھر ایک سنگریزہ پاک نیکر اسپر اس مکتوب کو لپیٹ کر خود کسی نہر جاری یا چاہ طاہر میں پھینکدے تین بار اسی طرح کرے۔ اسکی مراد حاصل ہوجاویگی انشاء اللہ تعالے یہ جب ہے کہ موذی و مضر ایک شخص ہو اور اگر ایک جماعت ہو تو ان سبکا نام لکھے

برائے حفظ جمیع مال از جن و انس و حشرات پانچ آیتیں ہیں کہ مصحف جل گیا تھا۔ اور وہ نہ جلیں ان کو لکھکر اگر اسوال میں رکھے تو محفوظ رہیں۔ اور اگر طعام میں رکھے۔ تو اس میں گھن نہ لگے۔ اور اگر سفر میں ہمراہ ہوں۔ تو بر و بحر میں سلامت رہے۔ یہ اذکار صباح و مساء میں سے ہیں۔ بلکہ اگر وفات حاضر ہو تو مدت اسکو تا عود سبوئی ولی تاخیر کرے۔ اَلٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ شَهِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰہِ

[illegible footnotes]

حاجت کا پورا ہونا

الطبی دردوں سے نجات

مال و جان کی حفاظت ہر طرح کے نقصان سے

٦٤

اٰیَاتِ الْحِرْزِ وَیُقَالُ اِنَّ فِیْھَا شِفَاءٌ مِّنْ مَّا ئَۃِ دَاءٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ تُقْرَأُ اِنَّمَا عَلٰی کُفْرٍ اَقْفَلَا عَلٰی شَیْخٍ لَنَا قَدْ اَفْلَجَ فَاَذْھَبَ اللّٰہُ عَنْہُ ذَالِکَ میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے کہ جب وہ سحر نکالا گیا۔ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا تھا۔ تو اس کے اندر ایک تاگا نکلا جس میں گیارہ گرہیں تھیں اسی سحر کے سبب سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزول معوذتین کا ہوا تھا۔ یہ دونوں گیارہ آیتیں ہیں۔ ہر آیت نے ہر ایک عقدی کو حل کر دیا۔ ان کی تاثیر دفع سحر میں گویا منصوص سنت صحیحہ ہے وللہ الحمد

برائے عطف ووجاہت

اس آیت شریفہ کی یہ خاصیت ہے کہ دل معرضین کے اس شخص پر مہربان ہوجاتے ہیں۔ اور کید کا ئدین سے نفع ہوتا ہے رشتہ چھو کو نصف نیل میں اسکو لکھے اور تیس بار پڑھے اور ہر بار کے بعد اللّٰھُمَّ اعْطِفْ قَلْبَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ عَلٰی فُلَانَۃَ کہے اور معمول کے عضد ایمن پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ مقصود حاصل ہوگا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اس جگہ شرجی نے ایک عزیمت بدوح لکھی ہے اور وہ اکثر عمال میں مروج ہے لکن مجھکو اس نام میں تردد ہے کوئی اسکو اللہ تعالیٰ کا نام بتاتا ہے۔ اور کوئی شیطان کا چنانچہ سید محمد بن اسمٰعیل امیر یمانی رحمہ نے اس وفق سے منع کیا ہے اور یہ نام اللہ پاک کے اسماء حسنی میں نہیں آیا اور نہ حدیث شریف سے ثابت ہوا اسلئے ترک عزیمت ساتھ اسکے اولی ہے اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَقَّافُوْنَ عِنْدَ الشُّبُھَاتِ

ایضا برائی اصطلاح باہم

اس آیت کو بہ قلم فارغ از نداد ملو سے پر لکھے اور جماعت متباغضین کو کہلائے اللہ کے حکم سے سب باہم صلح کر لیں گے۔ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ الاٰیۃ اس کے سوا ایک ترکیب کتابت سورہ فاتحہ کی لکھی ہے جس کا اثر یہ ہے۔ کہ درمیان زوجین وغیرہ اثنین کے موافقت پیدا ہوجائے اور اسکو مجرب صحیح کہا ہے

برائے حلب

سورہ ہل اتٰی مشک و زعفران وگلاب سے تا قولہ بصیرا لکھے معمول کو نور بہم پہونچیگا۔ یہ حلب نہایت مبارک ہے۔

برائی نسل یعنی تسہیل ولادت

اس کو مبارک مجرب نافع کہا ہے فاتحہ تمام لکھکر پھر یہ لکھے۔ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ الاٰیۃ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ الاٰیۃ لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِھِمْ الاٰیَاتُ اَللّٰھُمَّ یَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ یَا مُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْھَا بِلُطْفِکَ وَفَضْلِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥

ا کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شئ وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون

" بوراليقين شرط ہے ورنہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے "

الداء والدواء ۴۶

لَيْدَ رُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا تین بار وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا تین بار إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ تین بار سورہ والضحیٰ والم نشرح تین بار قل ہو اللہ احد تین بار معوذتین تین بار یہ عزیمت نصف تک نہیں پہنچے گی۔ کرمات اس کے سیاہ و سپید و سرخ باہر نکل آئیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ دل حاضر ہو سعد آکر صحت نہ ہو۔ تو اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔ کیونکہ یہ عزیمت مجرب و صحیح ہے۔

برائے نقصان زمین

اگر خوف ہے ظالموں کے یہ چاہیئے کہ زمین وقت پیمائش کے کم نکلے تو چاہیے کاغذ پر چار تین جدا جدا لکھ کر اس زمین کے چار کونوں میں گاڑ دے ایک أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا دوسری يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ تیسری أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا چوتھی۔ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ الآیۃ لیکن یہ چاہئے کہ اس بات کو ایک پارہ جات میں لپیٹ کر دفن کرے۔ پھر جب حاجت پوری ہو جائے۔ تو اسکو نکال لے صیانۃ لکتاب اللہ تعالیٰ من الاہانۃ

ایضاً

اگر ظالموں سے یہ خوف ہو کہ وہ تیری زمین میں جور کرینگے تو پانچ پتھر لیکر ہر ایک پتھر پر سات بار فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ احد اور ایک ایک بار معوذتین اور تمام سورہ یٰس اور سورۃ تبارک تا آخر اور آیۃ الکرسی اور دور خلیف دس بار پڑھ کر ہر ایک پتھر کو ایک رکن میں ارکان زمین سے گاڑ دے اور ہر ایک پتھر کو وسط زمین میں دفن کرے۔ اللہ تعالیٰ انکو شر سے کفایت کریگا۔ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

برائے تکوین ثمرات بساتین

ایک مرد بنی ہاشم نے سورۃ فاتحہ لکھی اور مالک یوم الدین کو سات بار لکھا پھر اسکو پانی سے دھو کر اشجار پر چھڑک دیا۔ ایک سے وہ درخت بیس لائے تھے مقطوع تھے برگ سبز سی ہم لا کر فی الفور پھل دے آئے۔ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

برائے کشف تحمہ

ابو الفضل بکری کہتے ہیں میں ایک ایسی سختی میں گرفتار ہوا جس کے دفع کرنے سے ارباب جاہ عاجز آئے میں نے یہ دو بیتیں لکھ کر سلطنے قبل کے لٹکا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس سختی کو دور کر دیا۔ **بیت** يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفٌ مِنْكَ يَشْمَلُنِي وَقَدْ تَجَدَّدَ بِي مَا أَنْتَ تَعْلَمُهُ فَاصْرِفْهُ عَنِّي كَمَا عَوَّدْتَنِي كَرَمًا فَمَنْ سِوَاكَ لِهَٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهُ شیخ عز الدین بن جماعہ کو افلاج عظیم ہو گیا تھا وہ کہتے تھے۔ میں نے ان ابیات کی تکرار رات دن کرنا شروع کی ایک اثر عظیم پایا۔ اور بالکل اچھا ہو گیا وللہ الحمد

ایضاً

بعض علماء نے کہا ہے یہ ابیات فضل عظیم رکھتے ہیں۔ بعض لوگ ایک امر عظیم میں پڑگئے

تھے ۔اور جان سے تنگ آگئے تھے ۔اور کوئی حیلہ خلاص کا نہ تھا ۔ایک شخص نے جسکو نہ پہچانتے تھے تو یہ ابیات سکھائے ۔اور کہا ان کو مکرر پڑھو اللہ کی طرف سے کشف غم ہوگا ۔چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔

وَكَمْ لِلّٰهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ	يَدِقُّ خَفَاهُ عَنْ فَهْمِ الذَّكِيِّ	وَكَمْ يُسْرٍ أَتَى مِنْ بَعْدِ عُسْرٍ
وَفَرَّجَ كُرْبَةَ الْقَلْبِ الشَّجِيِّ	وَكَمْ أَمْرٍ تُسَاءُ بِهِ صَبَاحًا	وَتَأْتِيكَ الْمَسَرَّةُ فِي الْعَشِيِّ
إِذَا ضَاقَتْ بِكَ الْأَحْوَالُ يَوْمًا	فَثِقْ بِالْوَاحِدِ الْفَرْدِ الْعَلِيِّ	تَشَفَّعْ بِالنَّبِيِّ فَكُلُّ عَبْدٍ
	يُغَاثُ إِذَا تَشَفَّعَ بِالنَّبِيِّ	

شرجی نے ان ابیات کا ایک قصہ لکھا ہے جسمیں ذکر فرج کرب و کشف غم ہے یہ ابیات مشتمل ہیں تو کل باللہ اور تشفع بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ان کی تاثیر میں کون شک کرسکتا ہے تشفع برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہی ہے کہ اول و آخر ان ابیات کے درود شریف پڑھے۔ **ف** امام بونی نے تو لطیفے لکھے ہیں ۔ان میں طریقہ استعمال اسماء حسنی کا واسطے مطالب متفرقہ کے ذکر کیا ہے ازانجملہ واسطے دفع وسواس واہمہ کے یہ لکھا ہے کہ وقت سحر کے یہ آٹھ نام پڑھے ۔اَلْمَلِكُ الْحَقُّ الْعَظِيمُ الْمُغْنِي الْمُتَعَالِ ذُو الْجَلَالِ الْمُهَيْمِنُ الْكَبِيرُ پھر کہا ہے ۔ لِمَا فِيهَا الْعَظَمَةُ وَهِيَ مِنَ الْاِسْمِ الْاَعْظَمِ الْمَخْزُوْنِ ان کے پڑھنے سے علاوہ نفع مذکور عظمت و ہیبت بھی حاصل ہوتی ہے پھر کہا ہے كُلُّ لَطِيفَةٍ مِنْهَا سَرِيعَةُ التَّاثِيرِ مُنْجِحَةٌ لِلْمَطْلُوبِ قَرِيبَةُ الْاِجَابَةِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی تعبیر لطائف کتاب الفوائد میں مذکور ہیں ۔

حدیث قلنسوہ یہ ایک ٹوپی تھی ۔پاس نجاشی کے جس بیمار کے سر پر رکھ دی جاتی وہ اچھا ہو جاتا اُس کے بارہ میں امام غزالی رحمہ نے ایک حدیث ابوہریرہؓ سے طول طویل کتاب خواص القرآن میں نقل کی ہے ۔اسمیں بسم اللہ وغیرہ الفاظ قرآن لکھے تھے ۔لیکن اسلئے کہ حال اسکی سند کا معلوم نہیں ہے اس جگہ حدیث مذکور نقل نہیں کی گئی ہاں عمر بن خطابؓ نے پوری لکھ کر ایک کلاہ میں سی کر قیصر روم کو بھیجی تھی ۔اس کو مرض درد سر کا رہتا تھا ۔ وہ جب اس ٹوپی کو اپنے سر پر رکھتا تو درد جاتا رہتا پھر اس نے حقیقت امر پر مطلع ہو کر کہا ما اکرم هذا الدين وأعزه فحيث شفاني الله بآية منه پھر وہ مسلمان ہو گیا اور اچھا مسلمان ہوا اسکا ذکر ذیل فضل بسملہ گذر چکا ہے ۔

کلمات العزۃ ان کو دفع جمیع آفات میں اثر تمام ہے ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ شرجی کہتے

"وساوس بے جا کا خاتمہ"

الداء والدواء ۹۸

ہیں۔ مَنْ دَاوَمَ عَلٰی ذٰلِکَ یَرٰی عَجَبًا مِّنَ الْعِبْرَۃِ وَالْقَبُوْلِیَّۃِ۔

برائے وسوسہ نماز و وضو و خواب پریشان کردہ

کاغذ یا مرمر کے برتن میں اس آیت کو لکھ تین دن تک لگاتار پیا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ یہ علل زائل ہو جائیگا۔ وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَمِیْثَاقَہُ الَّذِیْ وَاثَقَکُمْ بِہٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ واسطے دفع خواب پریشان کے شاہ عبدالعزیز دہلوی نے فرمایا ہے۔ وقت نوم معوذتین و آیۃ الکرسی یک بار خواندہ بر سینہ ورُوئے خود دم باید کرد و اگر از ین ہم دفع نشود اسمائے شیاطین سہ بار خواندہ و بر اعضائے بدن خود دم باید کرد و بعد ازاں وقت خواب این دعا بالفواند۔ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَخْطٰی مِنْ نَوْمِیْ بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ انتہیٰ میں کہتا ہوں۔ دعا ماثور جو اس کام کے لئے حصن حصین میں آئی ہے اس کو پڑھنا اور زیادہ بہتر ہے ۔

برائے وعید قتل

ابن الکلبی کہتے ہیں۔ ایک شخص نے ایک شخص سے کہا میں تجھ کو قتل کرونگا۔ وہ ڈر گیا اس نے یہ ذکر ایک عالم سے کیا۔ تو گھر سے باہر نکلنے کے پہلے سورہ یٰس پڑھ لیا کر وہ ایسا ہی کرتا تھا جب اس کو ملتا تو نہ دیکھتا اسی طرح کریمہ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ایک تختہ میں لکھ کر زیر نگین انگشتری رکھ کر طہارت پر پہنکر جس ذی سلطان کے سامنے جائیگا جو کہ اس کو ڈرتا ہے۔ تو اللہ اسکو اس کے شر سے محفوظ رکھیگا اور سوائے خیر کے اور کچھ اس سے باذن خدا نہ دیکھیگا ۔

برائے مسلمان شدن

ایک مشرک نے ایک مسلمان سے کہا تھا۔ تمہاری کتاب میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جو میرے جی کی بات کو بدل دے شاید میں مسلمان ہو جاؤں کہا ہاں سورہ الم نشرح لکھ کر اسکو پلائی اس کے دل کا شرک دور ہو گیا اور اسلام لے آیا ۔

برائے عسر بول

ایک شخص کو اصفہان میں پیشاب نہ ہوتا تھا اس نے یہ آیت لکھکر پانی میں گھول کر پی لی بول کو اسپر آسان کر دیا اور پتھری نکل گئی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَکَانَتْ ھَبَآءً مُّنْۢبَثًّا وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً اسی طرح آیت وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَھُمْ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰہِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ لکھ کر پانی میں پینا دافع عسر بول و مثانہ ہے۔ اسی طرح سورہ کوثر اس کیلئے نفع کرتی ہے

"دوران وضوء وسوسے سے نجات"

"پریشان کن خوابوں سے نجات"

"جان کی حفاظت"

"شر والی سے محفوظ"

"کسی کو مسلمان بنانے کیلئے"

"پتھری کا خاتمہ"

"پیشاب کی بیماری سے نجات"

"سلسل بول سے نجات"

۶۹

برائے سلسل البول اس آیت کو لکھ کر باندھے قِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ٥ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ٥ یہ مرض زائل ہوجائیگا۔

ختم قرآن کریم برائے قضاء حوائج وطریق تلاوت بعض علماء نے کہا ہے کہ قرآن شریف کا ختم کرنا واسطے کاربراری کے مجرب ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ لیکن اگر اس ترتیب سے پڑھے تو بہتر ہے۔ اجابت میں اسرع التاثیر ہوگا۔ یعنے دن جمعے کے اول بقرہ سے تا آخر مائدہ پڑھے۔ سنیچر کو انعام سے آخر توبہ تک اتوار کو یونس سے آخر مریم تک پیر کو طہ سے آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سے سورہ ص تک بدھ کو زمر سے آخر سورہ رحمٰن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پھر وقت ختم کے سجدہ کرے۔ اور اللہ تعالےٰ سے اپنی حاجت مانگے۔ وہ پوری ہوگی۔ شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے بھی چار باب میں اسی ترتیب کو اختیار کیا ہے اور کہا ہے تمام خواندن قرآن در ہفت روز بدین ترتیب اسرع در اجابت است انتہی **ف** میں کہتا ہوں یہ جتنے اعمال اہل علم وولایت نے واسطے دفع آلام وآفات وامراض وغیرہ کے آیات کتاب اللہ سے نکالے ہیں۔ انکے مجرب ہونے میں کچھ تفاوت نہیں ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک کو شفاء ورحمت فرمایا ہے سو ہر جملہ اسکا واسطے بیماری دل وتن وہر بلائے ظاہر وباطن کے شافی کافی صافی وافی ہے قال تعالےٰ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لیکن اہل علم وولایت نے یہ کیا ہے کہ مناسب ہر حال انسان کے ایک آیت یا چند آیات تتبع کر کر طریقہ ان کے استعمال کا کتابةً وشرباً یا تلاوةً بتعیین اوقات یا وظیفہ ٹھہرا دیا ہے۔ اسمین کوئی حرج وقبح نہین ہے کیونکہ مناسبت حال کو ساتھ قول کے ایک علاقہ قوی ہوتا ہے۔ پھر جس شخص کو یہ اعمال اثر نہ کریں تو وہ یقین کرے۔ کہ اسکا ایمان ضعیف ہے اگر وہ موحد قوی الاسلام ہوتا تو اثر نہ ہوتا۔ کیا معنے پھر جو شخص کہ سارے قرآن کو پڑھتا رہتا ہے یا اسکا ختم واسطے کسی حاجت اہم کے کرتا ہے تو اس کے قضاء حاجت میں کیا شک ہے۔ بلکہ تالی قرآن علے الدوام اگر بہ نیت جملہ مقاصد ومطالب دارین تلاوت قرآن کی کرے اور یہ اعمال متفرقہ بجا نہ لائے تو امید ہے۔ کہ وہ کبھی بھی کسی آفت وبلا میں مبتلا نہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ اسکو سائلین حاجات وداعین مرادات سے بڑھ کر بے مانگے دیگا۔ جسطرح کہ یہ مضمون حدیث شریف میں آچکا ہے۔ ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہیں۔ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّآئِلِيْنَ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ شوکانی نے کہا ہے،

۷۰

فِي الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمُشْتَغِلَ بِالْقُرْاٰنِ تِلَاوَةً وَتَفَكُّرًا يُجَازِيْهِ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِاَفْضَلِ جَزَآءٍ وَيُثِيْبُهٗ بِاَعْظَمِ اِثَابَةٍ انتہی ثعالبی کہتے ہیں ؎ وَمَنْ شَغَلَ الْقُرْاٰنُ عَنْهُ لِسَانَهٗ يَنَلْ اَجْرَ كُلِّ الذَّاكِرِيْنَ مُكَمَّلًا × اور حدیث ابن مسعود میں رفعًا ہر حرف پر دس نیکیاں اجر ملنا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَهٰذَا اَجْرٌ عَظِيْمٌ وَثَوَابٌ كَبِيْرٌ اور حدیث عائشہ میں رفعًا آیا ہے۔ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهٗ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ فَلَهٗ اَجْرَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، شوکانی کہتے ہیں۔ اَلتَّتَعْتُعُ هُوَ التَّرَدُّدُ فِيْ قِرَآءَتِهٖ لِضَعْفِ حِفْظِهٖ اَوْ لِثِقْلِ لِسَانِهٖ فِي التِّلَاوَةِ وَاَمَّا الْمَاهِرُ فَاَجْرُهٗ عَظِيْمٌ صَارَ بِهٖ مَعَ الْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَذٰلِكَ اَجْرٌ لَا يُشْبِهُهٗ اَجْرٌ وَرُتْبَةٌ لَا تُمَاثِلُهَا رُتْبَةٌ انتہی **ف** اسرار عجیبہ و فوائد کثیرہ قرآن کریم بے حد و حساب ہیں۔ اور فضائل عظیمہ اس کے غیر متناہی خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا اور فرمایا۔ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اور پھر اس کی صفت میں یہ ارشاد کیا ہے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا پھر یہ کہا ہے۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا شیخ محمد بن علی افندی نے خزینۃ الاسرار میں ذکر کیا ہے کہ جمیع سور قرآن ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ باجماع علماء متقدمین اور اگر انفال و برات کو ایک سورت کہیں تو پھر ایک سو تیرہ سورتیں ہوتی ہیں۔ ان سب میں افضل و اعظم سورہ فاتحہ و سورہ اخلاص ہے باقی رہے آیات قرآن عظیم سو وہ سب چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں۔ قول مشہور پر ان میں سب سے زیادہ اعظم و افضل و اشرف و اکرم آیۃ الکرسی ہے پھر یہ کہا ہے۔ كَذَا اِنِّيْ رَاَيْتُ كَثِيْرًا مِّنَ الْاِخْوَانِ فِيْ دِيَارِ الْعَرَبِ وَالرُّوْمِ قَدْ تَرَكُوْا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ وَاَكَبُّوْا عَلٰى قِرَاءَةِ تَرْتِيْبَاتِ الْمَشَائِخِ فَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ اخْتَارُوا الْعَقِيْقَ عَنِ الْيَوَاقِيْتِ وَبِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ اِنَّ الْقُرْاٰنَ لَغَرِيْبٌ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ وَمَا وَقَعَ عَلٰى تِلْكَ التَّرْتِيْبَاتِ حَدِيْثٌ ظَاهِرٌ فِيْ بَيَانِ فَضَائِلِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَقَعَ عَلَيْهَا الْاِجْمَاعُ وَالْمَنَامُ لَيْسَ بِحُجَّةٍ وَّدَلِيْلٍ عَلَيْهِ وَعَلٰى غَيْرِهٖ بَلْ هُوَ لَا يُثَابُ عَلٰى قِرَاءَةِ تِلْكَ التَّرْتِيْبَاتِ اِذْ لَمْ يَعْرِفْ مَعَانِيْهَا كَمَا قَالَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ رح اَمَّا الثَّوَابُ عَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فَهُوَ حَاصِلٌ لِّمَنْ

۱۱

كهم ولئن لم يفهموا بالكلية التعبد بلفظه يحوزه في غيره من الاذكار والادعية
لا يثاب عليها الا من يفهمه ولو بوجه ما عليه اكثر العلماء وقيل فيه نظر
علينا ان نتخذ وردا من الافضل والاعظم والاشرف كقراءة القرآن انتهى
امام دینوری کشف الکنوز میں فرماتے ہیں۔ انظروا ايها الاكياس وتفكروا ايها الناس
الى كثرة الاوراد والاذكار التي يشتغلون بها في هذا الزمان من ترتيبات
المشائخ اذا هو طلعة يقراءة القرآن يتعلل بان وقتي لا يفصل من وردي
ما انتم لها ونتيجتها في الفضائل على فضائل القرآن ولو كانت تلك الترتيبات
موجودة في زمن النبوة او في عصر الخلافة لاحرقوها او غرقوها الا انها
حدثت في قلوب الذين لم يعرفوا فضائل القرآن وخواصه وحسنه ومنفعته
من تلاوة القرآن انتہی میں کہتا ہوں یہ آیت شریف اسی معنا کی طرف بدلالۃ النص اشارہ
کرتی ہے اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً
وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ کسی نے شبلی رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مجھے کچھ وصیت کرو فرمایا۔
عليك بكلام الله ودع ما سواه وكن معه ثم ذرهم في خوضهم يلعبون بعض
اہل باطن نے فرمایا ہے لا يكون المريد مريدا حتى يجد في القرآن كل ما يريد و
يعرف منه النقصان من المزيد ويستغني بكلام المولى عن كلام العبيد
بعض مشائخ نے کہا ہے لا تجعل وردك غير ما ورد في الكتاب والسنة ولكن من
علماء الادباء الا تكتب فينبغي تجمع بين الذكر والتلاوة فقد يحصل لك بجمع
الى ما الذاكر فيما ترك الكتاب والسنة مرتبة يطلبها الانسان من خير
الدنيا والآخرة الا وقد ذكرها فمن وضع من الفقراء وردا من غير الوارد
بالسنة فقد اساء الادب مع الله ورسوله بعض اولیاء نے فرمایا ہے من
ترك الادب على البساط رد الى الباب ومن اساء الادب على الباب رد الى
سبيل الدواب الغرض بڑی شرم بلکہ ضعف ایمان وغربت اسلام وفقدان احسان کی
بات ہے کہ دنیا میں روئے زمین پر قرآن کریم اندر مصاحف وصدور کے موجود و محفوظ ہو اور
سنت مطہرہ اور کتب سنن میں ماثور و مرقوم ہوں اور پھر باوجود دعوائے اسلام و ایمان
انسان ان اذکار کو اختیار نہ کرے۔ اور تلاوت قرآن پر مدیم نہ ہو۔ اور فقراء و
مشائخ و اولیاء کے دعوات و اذکار ساختہ و پرداختہ پر جھک پڑے احسان میں معتقد
ان کا ہو اس سے بڑھ کر اور کیا شقاوت ہو گی ہاں جو اعمال صالحات و عزائم کرام

"اوراد و اذکار قرآنیہ"

"حضرت شبلی کی وصیت"

"مشائخ کا قول"

"اذکار و اوراد غیر مسنونہ کرنے والے قابل ترمیم ہیں"

"فقراء و علماء و مشائخ و اولیاء کے دعوات و اذکار"

"اہل علم و صلاح کے بتائے ہوئے اعمال و عزائم عین اتباع کتاب و سنت ہے"

۶۲

آیات عظمات و سنن مطہرات سے اہل علم و صلاح نے واسطے قضائے حاجات و کشف کربات و استجابت دعوات کے بتائے ہیں ان کا استعمال کرنا عین اتباع کتاب و سنت ہے ملا علی قاری حنفی نے دیباچہ کتاب حزب الاعظم میں لکھا ہے۔ لَمَّا رَأَيْتُ بَعْضَ الْمَشَايِخِ يَتَعَلَّقُوْنَ بِأَوْرَادِ الْمَشَايِخِ الْمُعْتَبَرِيْنَ وَبِأَحْزَابِ الْعُلَمَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ حَتّٰى رَأَيْتُ بَعْضَهُمْ تَعَلَّقُوْا بِالدُّعَاءِ السَّيْفِيِّ وَالْأَرْبَعِيْنَ الْإِدْرِيْسِيِّ وَوَجَدْتُ بَعْضَ الْعَوَامِّ يَتَقَيَّدُ بِقِرَاءَةِ دُعَاءٍ نَحْوَ الْقَدَحِ مُخْتَلِّ الْمَبَانِيْ أَنْ أَجْمَعَ الدَّعَوَاتِ الْمَأْثُوْرَةَ فِي الْأَحَادِيْثِ الْمَشْهُوْرَةِ وَسَمَّيْتُهُ الْحِزْبَ الْأَعْظَمَ لِاسْتِنَادِهِ إِلَى الرَّسُوْلِ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِحِفْظِ مَبَانِيْهِ وَالتَّأَمُّلِ فِيْ مَعَانِيْهِ وَالْعَمَلِ بِمَضْمُوْنِ مَا فِيْهِ فَإِنَّهُ شَامِلٌ لِلْمُهِمَّاتِ مَا فِيْ تِلْكَ الْكَلِمَاتِ فَعَلَى السَّالِكِ طَرِيْقَ الْمُتَابَعَةِ النَّبَوِيَّةِ وَزُبْدَةِ الْمَقَامَاتِ الْعَلِيَّةِ الْمَنْسُوْبَةِ إِلَى السَّادَةِ الصُّوْفِيَّةِ فَإِنْ قَدَرْتَ عَلٰى قِرَاءَتِهَا كُلَّ يَوْمٍ بِتَمَامِهَا فَنِعْمَتْ وَإِلَّا فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ وَإِلَّا فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ وَإِلَّا فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ وَإِلَّا فَفِي الْعُمُرِ مَرَّةً أَيْضًا غَنِيْمَةٌ انتہی حاصلہ میں کہتا ہوں کہ یہ کتاب حزب اعظم جمیع اذکار و ادعیہ میں بحذف اسانید و تخاریج کتاب بے مثل و مثال ہے میں نے اسکو بہت بار پڑھا ہے اور اکثر ماہ رمضان میں پڑھا کرتا ہوں وللہ الحمد اس باب میں جتنی کتابیں ہیں ان سب سے مغنی ہے اگر کوئی شخص باخلاص نیت و صدق طویت و حضور دل و جمع خاطر تلاوت قرآن مجید و قرات حزب اعظم پر تمام عمر اکتفا کرے تو اللہ سے امید ہے کہ ساری منجیات کے ساتھ متحلی اور تمام مہلکات سے متخلی ہو کر لائق مغفرت صفو ہو جائے، وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ یہ وظائف و اوراد علما و صوفیہ ان کی کچھ حاجت نہیں ہے۔ الصباح یغنی عن المصباح شاہ محمد عاشق خلیفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور استاد شاہ عبدالعزیز دہلوی نے رسالہ سبیل الرشاد میں دعاء سیفی و اربعین آسمی کو ذکر کیا ہے۔ کچھ حاجت ان کے ذکر کی نہ تھی ہر دل اس بات سے قلق میں ہے حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غالباً اس رسالے میں ان ہی اعمال کو ذکر کیا ہے۔ جو ماخوذ ہیں۔ آیات قرآنی یا حدیث رسالت سے صلی اللہ علیہ وسلم الا ماشاء اللہ تعالیٰ حدیث میں آیا ہے۔ خُذْ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا شِئْتَ لِمَا شِئْتَ شرحی لکھتے ہیں اس میں شک نہیں کہ تلاوت قرآن افضل ہے بہت سے عبادات سے ابن عباس نے کہا ہے۔ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ قَلْبًا وَعَى الْقُرْاٰنَ اور صحابہ پڑھنا قرآن کا مصحف میں

"قرآن کا دیکھ کر پڑھنا سب سے افضل ہے"

"ملا علی قاری حنفی کی کتاب حزب الاعظم"

"حزب الاعظم بے مثال و بے مثل کتاب ہے"

"تلاوت قرآن اور حزب الاعظم کا معمول زندگی بھر [illegible]"

"حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قول"

۷۳

دیکھکر مستحب سمجھتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ اسمیں عبادت نظر زیادہ ہے عثمان رضی اللہ عنہ کبھی نظر کرنا مصحف میں ترک نہ کرتے۔ اور کہتے تھے۔ هٰذَا كِتَابُ رَبِّيْ وَلَا بُدَّ لِلْعَبْدِ إِذَا أَتَاهُ كِتَابُ سَيِّدِهِ أَنْ يَنْظُرَ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ وَيَعْمَلَ بِمَا أَمَرَهُ فِيْهِ وَيَجْتَنِبَ مَا نَهَاهُ امام ابن ابو الضیف کتاب بلغۃ السالک میں فرماتے ہیں يَكْفِيْ مِنَ الْعِبَادَاتِ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَقَوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مُتَسْعِ مَرَّاتٍ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَإِنَّ الْعِبَادَاتِ غَيْرُ هٰذَيْنِ يَشْتَرِطُ فِيْهِ حُضُوْرُ الْقَلْبِ حَيَاءً وَإِنَّ اللّٰهَ يَكْفِيْهِ مَا يُهِمُّهُ السَّاذِجُ كَانَ فِيْهِ أَوْ كَانَ دُنْيَا انتہی شاہ عبدالعزیز دہلوی نے فرمایا ہے کہ آداب تلاوت قرآن تہذیب و استقبال قبلہ حتی الامکان و حروف را بخوبی ادا کردن و در وقت شد و نگہ داشتن و در مقام وقف وقف کردن اینست آداب ظاہری و اما آداب باطنی پس مبتدی را تصور کردن گویا کہ بحضور رب العزت تلاوت می کنم و او تعالیٰ در مقام استماع نشستہ می شنود و منتہی را تصور کردن کہ این کلام را بلا واسطہ از زبان حضرت رب العزت و در صورت ثانی زبان از حضرت رب العزت و گوش از خود تصور نماید باینچنین مقام اشارہ فرمودہ است حضرت جعفر صادق چنانچہ شیخ الشیوخ در عوارف از ایشان نقل کردہ اند إِنِّيْ لَا أَقْرَءُ الْآيَةَ حَتّٰى أَسْمَعَهَا مِنْ قَائِلِهَا بعد عوارف فرمودہ کہ امام جعفر صادق درین وقت بمنزلہ شجرہ موسیٰ می شد۔ إِنِّيْ أَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ می گفت انتہی و جائے دیگر شاہ صاحب فرمودہ اند کہ بعد آنکہ آنحضرت مرتبئی شرف شدہ بیعت شدہ بودم فرمودند کہ در زمان ملیحہ صحابہ کرام برائے وصول الی اللہ سہ طریق مسلوک بودند دو طریق از ان موقوف شدہ یعنے صلوٰۃ و تلاوت قرآن سوم کہ ذکر است باقی و در آن طریق نیز تفاوت بسیار راہ یافتہ بعد ازان طریق صلوٰۃ و تلاوت قرآن فرمودہ طریق صلوٰۃ آنکہ بطور شغل ادا کردہ شود و طور تلاوت برائے مبتدی اینست کہ خود را قاری و حق را مستمع تصور نماید کہ بحضرت رب العالمین قرآن مے خوانم چنانچہ شاگرد بحضور استاد میخواند و برائے منتہی اینست کہ حق را قاری و خود را مستمع قرائت و زبان خود را نائب تصور کند و گوش را مستمع گویا حضرت حق بزبان من کلام مے کند و من مے شنوم و یقین است کہ درین تصور بسبب غلبہ محبت مانند عاشق صادق را در وقت استماع کلام محبوب بالمشافہہ رسید بحاصل خواہد گردید و گرہ کشائے معاملہ خواہد شد واللہ المغنی انتہی

برائے حرز حجاب

امام ابن ابی الضیف کہتے ہیں۔ یہ وہ حرز و حجاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن احزاب کے پڑھا تھا۔ اللہ نے ان کو شر کفار سے کفایت کی وہ وہ اپنے غیظ میں پھر کر چلے گئے۔ اور امام شافعی نے وقت دخول کے ہارون رشید پر پڑھا تھا۔ اللہ نے ان کو شر ہارون سے بچا لیا۔ اسکو مالک نے نافع سے نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے

"امام شافعی کا مجرب عمل" ؎

"نقصان اور دشمن کی نظر سے حفاظت کا تعویذ"

۷۴

روایت کیا ہے کہ حضرت نے دن اعراب کے کہا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ پھر کہا وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ بِهٖ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ وَهِيَ وَدِيْعَةٌ عِنْدَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ قُدْسِكَ وَعَظِيْمِ رُكْنِكَ وَعَظَمَةِ طَهَارَتِكَ مِنْ كُلِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ غِيَاثِيْ بِكَ اَسْتَغِيْثُ وَاَنْتَ مَلَاذِيْ بِكَ اَلُوْذُ وَاَنْتَ عِيَاذِيْ بِكَ اَعُوْذُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَهٗ اَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كَشْفِ سِتْرِكَ وَنِسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْاِنْصِرَافِ عَنْ شُكْرِكَ اَنَا فِيْ حِرْزِكَ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَنَوْمِيْ وَقَرَارِيْ وَظَعْنِيْ وَاَسْفَارِيْ وَحَيَاتِيْ وَمَمَاتِيْ ذِكْرُكَ شِعَارِيْ وَثَنَاؤُكَ دِثَارِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ تَشْرِيْفًا لِعَظَمَتِكَ وَتَكْرِيْمًا لِسُبُحَاتِ وَجْهِكَ اَجِرْنِيْ مِنْ خِزْيِكَ وَاضْرِبْ سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَجُدْ عَلَيَّ بِخَيْرٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

اسماء اللہ الحسنیٰ

شرح میں کہتے ہیں قاضی مجد الدین شیرازی نے اپنی سند سے ایک حدیث متصل تا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کی ہے۔ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اس کی سند میں عمارہ بن زید بن مالک پیران کا قصہ بابت تلاش اسماء مذکورہ بہم پہنچانا ان کا بذریعہ ایک شخص آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سو قرآن سے متفرق طور پر مع اسماء موصوف بحوالہ ہر ایک سورت کے ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد کہا ہے۔ قَالَ عُمَارَةُ فَدَعَوْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ غَيْرَ مَرَّةٍ فَرَاَيْتُ بِهَا تَرْتِيْبَةَ الْاِجَابَةِ وَكَتَبَهَا عَنِّيْ جَمَاعَةٌ فَكُلُّهُمْ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اِجَابَتَهَا سَرِيْعَةٌ قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَقَدْ دَعَوْتُ بِهَا مِرَارًا الْكَثِيْرَةَ عَلٰى مُهِمَّاتٍ خِفْتُ عَلٰى نَفْسِيْ مِنْهَا الْهَلَكَةَ فَخَلَّصَنِيَ اللّٰهُ مِنْهَا وَلِلّٰهِ الْمِنَّةُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ انتہی کلام الشرح میں کہتا ہوں۔ حدیث مذکور اس لفظ سے اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بخاری و مسلم میں آئی ہے اور اس کو ابن خزیمہ و ابو عوانہ و ابن جریر و ابن ابی حاتم و طبرانی و ابن مندہ و ابن مردویہ و ابو نعیم و بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔ ایک طریق ابن مردویہ و ابو نعیم میں یوں زیادہ ہیں۔ مَنْ دَعَا بِهَا اسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهٗ اور بخاری کا لفظ یہ ہے۔ لَا يَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ یہ لفظ مفسر لفظ احصاہا ہے۔ یعنی احصاء سے مراد حفظ ہے کذا قال الاکثرون بعض نے کہا ہے مراد احصاء سے پڑھنا ایک ایک کلمہ کا علیحدہ علیحدہ ہو کر یا ان کو شمار کرنا ہے یا مراد علم و تدبر ہے ان کے معانی میں اور اطلاع حاصل

"اسمائے حسنیٰ، فضائل و خواص"

۵۸

کرنا ہے ان کے حقائق پر، اتمام یعنی اسماء وعمل بموجب اقتضاء معانی لیکن شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تعیین اسماء ناجر ہے اور مطابق معنے لغوی ہے۔ خود دوسری روایت نے تعیین اس کی ساتھ حفظ کے کر دی

وَهٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ وَرَدَ مِنْ طُرُقٍ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ خَارِجَ الصَّحِيْحَيْنِ وَالْحُجَّةُ بِمَا فِيْهِمَا عَلَى الْقَوْلِ بِوُجُوْبِ الْأَيِمَّةِ انتہی یہ اسماء روایت ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آئے ہیں۔ اور ابن حبان نے بھی ان کو روایت کیا ہے۔ سوا اس ایک روایت کے جیسیں جوزجانی نیز کسی اور روایت میں یہ نام نہیں آئے۔ ترمذی نے اسکو حدیث غریب کہا ہے اور نووی نے اذکار میں حسن بتایا ہے۔ اور حاکم وابن حبان نے صحیح بتایا ہے ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ وَالَّذِيْ عَوَّلَ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ اَنَّ سَرْدَ الْاَسْمَاءِ مُدْرَجٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ جَمَعُوْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ انتہی شوکانی کہتے ہیں۔ وَلَا يَخْفَاكَ اَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ قَدْ صَحَّحَهُ اِمَامَانِ وَحَسَّنَهُ اِمَامٌ فَالْقَوْلُ بِاَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ جَمَعُوْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ غَيْرُ سَدِيْدٍ وَمُجَرَّدُ بُلُوْغِ وَاحِدٍ اَنَّهُ وَقَعَ ذٰلِكَ لَا يَنْتَهِضُ لِمُعَارَضَةِ الرِّوَايَةِ وَلَا تُدْفَعُ الْاَحَادِيْثُ بِمِثْلِهٖ انتہی الغرض یہ اسماء جیسے حصن حصین وعدہ واذکار ونزل الابرار وحزب اعظم وسلاح المومن وفرند وغیرہ کتب میں مذکور ہے اور ان کے معانی تحفۃ الذاکرین میں شوکانی نے اور میں نے کتاب نزل الابرار میں اور کتاب الجوائز والصلات میں اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات میں لکھے ہیں۔ اور اہل علم نے کتب مستقل بیان میں ان کے معانی کے تالیف کی ہیں۔ والحمد بہرحال ان کا ورد زبان پر یاد رکھنا اور ان کے ساتھ سوال حاجت ودعا الٰہی سے کرنا تریاق مجرب ہے۔

برائی کفایت اہوال دنیا وآخرت	شرعی کہتے ہیں۔ جو کوئی اس دعا کی قراءت بعد سوئن کے ہمیشگی کریگا۔ اللہ اس کو ہول دنیا وآخرت سے کافی ہوگا

اَعْدَدْتُ لِكُلِّ هَوْلٍ اَلْقَاهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِكُلِّ هَمٍّ وَّغَمٍّ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلِكُلِّ نِعْمَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِكُلِّ رَخَاءٍ وَّشِدَّةٍ اَلشُّكْرُ لِلّٰهِ وَلِكُلِّ اُعْجُوْبَةٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلِكُلِّ ذَنْبٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلِكُلِّ ضِيْقٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَلِكُلِّ مُصِيْبَةٍ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَلِكُلِّ قَضَاءٍ وَّقَدَرٍ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلِكُلِّ طَاعَةٍ وَّمَعْصِيَةٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

برائے ہر حاجت ومطلب	تفسیر فتح العزیز میں کہا ہے کہ ہر کرا حاجتے باشد می باید کہ فاتحۃ الکتاب بخواند۔ وبعد از ختم حاجت بخواہد کہ انشاء اللہ تعالیٰ آں حاجت بر آید
برائے درد گردہ	شخصے نزد شعبی آمد وشکایت درد گردہ کرد شعبی گفت تر الازم است کہ اساس

اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دعا کرنا قبولیت میں مجرب ہے

دنیا و آخرت کی پریشانیوں کے لیے مجرب عمل

ہر قسم کی حاجت و مطلب برآری کے لیے

گردہ کے تمام امراض میں شافی عمل

"سورہ فاتحہ قرآن کی بنیاد" ۴۹ "جب آپ ہر عمل سے مایوس ہو جائیں"

القرآن بخوانی در جائے دو دم کنی او گفت کہ اساس القرآن چیست گفت فاتحۃ الکتاب در فتح العزیز گفتہ کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ست برائے ہر مطلب کہ توان خواند و این را دو طریق ست اول آنکہ مابین سنت فجر و نماز فرض باتصال میم بسم اللہ بلام الحمد اللہ چہل و یک روز تا چہل روز بخوانند ہر مطلبے کہ باشد حاصل گردد اگر شفا مریض یا کشادہ شدن مسحور منظور باشد بر آب دم کردہ آن مریض و مسحور بنوشاند۔ دوم آنکہ روز یکشنبہ اول ماہ درمیان سنت و فرض فجر بے قید اتصال میم بلام ہفتاد مرتبہ بخوانند۔ بعد آنان ہر روز ہمان مقتدر دہ دہ یا کم کنند یا روز شنبہ ختم شود و اگر در ماہ اول مطلب حاصل شود۔ چنانچہ در ماہ دوم و سوم نیز ہم چنین کنند و نوشتن این سورہ بر کاسہ چینی بر گلاب و مشک و زعفران و شستہ خورانیدن آن برائے شفا مریض زمن اجل روز مجرب ست و برمد دو دندان و درد و سر و درد شکم و دیگر درد و ہفت بار خواندہ دم کردن نیز مجرب ست انتہی

برائے خموشی اعداء

جو شخص اس آیت کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لیگا۔ اس کے دشمن صامت ہو جائیں گے۔ کوئی شخص ذکر اسکا ساتھ برائی کے نہ کریگا۔ باذن اللہ تعالی

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝ يَوْمَئِذٍ لَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا

برائے ثمر بستان

اس آیت کو لکھ کر کسی ساعت جمعہ میں محو کر کے اندر چاہ کے جس سے درختوں کو پانی دیا جاتا ہے ڈالدے اللہ تعالی ان میں برکت دے گا اور نظر جن و انس سے بچائیگا وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً الی قولہ يُؤْمِنُونَ ۝[1]

برائے سرسبزی باغ و کشت

اس آیت کو آب باران بہ اکیس بار پڑھ کر جڑ میں نخل و شجر و زرع کے چھڑک دے برکت کثیر ہمراہ ان الہ کردہ باذن الہی دیکھے گا۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً الآیۃ الی قولہ يَتَذَكَّرُونَ ۝[2]

برائے عمارت خانہ و دکان و زمین و بستان

اس آیت کو ہرن کی جھلی پر ساعت مجسم روز یکشنبہ کو لکھ اور ایک پارچہ پاک لپیٹ پھر گھر کے دروازے کے اوپر یا حانوت یا زمین یا باغ کے وسط کے اوپر دفن کرے۔ عجب طرح کی عمارت و کثرت رزق کو ملاحظہ کریگا۔ اسی طرح اگر اس آیت کو ظرف پاک میں لکھ کر آب باران سے محو کر کے

[1] پارہ ۷ سورت انعام رکوع دوزانہ

[2] در پارہ سیزدہم سورہ ابراہیم رکوع ۴ ۱۲

"

درمیان اشجار و نخل باردار کے چھڑک دے گا برکت کامل و زیادت ظاہر دیکھے گا۔ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ الیٰ قولہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ایضاً برائے امور مذکورہ

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ چار پرچہ کاغذ پر لکھکر ہر چہار گوشہ مکان یا باغ معطل خراب یا حالوت میں دفن کرے برکت وخیرات نمایاں انشاء اللہ تو دیکھیگا۔ اسی طرح اگر اول سورہ کہف کو تا قولہ کذا ظرف طاہر میں لکھکر ہر چہار دیوار کے خانہ پر اس طرح چھڑک دیگا۔ کہ زمین پر پانی نہ گرے تو عمارت منزل و کثرت خیر حسب دلخواہ دیکھیگا۔ شرجی نے اس قسم کی آیات واسطے ان امور کے اور بہت لکھی ہیں۔ اسجگہ تراکیب مختصرہ کا فقط ذکر کیا گیا ہے۔

برائے خطبہ زن وطلب ولایت از سلطان یا امیر یا جلب رزق

جو شخص ان امور کا ارادہ کرے وہ اس آیت کو لکھ باندھ لے اسکی بات قبول ہوگی اور وظیفہ اسکا جاری رہے گا۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ الآیۃ

برائے رکوب دریا

دریا جب جوش وخروش کرے تلاطم امواج ہو تو اس آیت کو لکھکر اس میں ڈال دے وہ بقدرت خدا ساکن ہو جائیگا۔ قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ الآیۃ اسی طرح اگر فَالِقُ الْاِصْبَاحِ کو تا آخر آیت با وضو ہوکر دن جمعہ کے ایک لکڑی پر لکھکر مقدم سفینہ پر لگا دیگا تو وہ ناؤ ڈوبنے سے بچ جائیگی۔ اسی طرح وَقَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ کی یہ خاصیت ہے کہ تختہ ساج پر لکھکر اگر مقدم سفینہ پر لگائے گا۔ تو لجہ بحر میں حرز و حمایہ سایہ سارے آفات سے ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

برائے سکون موج دریا

جب دریا کو ہیجان ہو اور تلاطم امواج دیکھے تو سات پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھکر ایک ایک پرچہ یکے بعد دیگرے طرف مشرق کے دریا میں پھینکدے۔ موج باذن خدا ساکن ہو جائے گی۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ

---

[1] در پارہ سوم سورہ بقرہ رکوع ۲۵۔ [2] در پارہ ۱۳۔ رکوع اول سورہ رعد۔ [3] ذٰلِكَ الْفَضْلُ اللّٰهِ الآیۃ

[4] در پارہ سوم سورہ آل عمران رکوع ۸۔ [5] در پارہ ہفتم سورہ انعام رکوع ۲۔

"دریا میں برکت وصحت کے حصول کا خاص عمل" ۸

بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ○ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ○ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ○ اسی طرح کوئی شخص دریا میں قرأت پاس آیت کی مداومت کریگا۔ تو دریا سے سلامت رہے گا۔ اور تعلب آفات سیل و ہباد سے سالم رہے گا۔ اور مال و ولد میں برکت وسعادت پائیگا۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الی قولہ كَفَّارٌ

برائے دفع خیالات فاسد ان آیات کو شخص متخیل پر تلاوت کرے یا ظرف صوف پار ق لکھکر باندھ دے تخیلات فاسدہ اس سے دور ہو جائیں گے۔ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وقولہ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وقولہ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

برائے خفقان ووحشت قلب سورہ الم نشرح پاک برتن میں لکھکر آب زمزم یا آب باران سے محو کرکے اس پانی کو پی لے اللہ کے اذن سے یہ خلش دور ہو جائیگی۔

برائے استخراج مدفون دفینے اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○ اس آیت کو ایک ظرف جدید طاہر میں لکھکر بارانی سے محو کرکے جس جگہ میں توہم و فین ہو۔ وہاں چھڑک دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسی جگہ واقع ہوگا اور ہاتھ آئیگا۔ اسی طرح اگر کوئی شئے دفن کرکے بھول گیا ہے یا ضائع ہو گئی۔ اور معلوم نہیں کہ کہاں گئی تو جس جگہ پر گمان ہو وہاں دبانی سد لگا دے اور آیت یہ پڑھے۔ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ کاغذ میں لکھکر پانی سے محو کرکے ہر چہار دیوار ہائے خانہ پر چھڑک کر گھر کو ایک رات بند رکھے پھر صبح کو کھول کر اندر جائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ چیز ملجائیگی۔ یا خواب میں اسکو دیکھ لے گا ○

برائے استخراج سحر مدفون گھر میں اگر کسی نے سحر دفن کیا ہو۔ اور اس کی جگہ معلوم نہیں ہو تو سورہ تکویر پڑھے اسکا اس جگہ کا الہام کریگا۔ سحر کو گھر سے نکالے کوئی شئے اسکو ضرر نہ کرے گی ○

برائے حفظ دفینہ اگر دفینہ کرے تو سورۃ والعصر پڑھے وہ ہر آفت سے باذن خدا محفوظ رہیگا

ے در پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم رکوع ۵

"مدفون خزانہ کی حفاظت کیلئے"

" اگلا پچھلا سب اگل دے گی "

برائی اخبار عمل اس آیت کو ایک خرقہ دختر نابالغ پر شب دو شنبہ کو بعد پنجم ساعت شب کے لکھکر سینہ زن پر رکھدے اس نے جو کچھ کیا ہوگا۔ سب کی خبر دیگی یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَ اَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ اگر کبہ فَکَیۡفَ اِذَا جِئۡنَا مِنۡ کُلِّ اُمَّۃٍۭ بِشَہِیۡدٍ وَّ جِئۡنَا بِکَ عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ شَہِیۡدًا ؕ یَوۡمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ عَصَوُا الرَّسُوۡلَ لَوۡ تُسَوّٰی بِہِمُ الۡاَرۡضُ ؕ وَ لَا یَکۡتُمُوۡنَ اللّٰہَ حَدِیۡثًا ٪ ایک لوح ندر یعنی ہدہد سے کف راست میں رکھکر صدرون نائمہ پر رکھدیگا تو جو کچھ اس سے ہوا ہے۔ وہ سب کہہ ڈالے گی اگر اس کا شناخت کرنا چاہیئے۔ تو اس آیت کو نائم پر پڑھے۔ اور اسمیں نام اسکا اور اسکی ماں کا زعفران محلول سے لکھکر اسکو پوست ہدہد سے سیدے اور انسان پر رکھدے تو وہ اپنے صنیع کی خبر دے گا۔

برائی خرید شئے جید کوئی چاہے کہ خربوزہ یا بطیخ خرید کرے۔ اور ہاتھ جید پر پڑے تو اس آیت کو تا عقد بیع پڑھ کر یوں کہے یَامَنۡ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ وَالۡخِیَرَۃُ مِنۡہُ یَادَلِیۡلَ الۡخَیۡرِ یَامُرۡشِدِیۡ یَاھَادِیۡ تو اسکا ہاتھ مقصود پر پڑیگا۔ اسی طرح سارے اشیاء فاکہہ وملبوس وغیرہ کے لئے جسمیں کچھ شبہ ہو۔ اسیطرح کرے آیت یہ ہے اِنَّ الۡبَقَرَ تَشٰبَہَ عَلَیۡنَا ؕ وَ اِنَّاۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ لَمُہۡتَدُوۡنَ ﴿۷۰﴾

برائی تکثیر آب چاہ و نہر چاہ یا نہر میں جب پانی کم ہوجائے۔ تو ایک سفال پر اس آیت کو لکھکر اندر اس کے ڈالدے انشاء اللہ پانی اسکا بڑھ جائیگا۔ ثُمَّ قَسَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ الآیۃ اسی طرح اگر گاؤ یا بکری کا دودھ کم ہوجائے۔ یا بالکل شیر نہ دے۔ تو ایک تانبے کی تختی پر اس آیت کو لکھکر آب پاک سے دھوکر اسکو پلائے دودھ بڑھجائیگا۔ باذن اللہ تعالیٰ

زوال ہم و غم و عشق جسکو کوئی مصیبت پہونچے اور عظیم الحزن ہو یا عشق ضرر دے وہ اس آیت کو قبل طلوع فجر دن یکشنبہ کو ظرف پاک میں لکھکر آب تازہ پر دم کرکے لگاتار تین دن تک اس شخص پر چھڑکے انشاء اللہ تعالیٰ جو حزن یا ہم ہے وَ کَاَیِّنۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَہٗ رِبِّیُّوۡنَ کَثِیۡرٌ الآیۃ

برائی ہوام اس آیت کو ایک طشت میں لکھکر عصارہ زیتون سے دھوکر کے گھر میں چھڑکے کوئی سانپ اژدہا یا خوش باقی نہ رہیگا۔ سب مرجائیں گے۔ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ الآیۃ اور اگر اس کو چار ورق زیتون پر لکھکر چار ارکان بیت میں گاڑ دیگا۔ تو بھی کوئی پشہ باقی نہ رہیگا۔ اسی طرح اگر آیت سَیَجۡزِیۡکُمُ الۡاٰخَرِیۡنَ الخ تانبے کی

" زہریلے جانوروں سے چھٹکارا "

" ھدھد کے خون کا عمل "

" غم اور عشق کے دور ہونے کا "

تختی پر لکھکر عصارہ زیتون سے محو کرکے گھر میں چھڑک دیگا۔ تو کوئی موذی و شیطان و ہوام باقی نہ رہیگا۔ مگر گھر سے نکل جائیگا

برائی تفرقہ اہل معاصی وظلم دن شنبے کے اس آیت کو وقالت الیہود ید اللہ مغلولۃ غلت ایدیہم ولعنوا بما قالوا بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا والقینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ ویسعون فی الارض فسادا واللہ لا یحب المفسدین ہ کو ایک ظرف پاک میں لکھکر ایک برگ حرمل سے محو کرکے جس جگہہ اجتماع اہل عصیان وظلم کا ہوتا ہو وہان چھڑکدے انشاء اللہ تو پھر کبھی وہان جمع نہ ہونگے متفرق ہوجائینگے۔

برائی دروغ ایک سیپی میں قبل طلوع آفتاب اس آیت لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم واللہ غفور رحیم کو لکھکر اور ایسے شہد سے جسکو آگ سے نہ چھوا ہو محو کرکے تین دن تک اس شخص کو چٹائے جو بہت جھوٹ بولتا ہے باذن خدا عزوجل یہ بلا اس سے زائل ہو جائے گی۔

برائی حفظ حاملہ وطفل بسیار گریہ اس آیت کو گلاب و زعفران و مشک سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر کمر زن پر باندھ دے سارے آفات عین و بطن سے وہ حفظ میں رہے گی۔ اور اگر اس کو لکھکر گلے میں طفل کے ڈال دے گا تو ایک حرز عظیم فزع و بکا سے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اذ قالت امرات عمران رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا الآیۃ [۳]

برائی ازالہ عقم اس آیت هنالک دعا زکریا ربہ قال رب هب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء کو مشک و زعفران و گلاب سے ایک ظرف بلوریا زجاج پر کاتب باوضو ہوکر لکھے پھر پانی میں گھولکر مرد عاقر یا زن عاقر کو تین دن تک پلائے اور عضد مرد و زن پر لکھکر ریشم کے تاگے سے باندھ دے۔ اور وقت دخول فراش کے علیحدہ کرکے صحبت کریگے پھر نہ باندھ کے وہ شب اول۔ دوم۔ سوم میں باذن اللہ تعالیٰ حاملہ ہو جائیگی۔ اور اسی طرح اگر یہ آیت یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا کو ایک قطعہ حلوا پر نصف شب کو شب جمعہ سے ایسی جگہہ لکھکر کہ کوئی نہ دیکھے کھائیگا پھر بی بی سے جماع کرے گا تو تین بار کے اندر باذن خدا وہ حاملہ ہو جائیگی ہو

---

[۳] در پارہ سوم سورہ آل عمران در رکوع ۴ - ۱۳۰

" ذہین و فطین اولاد کیلئے "

۸۱

برائی حفظ و فصاحت طفل | آب صاف پیالہ آیات کو پڑھ کر اس میں کھانا پکا کر اطفال و تلامذ کو کھلائے۔ تین دن تک ایسا ہی کرے حفظ و فصاحت عجیب ملاحظہ کریگا سو آیات یہ ہیں اول سورہ ابراہیم کی الرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥

برائی قہر اعداء | ایک پارہ کفن بیکر اوراس میں کچھ خاک مقابر ڈال کر اول یہ آیت اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ الآیۃ لکھے پھر نام دشمن کا لکھے یا اس کو نیچے زیر آتشگر یا تکمدہ گاڑ کے رکھدے معمول لہ کا سر پھٹ جائیگا۔ اور اسکو کچھ نہ سوجھے گا۔ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فَاعِلُهٗ۔ اسی طرح اگر ایک لوح آہن پر آیت اور نام معمول لہ اور اسکی ماں کا لکھ کر نیچے آگ کے رکھکر جس کے ہلاک کرنیکا ارادہ ہے اسکو تپائے گا۔ تو وہ مرض لا یطاق میں گرفتار ہو جائیگا۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ الآیۃ اسی طرح جس کا ہلاک کرنا منظور ہے اسکی تصویر بنائے مگر غیر کامل اور اس تصویر کے سینے پر یہ آیت لکھے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ الآیۃ اور پشت پر نام اس شخص کا لکھے اور ہاتھ میں ایک خنجر لے کر اس کے نام کی جگہ پر لگائے اور کہے فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ اور اس عمل کو روز سہ شنبہ آخر ماہ میں کرے اور کہے يَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِيُفْعَلَ كَذَا بِعَدُوِّيْ یہ ضرب اس کے بدن پر جا لگے گی اور وہ ہلاک ہو جائیگا۔

شرجی کہتے ہیں۔ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فَاعِلُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ

برائی بطلان ظلم ظالم | ایک پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھکر اپنے پاس رکھے اور ظالم یا جبار پر داخل ہو اور پھر اس کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ظلم باطل ہو جائیگا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا الآیۃ اسی طرح اگر اس آیت کو زعفران و گلاب سے لکھکر اور آب باران سے محو کرکے جائے حاکم پر کوئی سا حاکم بھی کیوں نہ ہو۔ چھڑک دیا جائیگا۔ تو وہ حکم انصاف سے کریگا۔ اور حق بات کہے گا۔

برائی ہلاک ظلمہ | سنیچر کے دن آخر ماہ میں اس آیت کو لکھکر ایک شیشی میں رکھو اور اس پر درخت کے پتوں کا عصارہ ڈالکر گھر میں معمول لہ کے دفن کرے۔ عنقریب وہ مانوذ ہو کر ذکر اسکا نابود اور ایام اس کے منقضی ہو جائیں گے۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ

" کسی ظالم کا نام و نشان مٹانے کیلئے "

"مسمی کی خرید و فروخت کو ختم کرنے کیلئے"

۸۲

بِالْوَادِ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ وَقَوْلُهُ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ

وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ

برائے بطلان بیع وشرا اگر اس آیت کو وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ایک صحیفہ میں لکھ کر کسی دکان میں ڈالدیا جائیگا تو بیع وشرا اس کی باطل ہوکر اللہ کی قدرت سے حال اسکا ناقص ہوجائیگا۔ اسی طرح والعصر تا آخر سورہ ایک صحیفہ رصاص سیاہ پر ساعت زحل میں دن شنبہ کے لکھ کر موضع مراد میں ڈالدینے سے تعطیل بیع وشرا

ہوجاتی ہے

برائے رجم خانہ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ایک شقفہ قدیمہ میں لکھ کر کسی گھر وغیرہ میں دفن کردینے سے اس جگہ پر پتھر آنے لگتے ہیں۔ جب تک کہ وہ شقفہ اس جگہ میں باقی رہتا ہے **ف** اس کے بعد شارح نے چند فوائد ۸۲ سے لیکر تا آخر یک صد فائدہ بیان میں اسماء حسنے اور ان کی تاثیرات کے بطریق تکسیر و اوفاق لکھے ہیں۔ پھر کچھ منافع حروف مقطعہ قرآن کریم کے اور کچھ منافع حروف مقطعہ قرآن عظیم کے بیان کئے ہیں۔ یہ منافع غالباً اسی جنس سے ہیں۔ جو جابات اس رسالے میں لکھے گئے ہیں۔ اسلئے تحقیق ان کی اس جگہ مکرر اور غیر ضروری سمجھی گئی اگر کوئی شخص بہ تیر گار اسی قدر اعمال و عزائم پر بعد حصول اجازت ایصدق نیت وصلاح طویت عامل و قانع ہو تو بھی غنیمت ہے اور یہ مقدار واسطے صلاح ظاہر و باطن وحفظ صورت و معنے کے کافی و افی شافی صافی ہوسکتا ہے جو کہ اجازت ان عزائم و معمولات کی بالخصوص اجازت مثل قرآن مجید کے نہیں ہے لیکن اجمالاً تالیف شرعی کی اجازت ہے ایک بڑا عائق عدم ظہور اثر میں یہ ہوتا ہے۔ کہ عزائم مطابق شرع و غربیت کے نہیں ہوتا۔ دوسرے معمول لہ کا عقیدہ کامل پایا نہیں جاتا اثر تو اسوقت ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں مسلمان حسن العقیدہ قوی الایمان ہوں اور عامل صاحب اخلاص و تقویٰ ہو ایک بزرگ نے ایک آسیب زدہ پر ایک آیت قرآن کریم کی پڑھکر پھونک دی تھی۔ فی الفور آسیب دور ہوگیا۔ بعد چند روز کے پھر ایک شخص کو آسیب ہوا عامل مذکور وفات کر چکے تھے۔ ایک مرد نے وہ آیت انکی زبان سے سنکر یاد کرلی تھی۔ جا کر اس شخص پر دم کی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ جب بار بار

"آیت تو وہی ہے مگر زبان دوسری ہے"

"کسی دکان، دکان، شہر... کیلئے"

"حروف مقطعات کے فوائد و منافع"

"عامل صاحب اخلاص و تقویٰ ہو"

اسکو پڑھا جنی سلطنے کہا تو جا کچھ نہ ہوگا۔ اس نے کہا آخر یہ آیت تو وہی ہے کہا ہاں لٰکِنَّہٗ ذالکَ النّحل غیر النّحل یکہ ملاحظہ فرق کا بہا تک اثر ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے وقت میں جب کسی شخص پر مرد ہوتا یا عورت کوئی جن یا شیطان آتا۔ اور لوگ اُن کو لیجاتے تو یہ فقط اس سے جا کر یہ بات کہہ دیتے کہ تو اس کو چھوڑ چلا جا۔ ورنہ تجھ پر حکم شریع جاری کیا جائیگا وہ اسی دم بھاگ جاتا پھر یہ نوبت پہونچی کہ جس بیت کے سامنے نام انکا لیا جاتا وہ فی الفور افاقہ میں آجاتا اور اسکا جن و شیطان چلدیتا وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ اس رسالے کے سارے اعمال و عزائم ماخوذ کتاب و سنت صحیحہ سے ہیں۔ اور اکثر مجرب ہیں۔ لیکن اگر کسی شخص پر اُن کا ظاہر نہ ہو تو یہ قصور عازم یا معمول لہ کا ہے۔ نہ ان آیات و اذکار کا اسکو چاہیئے کہ وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔ اس لئے کہ اس کلام پاک نے محل قابل نہ پایا۔ موضع صالح ہاتھ اس کے نہ آیا۔ حدیث میں اسی جگہ سے فرمایا ہے رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ مَعَاذَ اللّٰہِ

باب پنجم بیان میں اعمال قول جمیل وغیرہ کے

فصل ہشتم کتاب مذکور کی بیان میں بعض فوائد والد ماجد مولف کے ہے یعنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندانی اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے

برائی غنائی قلبی و قالبی ہر دن یا مغنی گیارہ سو بار اور سورۃ مزمل چالیس بار پڑھے۔ اگر یہ ہو تو گیارہ بار یہ دونوں عمل واسطے غنائے دلی کے اور ظاہری کے مجرب ہیں لیتے اور بعض مشایخ سے پڑھنا سورہ مزمل کا اکتالیس بار بھی آیا ہے۔ شاہ فخر الدین سے منقول ہے کہ بعد نماز سنت فجر کے ایک بار اور بعد ہر نماز پنجگانہ کے دو دو بار پڑھے اس حساب سے رات دن میں گیارہ بار ہو جائیگی۔ مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم کہتے ہیں۔ وَقَدْ جُرِّبَ ھٰذَا الْعَمَلُ وَجَدْتُہٗ کَذٰلِکَ ہ

برائی درد دندان و درد سر و ریاح ایک تختہ یا پیڑا پاک لے اور اس پر پاک ریت بچھالے اور ایک کیل سے اس ابجد ہوز حطی لکھے اور کیل کو الف پر زور سے دابے اور سورہ فاتحہ ایک بار پڑھے اور درد مند اپنی انگلی کو درد کی جگہ پر زور سے رکھے پھر اس سے پوچھے کہ تجھ کو آرام ہوا اگر درد جاتا رہا بہتر ورنہ کیل کو دوسرے حرف بے کی طرف نقل کرے۔ اور دوبارہ سورہ فاتحہ

"امام ابن تیمیہ کے نام سے جنات بھاگ جاتے"

"اس رسالے کے سارے اعمال و تعویذات قرآن و سنت سے ثابت ہے"

"یا مغنی اور سورہ مزمل کا خاص اور مجرب عمل"

"خاندان دھلوی اور قول جمیل کے اعمال کا بیان"

"حروف ابجد کا دانت درد میں کامل عمل"

پڑھے اور پہلا حرف کیل سے لکھ کر پھر لے کر دوسرا اگر گیا بہتر ورنہ کیل کو جسم کی طرف نقل کرے۔ اور تین بار الحمد پڑھے اسی طرح ہر حرف کیل سے دابتا جائے۔ اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا جائے تو آخر حرف تک نہ پہنچے گا کہ شفا ہو جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ انتہیٰ۔ میں کہتا ہوں۔ اس عمل کو شیخ احمد دیربی شافعی علیہ الرحمۃ نے کتاب فتح الملک المجید المؤلف لنفع العبید میں بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن حروف ابجد۔ ہوز۔ حطی کو مقطع لکھنا بتایا ہے۔ یعنی ا ب ج د الخ پھر کہا ہے۔ اِنَّ مَنْ قَرَءَهَا عَلَى الضِّرْسِ لِوَجْعٍ بَرِئَ مِنْ سَاعَتِهٖ فَمَا يَبْلُغُ اٰخِرَهَا اِلَّا وَقَدْ شُفِيَ بِاِذْنِ اللّٰهِ لٰكِنْ تَمْسَحُ بِاِنْفِ مِنَ الْوَجِيْعِ وَالْمُعْرِمِ اِنْتَهٰى اور شرجی نے بھی اسکو ذکر کیا ہے اور مجرب کہا ہے میں نے اسکو دوسرا پتمان کیا فی الفور نفع ہوا وللہ الحمد

برائی رفع حاجت ورد غائب و شفائے مریض

جب کوئی حاجت پیش آئے یا کوئی شخص غائب ہو اور اس کا سالم خانہ پھر آنا چاہے یا شفائے بیمار چاہے تو سورہ فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت و فرض فجر کے پڑھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا ہے کہ فاتحہ چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھ کر تپ والے کے منہ پر چھینٹیا مارنے سے صحت ہو جاتی ہے انتہیٰ شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔

برائی گزیدن سگ دیوانہ

جسکو باولا کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جانے کا ڈر ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھے۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا اور اس سگ گزیدہ کو دے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے مولانا اسحاق نے کہا ہے کہ ایک ٹکڑا بانات کا گرہ میں لپیٹ کر کھالے اثر زہر سگ کا جاتا رہیگا۔ انشاء اللہ

برائی دفع فاقہ

ہر رات سورہ واقعہ ایک بار پڑھ لیا کرے۔ یہ عمل موافق حدیث کے ہے اور اس رسالے میں گذر چکا ہے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے شرح حزب البحر میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو کوئی ہر دن سو بار لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھیگا۔ اسکو فاقہ نہ پہونچیگا۔

برائے حسان

جس لڑکے کو یہ بیماری ہو اس پر فاتحہ اکتالیس بار بوصل میم بسملہ ساتھ الحمد کے چالیس روز تک دم کرے۔ اگر نہ ہو سکے تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے۔ اسکو مولوی قطب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

برائی بیدار شدن در شب

سوتے وقت آخر سورہ کہف کو اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا

فَقُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ فلاں وقت اسکو جگائے تو اس وقت پر جاگ اُٹھے گا یہ عمل موافق حدیث کے ہے جسکو دارمی نے روایت کیا ہے۔

برائے حفظ اطفال اس عوذہ کو لکھکر بچے کے گلے میں باندھ دے اللہ تعالیٰ اسکو محفوظ رکھیگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ انتہی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے حسنین کے یہی عوذہ کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ کہ تمہارے ابراہیم واسطے اسمٰعیل و اسحاق کے یہی تعویذ کرتے تھے۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مولانا عبد العزیزؒ و محمد اسحاقؒ کا معمول فقط اسی دعا کا لکھنا تھا انتہی لیکن ظاہر حدیث یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الخ کہہ کر دم کرتے تھے بعد ثبوت اصل کے لکھنے اور باندھ دینے میں کچھ حرج نہیں ہے واللہ اعلم۔

برائے امان از ہر آفت اس دعا کو صبح و شام پڑھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ انتہی۔ اس دعا کے الفاظ سنن ماثورہ صحیحہ سے ماخوذ ہیں۔ اور ہر ایک کلمے کے لئے انہیں سے علیحدہ فضیلت آئی ہے۔

برائے حفظ چیچک جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اسپر سورۂ رحمٰن پڑھے اور جتنی بار فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہونچے۔ ایک گرہ لگائے۔ اور اس تاگے پر پہونکے۔ پھر اس تاگے کو لڑکے کے گلے میں باندھ دے اللہ تعالیٰ اسکو اس بیماری سے بچا لیگا۔

برائے حاجت روائی جب کوئی حاجت پیش آئے۔ تو یَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ پڑھے

"بچوں کی حفاظت کا نبوی عمل"

"ہر آفت سے امان پانے"

"حاجت روائی کے لئے مجرب عمل"

سو بار بارہ دن تک پڑھے۔ اللہ تعالٰے اُس حاجت کو پورا کو کرےگا۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فَطِيبُوا مِنَّا اِسْمَ اَجَازَنِيْ سَيِّدِي اَبُو الدِّ بِهَا فِي جُمْلَةِ مَا اَجَابَنِيْ بِهَا انتہی اسی طرح کی اجازت مجھ کو بھی ان عزایم کی ہمراہ اجازات دیگر مولوی یعقوب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے وللہ الحمد

برائی حاجات مشکلہ چار رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ سو بار پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ سو بار پڑھے تیری رکعت میں بعد فاتحہ کے اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر سو بار رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ کہے مولانا نے کہا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں۔ جنکے وسیلے سے جو مانگے پائے۔ اور جو دعا کرے قبول ہو۔ اور مجھ کو اس شخص سے تعجب آتا ہے کہ ان کے ذریعہ سے مانگے اور نہ ملے

برائی آسیب زدہ جس کو شیطان خبطی کرے یعنے اس پر آسیب کا خلل ہو تو اس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ

ایضاً اس کے کان میں سات بار اذان کہے اور سورہ فاتحہ و معوذتین و آیۃ الکرسی اور سورہ والسماء والطارق اور سورہ حشر کے آیات ہو اللہ الذی سے آخر تک اور ساری سورہ والصافات پڑھے آسیب جل جائے گا۔

ایضاً اس کے کان میں سورہ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۔۔ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔

ایضاً الحمد یعنی سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور اس پانی کا چھینٹا

۸۷

کے بند پیالے کہ ہوش میں آجائے گا۔ اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو تو اسی پانی سے اس مکان کے اطراف میں چھینٹے مارے تو پھر وہاں نہ آئیگا

برائے دفع جن شغانہ و سنگ باری اگر شیطان کسی گھر سے قریب ہو اور پتھر پھینکے تو یہ آیت چار لوہے کے کیلوں پر پڑھے۔ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ہر کیل پر پچیس پچیس بار پھر ان کو گھر کے چاروں کونوں میں گاڑھ دے یا اسماء اصحاب کہف گھر کی دیواروں میں لکھ دے انتہی لکن اس میں کلام ہے جو اوپر گذر چکا۔

برائے عقیمہ بانجھ عورت کے لئے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھے۔ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا پھر اسکو اسکی گردن میں باندھے اور یہ بھی عمل ہے کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے۔ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ اور ایک لونگ کو ہر دن کہائے۔ اور حیض کے غسل سے شروع کرے۔ اور ان دنوں میں اسکا شوہر اس سے ہم بستر ہوتا ہے۔ مولانا نے فرمایا ایک شرط اس لونگ کی یہ بھی ہے۔ کہ لونگ رات کو کہائے۔ اور اسپر پانی نہ پیئے۔

برائے اسقاط جنین جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہے تو ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا اس کے قد کے برابر لے اور اسپر نو گرہیں لگائے۔ اور ہر گرہ میں یہ آیت پڑھے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ۔ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھے اور پیٹ کے

برائے دردزہ جس عورت کو دردزہ ہو۔ ایک پرچہ کاغذ پر یہ آیت لکھے وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اهيا اشراهيا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اس عورت کے بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی۔

برائے فرزند نرینہ جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے اس آیت کو لکھے۔ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ پھر اس آیت کو لکھے يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا پھر یہ لکھے بحق محمد و عیسیٰ نبینا صالح الخلیل العظیم

"گھر کو جنات کی شرارتوں سے نجات دلانا"

"اسمائے اصحاب کہف کا عمل"

"بانجھ عورت کا عمل"

"لونگ کے دانوں کا عمل"

"اولاد نرینہ"

"انبیاء کا توسل خلاف شریعت نہیں"

۸۸

تحت قولہ پہر وہ تعویذ حاملہ باندھ لے یہ توسل بانبیا بکیفیت کذائی کچھ مخالف شرع شریف نہیں ہے۔

برائی نہ مرنے فرزند تا پید

شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں۔ مجھکو خبر دی اس شخص نے جس پر مجھکو اعتماد ہے کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو ابواتن وکالی مرچ کے اور ان دونوں چیز پر وہ شنبہ کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے۔ اور اسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کہا یا کرے عمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھوڑانے تک ؛

ایضا برائی فرزند نرینہ

یہ بھی اس شخص معتمد نے مجھ کو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو۔ تو اس کے پیٹ پر گول لکیر کھینچے انگلی کے پہیرنے کے ساتھ ستر بار یا متین کہے انشاء اللہ تو لڑکا پیدا ہوگا ؛

برائی زن ساحرہ یعنی ڈائن

جس کو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگے ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیات کو پڑھے۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۰ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پہر کہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پہر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑے اور کہے زَكَوْتُهَا فِيْ قَلْبِ الْعَائِنَةِ پہر اسکو ڈہک دے رکابی کے نیچے یا طباق کے نیچے

ایضا برائی چشم زخم

جو نظر والے یا جادوگر کو کہے ملے فلان اور اسکا نام لیکر پکارے نظر لگاتے وقت یا اس وقت جب خود اس کا ذکر کرے تو اسکا اثر باطل ہو جائیگا میں کہتا ہوں۔ اسکو شرحی نے بھی ذکر کیا ہے چنانچہ گذر چکا۔

ایضا برائی چشم زخم

جب نظر لگاتا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جائے تو اس کے موہنہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اسکی شرمگاہ کے غسل کے پانی کو ایک برتن میں لیکر اس پانی کو معیون پر چھڑکے تو اسی دم اچھا ہو جائیگا۔ اسکو بھی شرحی علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا ہے۔ اور اوپر گذر چکا ہے۔ اسکو امام مالک نے موطا میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کے مانند روایت کیا ہے مولانا فرماتے تھے۔ صحیح مسلم میں مرفوعًا آیا ہے کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر غالب ہوتی تو

نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم سے دیکھائے۔ تو دھو دو کہ شاید تمہاری ہی نظر لگی ہو۔ اسکا بڑا نا عبث ہے فائدہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا کہا اسکی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو۔ کہ اس کو نظر نہ لگے مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے کہا ہے کہ یہ جو لڑکے کو کالا ٹیکا لگا دیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں۔ واللہ اعلم انتہے میں کہتا ہوں لگانا سیاہ ٹیکے کا لڑکوں کو اثر مذکور سے ترمذی میں ثابت ہے مولوی صاحب مرحوم کو میں نے بھی دیکھا تھا۔ میرے والد مرحوم کے معاصر و محب تھے۔ بڑے موحد فقیہ متقی تھے ان کی بہت کتابیں ہیں۔ نصیحۃ المسلمین ترجمہ قول الجمیل ترجمہ سر الشہادتین میں ترجمہ مشارق ترجمہ در المختار رسالہ جہادیہ وغیرہ غفر اللہ لنا ولہم۔

ایضاً برائے چشم زخم یہ وہی عمل تاگا ناپ کر دعا پڑھنے کا ہے۔ جو مفرحی سے نقل ہو چکا ہے فقط اتنا تفاوت ہے۔ کہ اسمیں یہ الفاظ ہیں۔ حتی اشراهيا براهيا اذ ونيا امتا ال شذ ای اور وہاں یوں ہیں۔ اذ ونیائی اصبا ؤت ال شیذ ای اور یہاں لفظ اشمعت وہاں اشمعت ہے اور الضبا الضبا والیعا والیعا زیادہ ہے باقی عبارت برابر ہے جیسے عمل میں بھی الفاظ قول جمیل ہیں۔ کیفیت اسکی یہ ہے۔ کہ ایک تاگا پاک تین دفعہ ناپ لے اور اس کے پاس رکھے جو نظر زدہ کو دیکھا ہے۔ پھر یہ عزیمت پڑھے جسپر نظر لگی ہے۔ پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپے اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے۔ یا کم ہو جاوے تو معلوم کرے اسکو نظر لگی ہے۔ پھر اس عمل کو تین بار کر دیوے۔ اثر نظر بد کا دور ہو جائیگا طریق عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ الا باللہ تین بار کہے پھر سورہ فاتحہ تین بار پڑھے۔ پھر کہے عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ وَفُلَانَ ثَلَاثَةً ثَلَاثَةً بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَنُوْرِ عَظَمَةِ وَجْهِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ حَتّٰى اشراهيا براهيا اذ ونيا اصبا ؤت ال شذای عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ حَتّٰى شمعت شمعت يا معاء الها يا الَّذِيْ لَا تَقْوٰى عَلَيْهِ اَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ كَمَا اُخْرِجَ يُوْسُفُ مِنَ الْمِنْبَرِ وَجَعَلَ لِيْ سُوْءَ الْبُوْلِيْ كَانَتْ بَرِيْبَةً مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْءٌ مِنْكِ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ يَا نِعْمَ اٰيَتُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاِذْنِ

۹۰

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

اور بجائے فلان بن فلانہ کے نام اسکا اور اس کی ماں کا لے۔

برائے مسحور و مریض مایوس العلاج

جس پر جادو کا اثر ہو یا جس بیمار کی بیماری نے اطبا کو عاجز کر دیا ہو اس کے لیے چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے۔

یَا حَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَاۗئِهٖ یَا حَیُّ پھر اسکو پانی سے دھو کر چالیس دن پیئے۔ میں نے حضرت والد صاحب کو دیکھا کہ وہ اس اسم پر سورہ فاتحہ بھی زیادہ کرتے تھے

برائے گمشدہ

جسکی کوئی چیز کھوئی جائے۔ وہ ایک سو انیس بار یا کم و بیش یَا حَفِیْظُ کہے پھر یہ آیت پڑھے یٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اسکو بھی انیس ۱۹ بار پڑھے اللہ تعالی اس گمشدہ چیز کو اس کے پاس پھیر لائے گا تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے۔ و از خواص مجربہ این سورۃ آنست کہ برائے گمشدہ ہفت بار این سورہ را خواندہ گرد اگرد سر خود انگشت شہادت بگرداند و بعد از تمام ہفت بار اَصْبَحْتُ فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ وَاَمْسَيْتُ فِيْ جِوَارِ اللّٰهِ اَمْسَيْتُ فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ اَصْبَحْتُ فِيْ جِوَارِ اللّٰهِ خواندہ و شک نزند آن گمشدہ یافتہ شود واللہ اعلم

برائے شناخت دزد

چور کے پہچاننے کے لئے دو شخص منہ سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو بیچ درمیان میں تھامیں اور اس کو کلمے کی دونوں انگلیوں سے اٹھائے رہیں۔ اور جس پر چوری کی تہمت ہو اسکا نام بدھنی میں لکھیں اور سورہ یٰس کو مکو مبین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جائیگی۔ پھر اگر نہ گھومے تو اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے۔ اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جائے یہاں تک کہ گھوم جائے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ جو شخص یہ عمل یا ایسا اور کوئی عمل کر کے چور پر مطلع ہو تو اس پر واجب ہے کہ اس کے چرانے پر یقین نہ کرے۔ اور اسکو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہے اللہ تعالے نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا ہے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا

برائے برده گریختہ

اگر غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ کر اور اسکو کسی چیز میں لپیٹ

"جادو ٹونے اور علاج بر لفظ اعمال"

"یا حفیظ کی حفاظت"

"چور کا معلوم کرنا"

"اگر غلام یا بیوی بھاگ جائے"

"تعویذ لکھ کر لٹکا دیں"

کر اندہیری کوٹھری میں دو تہبوں کے نیچے درمیان رکہ دے یعنی سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی پہر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ یَا مَنْ لَکَ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْھِمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ اَضْیَقَ مِنْ خَلْقِہٖ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پہر یہ آیت لکہے۔ اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَھُوَ بِیْ لَنَا شَدِیْدٌ وَنَسِیَ خَلْقَہٗ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پہر یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ مولانا اسحاق رحمہ اللہ علیہ واسطے گمشدہ چیز کے یا کسی کی لڑکی وغیرہ گم ہوگئی ہو یہ درود شریف لکہدیتے تھے کہ کسی اونچی جگہ پر مثل درخت یا کھونٹی کے لٹکا دی جائے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّاَلْفَ اَلْفَ ذَرَّۃٍ انتہی

برائی برآمد کار سورہ فاتحہ کی بسم اللہ کے اخیری میم کو الحمد کے لام سے ملاکر یکشنبہ کے دن فجر کی سنت و فرض کے درمیان میں شروع کرے۔ ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس بار کم کرتا جائے۔ یہانتک کہ ہفتہ کے دن دس بار پڑہے انتہی۔ میں کہتا ہوں کتب مشائخ میں میم اللہ کو لام الحمد سے ملاکر اعمال میں پڑہنا مذکور ہے۔ شیخ محی الدین عربی صاحب فتوحات کیہ نے اس بارے میں ایک حدیث اپنی سند متصل سے تا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تا رب العالمین مسلسل بجماعت نقل کی ہے۔ اس حدیث کا اتا پتا کسی کتاب معتبر و حدیث میں نہیں ملا۔ لیکن یہ طریقہ مجرب علماء عاملین ہے واللہ اعلم

دیگر طریق استخارہ جب یہ چاہے کہ خواب میں وہ حال دیکھے جسمیں اسکی نکاسی ہو اس تنگی سے جسمیں وہ مبتلا ہے تو وضو کرکے پاک کپڑے پہنکر روبقبلہ ہوکر داہنے کروٹ پر لیٹے اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑہے اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑہنا آیا ہے پہر یوں کہے اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ

"بسم اللہ کی میم کو الحمد کے لام سے ملا کر پڑھنا عمل مجرب اور منقول ہے"

استخارہ کی دعا

مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ عَلٰی اِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ تاگر اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جو چاہتا ہے تو بہتر ہوا نہیں ۔ تو اسی طرح دوسری رات کرے پھر تیسری رات اسیطرح سات رات تک انشاء اللہ تعالے ساتوین کے آگے نہ بڑہیگا کہ حال کہلجائے گا۔ ہماری صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے انہی میں کہتا ہون یہ طریق استخارہ کا مجرب مشایخ ہے اور جو طریق اسکا حدیث صحیح مین آیا ہے ۔ وہ اس رسالے مین مذکور ہو چکا وہ بہ نسبت اس طریق کے سہل و آسان ہے حاجتمند کو اختیار ہے کہ وہ بھی کرے ۔ اور یہی کرے یہانتک کہ تشفی خاطر حاصل ہو۔

استخارہ حرکات وسکنات از کتاب فتوحات

شیخ ولی کامل عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب لطائف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث بنعمۃ اللہ علی الاطلاق میں لکہا ہے۔ کہ ایک انعام اللہ کا مجھ پر یہ ہے۔ کہ میں ہر روز مصطلح قوم پر استخارہ کیا کرتا ہون۔ اس قصد سے کہ اللہ تعالے میرے سامنے حرکات وسکنات اس دن یا اس رات یا اس جمعہ یا اس مہینے یا اس برس کے صالح محمود کرے اسی طریقہ پر شیخ محی الدین بن عربی اور شیخ ابوالعباس مرسی اور ایک جماعت تہی اور صورت اس استخارہ کی جسطرح کہ شیخ محے الدین بن عربی نے اپنے وصایا آخر کتاب فتوحات مکیہ میں لکہی ہے۔ یہ ہے کہ جب آفتاب برابر ایک نیزے کے اونچا ہو۔ بعد نماز مغرب کے ہر روز یا ہر جمعہ یا ماہ یا سال کو دو رکعت نماز پڑہے ۔ پہلی رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور یہ آیت پڑہے۔ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اور سورہ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور یہ آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اور سورہ قل ہو اللہ احد پھر جب سلام پھیرے تو جو دعائے استخارہ آئی ہے وہ مانگے اور جبجگہ بندے کے لئے یہ حکم ہے ۔ کہ اپنی حاجت کا نام لے اس جگہ یون کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اَتَحَرَّكُ اَوْ اَسْكُنُ فِيْهِ فِيْ حَقِّيْ وَحَقِّ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَاِخْوَانِيْ وَجَمِيْعِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ فِيْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اِلَى اللَّيْلَةِ الْاُخْرٰى خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اَتَحَرَّكُ فِيْهِ اَوْ اَسْكُنُ فِيْ حَقِّيْ وَحَقِّ

" مشائخ کا مجرب عمل استخارہ "

" ولی کامل کا مجرب اور کثیر الفائدہ عمل "

يؤخر من احب تعجيله وما يؤمن شاء الله من ساعتي هذه الى مثلها من اليوم الآخر او السنة الاخرى شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري عاجله وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به اسی طریق سے کہا ہے کہ جو شخص اس استخارے کو ہر دن یا ہر سنت کریگا تو وہ کوئی کبھی حرکت کسی حرکت و سکون میں نہ کریگا۔ یا کوئی اور اس کے حق میں کوئی حرکت نہ کریگا۔ مگر یہ کہ وہ حرکت اس کے لئے خیر ہوگی۔ بلا شک قالوا وقد جربنا ذلك ورأينا عليه كل خير لما فيه من الادب مع الله تعالى والتفويض اليه پھر جب اس دعا استخارہ سے فارغ ہو تو اس کام کو جسکے لیئے اس نے یہ استخارہ کیا ہے بانشراح صدر شروع کرے فعل ہو یا ترک۔ اگر اس کام میں خیر ہوگی تو ضرور ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی اسباب اس کام کے اس شخص پر آسان و سہل کردے گا۔ یہانتک کہ وہ کام انجام ہو جائیگا۔ اور اس کام کی عاقبت محمود ہوگی۔ اور اگر اس کام میں اسپر کوئی شر ہوگا۔ تو ضرور ہے کہ دل اسکا تنگ ہوگا۔ اور اسباب اس کام کے تحصیل کے اسپر مشکل و متعذر ہو جائیں گے۔ اس وقت یہ جانے کہ اللہ تعالے نے اسکام کا نہ کرنا اس کے لئے اختیار کیا ہے۔ اب اس کے فقد سے دردمند نہ ہو۔ بلکہ اپنے رب کی اس کے ترک کرنے پر حمد کرے۔ کیونکہ اللہ تعالی اپنے بندے کی مصلحتوں کو بندے سے زیادہ جانتا ہے كاملا كما في بدء ذلك ويكون في كل اسبوع او شهر او سنة او اكثر وتقول في الدعاء اللهم ان كنت تعلم ان جميع ما اتحرك به او اسكن من يومي هذا الى مثله من الاسبوع الآخر او من الشهر الآخر او من السنة الاخرى و هذا والله تعالى يتولى هداك وهو يتولى الصالحين۔

برائے تپ

جسکو تپ آتی ہو۔ اسکا عمل یہ ہے۔ کہ ایک کاغذ میں یہ دعا لکھے اور اس کے بازو پر باندھے جلد اچھا ہو جائیگا۔ اس میں نام تپ کا ام ملدم آیا ہے یہ دعا ام ملدم اس کتاب میں گذر چکی ہے۔ اسمیں الفاظ قول جمیل و شرحہا کے یکساں ہیں۔ بلا تفاوت۔

واللہ اعلم

برائے خنازیر یعنے کنٹھ مالا

جس کی گردن میں کنٹھ مالا ہو۔ تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر دعا پھونکے بسم الله الرحمن الرحيم اعوذ بعزة الله وقدرة الله وعظمة الله وبرهان الله وسلطان الله وكنف الله وجوار الله وامان الله ومنع الله وكبرياء الله ونظر الله وبهاء الله وجلال الله وكمال الله لا اله الا الله محمد رسول الله من شر ما اجد

برائی سرخ بادہ جس کے بدن پر سرخ بادہ ہو وہ اس دعا کو سات بار پڑھے اور پڑھنے کے وقت چھری سے اشارہ کرتا جائے وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الْحَكِیْمِ الْكَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ اَیَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكَ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَیْمَانُ اَیَّتُهَا الرِّیْحُ اَجِیْبِیْ دَاعِیَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَمَا لَهٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ نَّكِیْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّیِّبِ عَلَی اللّٰهِ یَكْفِیْكَ وَاللّٰهُ یَشْفِیْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ یُّؤْذِیْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تُحِیْطُ بِكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

برائے ضعف بصر جس کی آنکھ سے کم سوجھتا ہو وہ بعد ہر نماز کے یہ آیت پڑھا کرے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ

برائی صرع یعنی مرگی جسکو مرگی آتی ہو۔ وہ ایک تختی تانبے کی بیکریک شنبہ کے دن پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کہدوائے۔ یَاقَهَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُهٗ یَاقَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کہدوائے یَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ انتہٰی شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھ کو ان سب اعمال کی اجازت میرے والد یعنی شیخ عبدالرحیم نے دی ہے۔ واللہ الموفق والمعین میں کہتا ہوں۔ کہ ان اعمال میں سے اکثر میرے تجربے میں آچکے ہیں، سوائے چند عمل کے جو پیش نہیں آئے میری اعتقاد میں یہ سب اعمال تجربے میں یکساں نافع ہیں۔ اب میں بقیہ مشائخ معتمدین کے بعض اعمال متفرقہ جمع کر کے لکھتا ہوں۔ **ف** مرزا مظہر جانجاناں قدس سرہٗ معاصر مولف کتاب قول جمیل تھے۔ مولوی نعیم اللہ مرحوم خلیفہ مرزا صاحب نے بعض اعمال ان کے کتاب معمولات مظہریہ میں لکھے ہیں۔ ان کو اسجگہ نقل کیا جاتا ہے یہ اعمال بہی مجرب اور لائق اعتماد ہیں

طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم یہ ختم جس نیت و قصد سے پڑھا جاتا ہے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔ طریقہ اسکا یہ ہے۔ کہ پہلے ناغہا کر ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے پہر سورہ فاتحہ کو مع بسم اللہ سات بار پڑھے پہر درود سو بار پہر الم نشرح مع بسم اللہ اناسی بار پہر سورہ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یکبار پہر سورہ فاتحہ با بسم اللہ سات بار پہر درود سو بار پہر فاتحہ پڑھ کر ثواب اس ختم کا رواح

"بزرگان ختم خواجگان کے وسیلہ سے دعا کریں"

حضرات کو جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے پیش کرے۔ ان بزرگون کی تعیین نام میں اختلاف ہے پھر اللہ تعالی سے حصول مدعا بوسیلہ ان بزرگون کے چاہیئے۔ اور جب تک کام نہ ہو دو مرتبہ پڑھے۔ اللہ ہر مشکل کا آسان کرنے والا ہے۔ اس ختم کو خواہ ایک شخص تنہا پڑھے۔ یا زیادہ لوگ پڑھیں۔ بطور تقسیم لکن رعایت عدد وتر کی اولی ہے کیونکہ اللہ تعالی وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہے۔ خانقاہ شریف مظہری کا دستور یہ تھا۔ کہ بعد فاتحہ آخر کے دعا آواز بلند سے پڑھتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ بخشے ثواب ان کلمات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے ہیں ارواح طیبات حضرات علیہ نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کو پیش کیا اور اللہ تعالی سے ہم امداد و اعانت بواسطہ ان حضرات کے چاہتے ہیں۔ مجدد الف ثانی کے ختم میں میں معمول دعا اسی طور پر تھا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ شیخ محمد بن علی نے خزینۃ الاسرار میں لکھا ہے۔ کہ امام جعفر صادق وابویزید بسطامی و ابوالحسن خرقانی اور جو بعد ان کے ہوئے ان سے شاہ نقشبند سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قضاء حاجات و حصول مرادات و دفع بلا و قہر اعدا و حسا و دفع درجات و وصال قربات و ظہور تجلیات میں استعمال اس فائدہ جلیلہ و اسرار عزیبہ کا تریاق مجرب ہے۔ طریقہ اس ختم کا یہ ہے۔ کہ سو بار استغفار پڑھے۔ اور سات بار فاتحہ اور سو بار درود اور ننانوے بار الم نشرح اور ہزار اور ایک بار سورہ اخلاص پھر سات بار فاتحہ پھر وقت تمام ہونے اس ختم کے سو بار درود پھر حاجت کا سوال کرے۔ اور مقصود کا طالب ہو۔ باذن اللہ وہ حاجت پوری ہوگی۔ اور چار دن سے زیادہ تجاوز نہ کرے گی۔ اور سات دن تک اس پر مداومت کرے۔ قَالَ مُجَرِّبُهَا كَيْفَ وَلٰكِنْ اَوْ صُوْا لِمَنْ وَصَلَ اِلَى مُرَادِهٖ اَنْ لَا يُفْشِيَ سِرَّهٗ لِاَحَدٍ مِّنَ السُّفَهَاءِ لِئَلَّا يَسْتَعْمِلَ فِيْمَا حَرَّمَ ثُمَّ كَانَ ذٰلِكَ التَّرْتِيْبُ عَادَةً لَّهُمْ بَيْنَ يَوْمَيْهِمَا وَيَعْمَلُوْنَ بِهَا كُلَّ يَوْمٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً اَوْ دُبُرَ كُلِّ الْمَكْتُوْبَاتِ الْخَمْسِ فَهٰذِهِ السَّادَاتُ سَادَاتُ الْعَادَاتِ وَمَنْ خَالَطَ السَّادَاتِ يَنَالُ السِّيَادَةَ وَهُوَ اَعْظَمُ الرُّكْنِ وَاَفْضَلُ الْوِرْدِ الْمَخْصُوْصِ فِي الطَّرِيْقَةِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ بَعْدَ اسْمِ الذَّاتِ وَالنَّفْيِ الْاِثْبَاتِ كَذَا ذَكَرَهٗ اَبُوْ السُّعُوْدِ انتہی محرر سطور اگرچہ کسی شیخ کا مرید نہیں ہے لیکن آباء و مشائخ میرے سب نقشبندیہ گذرے ہیں۔ اگرچہ ان کو اجازت جملہ سلاسل سلوک کی بھی حاصل تھی۔ اس لیئے میں نے اس ختم کا ذکر کرنا مناسب جانا برکات اس ختم کے لا تعد و لا تحصی ہیں خزینۃ الاسرار میں تفصیل اس اجمال کی لکھی ہے اور طریقہ مجددیہ کو بھی باب اس ترتیب کے ذکر کیا ہے والد مرحوم میرے نقشبندی تھے۔ اور قاضی

"خانقاہ شریف مظہری کا دستور و معمول"

"بزرگان تصوف کا مجرب تریاق عمل"

"صاحب کتاب کے آباؤ مشائخ کا سلسلہ نقشبندیہ سے تعلق"

"ختم خواجگان کا خاص طریقہ اور شیرینی تقسیم کرنے کا مجرب عمل"

محمد علی شوکانی بھی نقشبندی تھے۔ اور اہل خاندان شاہ ولی اللہ محدث اور مرزا مظہر جانجاناں بھی اسی طریقہ علیہ پر تھے ولد الحمد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہے کہ در اعمال مشائخ ختم خواجگان نیز مجرب است و طریقہ او معروف و مشہور و ختم یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع یک ہزار دو صد بار و در اول و آخر درود صد بار نیز خواہ تنہا خواہ بجماعت نیز مجرب است انتہی۔ ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہے کہ سو درود کے بعد چیز کو مع تسمیہ پڑھے فاتحہ سات بار درود ایک سو بار الم نشرح اناسی بار اخلاص ایکہزار ایکبار پھر فاتحہ سات بار درود ایک سو بار اور کسی قدر شیرینی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑھ کر تقسیم کرے واللہ اعلم

ختم حضرت مجدد و شیخ احمد سرہندی رح

یہ ختم واسطے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات کے مجرب ہے۔ پہلے سو بار درود پڑھے۔ پھر پانسو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ یا کم و بیش پھر سو بار درود اس ختم کو ہمیشہ پڑھتا ہے۔ یہاں تک کہ مطلب حاصل اور مشکل حل نہ ہو۔ مرزا صاحب قدس سرہ نے قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکھا تھا کہ ختم خواجگان و ختم مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر دن بعد حلقہ صبح کے لازم کر لو۔

ختم قادریہ

اسکو مشائخ نے واسطے برآمد ہر مہم کے مجرب سمجھا ہے عروج ماہ میں پنجشنبہ سے شروع کرکے تین دن تک پڑھے بسم اللہ معہ فاتحہ و کلمہ تمجید و درود و سورہ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر اور ثواب اسکا روح برفتوح آنحضرت و مشائخ طریقت کو دیکر تقسیم کرے۔

دیگر ختم قادریہ

پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام کے یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ پھر شیرینی پر فاتحہ شیخ جیلی رضی اللہ عنہ پڑھکر تقسیم کرے۔

ختم لایلاف

اسکا بنیت رفع شر گیارہ بار یا ایک سو ایک بار پڑھنا اور اول و آخر پانچبار درود پڑھنا بعد نماز فجر کے مجرب ہے وللہ الحمد

ختم برائے میت

جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سے کہے کہ دس بار قل ہو اللہ مع بسم اللہ پڑھے پھر دس بار درود پھر دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر دس بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ پھر ہاتھ اٹھا کر سورہ فاتحہ پڑھ کر آواز بلند سے کہے۔ کہ ثواب ان کلمات طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے۔ اور ثواب ختم قرآن و ختم تہلیل کا فلاں کی روح کو پیش کیا تو ٹوٹ جائے

"ہر مرض اور درد کیلئے مجرب تعویذ"

٩٧

کے یوں کہیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

تعویذ برائے ہر مرض و درد

اس تعویذ کو مریض و درد مند بازو یا گلے میں باندھ لے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

تعویذ برائے دفع تپ وارزہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ انتہی

میں اس آیت کو فقط تا اخسرین مع بسم اللہ پیپل کے پتوں پر لکھ کر دیتا ہوں۔ باری سے پہلے تین بار میں تینوں پتے ایک ایک بار کر کے مریض زبان سے چاٹ لے اللہ شفا دیتا ہے اسکا تجربہ ہمیشہ صحیح پایا یہ عمل واسطے تپ عب کے نہایت نافع و مجرب ہے وللہ الحمد

برائے سرخ بادہ

اسکا عمل وہی ہے بعینہٖ جو اوپر گذر چکا ہے۔

برائے درد چشم

بعد نماز فرض کے آیہ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ دس بار پڑھا کرے۔ اس کا ذکر بھی ہو چکا ہے مگر عدد کا فرق ہے

برائے چیچک

اسکا عمل وہی پڑھنا سورہ رحمٰن کا اور گرہ لگانا تاگے پر ۔ یک آیۂ فبای الاء ربکما کے ہے ذکر اسکا ہو چکا اول تو چیچک انشاء اللہ نکلے ہی گی نہیں اور اگر ہوگی۔ تو مضرت نہ کرے گی۔ شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر فتح العزیز میں تحریر فرمایا ہے واز خواص مجربہ این سورہ یعنی سورہ بقرہ آن ست کہ در ہنگامیکہ مرض آبلہ اطفال کہ آنرا چیچک خوانند وقت صبح ناشتا ناشکستہ این سورہ بتجوید و ترتیل بحضور طفلی کہ خواہند خواندہ دم کنند و طفل ہم ناشتا ناشکستہ باشد بفضل آلہی آن طفل را در آن سال چیچک بر نیاید و اگر بر آید سہل و آسان گردد و آسیبے باو نرسد لکن شرط آن ست کہ وقت شروع قرات آن دو بیم پاکو بر بخر باشکر حجرات و تعدد رعایت مستحق یاد ران مجلس بخوردن و بعد وآن مرد بحضور تا عدد طفل بخوردن لتے۔ میں نے اکثر یہ عمل اطفال خرد سال پر کیا ہمیشہ بحمدہ تعالیٰ مجرب پایا

برائے شفا مریض

یہ وہی عمل آیات شفا کا ہے جس کا ذکر ہو چکا۔

ایضاً برائے شفا مریض

اسم مبارک یاسلام ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھنا مجرب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ختم واسطے مرزا صاحب [illegible]

"سیاہ کپڑوں پر لکھا جانے والا تعویذ"

"چیچک کیلئے مجرب ورد اور عمل"

"مریض کا مرض دور"

کے پڑھا تھا اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔

برائی حفظ زراعت

اس دعا کو کاغذ پر لکھکر ایک سفال آب نارسیدہ میں بند کر کے درمیان تختہ اس کشت کے دفن کرے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَارَزَّاقَ الْعِبَادِ وَيَاخَالِقَ الْخَلَائِقِ يَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَيَا مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِي الْاَرْضِ وَالنَّبَاتِ وَيَامُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ ادْفَعْ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْهَوَامِّ وَالْوُحُوْشِ وَشَرَّ الْفَارَةِ وَالْجَنَادِ الْمُفْسِدَةِ وَارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

برائی دفع خواب پریشان

اسکو لکھکر گلے میں باندھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا يَحْضُرُوْنَ بِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ہ

برائی دفع آماس گلو

دن پیر یا جمعے کے لکھکر گلے میں باندھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يٰۤاَللّٰهُ يٰۤاَللّٰهُ هُوَ يُوَكِّرُوْنَ تَلَّحِ

برائے دفع بواسیر

دن پیر یا جمعے کے اس کو لکھکر کمر میں باندھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَارَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّمَكْرُوْبٍ يَا رَحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ہ

دعائے یونس علیہ السلام برائی حصول ہر مطلب

شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے چار باب میں لکھا ہے۔ کہ واسطے حصول مطلب کے خواہ جلالی ہو یا جمالی یہ دعا حکم کبریت احمر میں ہے اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے۔ انہوں نے اسکو شکم ماہی میں پڑھا تھا۔ جو مسلمان اس دعا کو کسی کام کے لئے پڑھتا ہے وہ دعا اس کی قبول ہو جاتی ہے۔ الحق این دعوتے است نہایت مجرب التاثیر و نہایت سریع الاثر مہر طالب و در ہر امر کہ خواہد بدین آیہ کریمہ دعا کند و مشائخ بر سرعت تاثیر و عدم تخلف آن اجماع و اتفاق دارند و طریق آن بانواع متعدد ذکر کردہ اند آسان ترین انواع آن ست کہ تا دوازدہ روز بہ نیت حصول مقصود دوازدہ ہزار بار بخوانند و اگر نہ تواند یک ہزار بعد دو صد بار بخواند اول و آخر چند بار درود لازم گیرد۔ یعنے ایک طریق تو یہ ہے۔ کہ بارہ دن تک ہر روز ایک ہزار بار پڑھے۔ اگر نہ ہو سکے۔ تو ایک ہی دن بارہ سو بار پڑھے

"آیت کریمہ کا ثبوت قرآن، حدیث اور مشائخ سے موجود ہے"

اول و آخر درود پڑھے۔ دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ سوا لاکھ بار پڑھے۔ بہر حال قوت و تاثیر میں اس دعا کے کچھ شک و شبہ نہیں ہے کہ کوئی عمل جسکا ثبوت قرآن سے اور حدیث سے اور اقوال مشائخ سے ہو سوا اس دعا کے نہیں ملتا۔ اسکی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ انتہی جو شخص اس آیت کو ہر دن تین ہزار ایک سو پچیس بار پڑھے گا۔ تو چالیس دن میں سوا لاکھ بار ہو جائے گا۔ شاہ عبد العزیز نے تفسیر سورہ تبارک میں لکھا ہے۔ کہ پڑھنا اس آیت کا مشائخ متبحرین کے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے تریاق مجرب ہے۔ اور اس کے دو طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑھے۔ دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھکر بساتھ شرائط طہارت و استقبال قبلہ کے پڑھے۔ اور پیالہ پانی کا بھر کر رکھ لیوے۔ اور گاہ گاہ اس پانی میں ہاتھ اپنا ڈال کر منہ اور بدن پر پھیرتا رہے۔ تین روز یا سات روز یا چالیس روز تک اسی ترتیب سے پڑھے۔ میں کہتا ہوں حدیث سعد بن ابی وقاص میں فرمایا دَعْوَةُ ذِي النُّونِ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ ابن السنی کا لفظ یہ ہے إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا مَكْرُوبٌ إِلَّا فَرَّجَ عَنْهُ كَلِمَةَ أَخِي يُونُسَ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ امام احمد و ترمذی و نسائی و حاکم و بیہقی کا لفظ رفعاً سعد سے یہ ہے۔ فَإِنَّهُ لَنْ يَدْعُوَ بِهَا مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ خزینۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ بعض مشائخ نے مجھکو خواص آیہ وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا تا آخر آیت إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ سکھائی اور کہا مَنِ اضْطُرَّ فِي شَيْءٍ وَعَجَزَ عَنْ حِيلَةٍ أَوْ خَوْفٍ أَوْ عَزْلٍ عَنْ مَنْصِبٍ فَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنَالَهُ فَلْيَقْرَأْ هٰذِهِ الْآيَةَ الْمَذْكُورَةَ بِتَمَامِهَا إِحْدَىٰ وَأَرْبَعِينَ مَرَّةً بِلَا زِيَادَةٍ وَلَا نُقْصَانٍ وَلَا يَشْتَغِلُ بِكَلَامِ الدُّنْيَا فِي أَثْنَاءِ الْقِرَاءَةِ بَعْدَ مَا يَبْدَأُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُدَاوِمُ عَلَيْهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا بِلَا سَكْتَةٍ مِنَ الْأَيَّامِ وَإِذَا تَمَّ الْأَرْبَعُونَ يَوْمًا يَظْهَرُ الْأَمْرُ بِعِنَايَةٍ هٰكَذَا أَجَازَنِي وَقَالَ وَهِيَ مِنَ الْمُجَرَّبَاتِ وَبِالْإِذْنِ مِنَ الْحَقِيرِ لِمَنْ يَطْلُبُهَا بِالْخَطِّ وَالتَّقْلِيدِ فَلْيُدَاوِمْ عَلَيْهَا بِاعْتِقَادٍ تَامٍّ اور بعض اہل خواص نے کہا ہے کہ جو اہل خواص نے کہا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ ہر روز ہزار بار پڑھا کریگا۔ وہ جو مراد مانگے گا پائیگا رزق کی وسعت ہو گی ہم و غم دور ہو گا۔ کشف حزن مستجاب خیرات

"آیت کریمہ کی شان قرآن کریم میں"

"ہر غم و پریشانی سے تریاق مجرب"

"آیت کریمہ کی فضیلت حدیث میں"

"خزینۃ الاسرار میں آیت کریمہ کا ..."

"ازالہ غم و حزن ... دور ہو"

ہو کر شر شیاطین وظلم سلاطین سے محفوظ رہے گا۔ اور محب کے نزدیک محبوب اور دشمن کے نزدیک مہیب اور ہمیشہ مبسوط رہے گا۔ وباللہ التوفیق چار باب میں باب سوم کو اس ترجمہ سے منعقد کیا ہے در فضائل بعض اعمال کہ ثبوت آن یقینی ست پہر اس کے ذیل میں فضیلت ایمان ونماز وروزہ وزکوٰۃ وحج وذکر خدا بزبان ودل مع تحلیہ ظاہر وباطن وتخلیہ قلب لکہکر کچہہ حال فضیلت تسبیح وتحمید وتہلیل وتکبیر وحوقلہ کا لکہا ہے پہر ذکر اسمائے حسنیٰ کا اجمالاً پہر نفع بعض اسمار خاصہ الٰہی کا واسطے بسط رزق وغنا وغیرہا کے پہر کیفیت تلاوت قرآن کریم کی بتائی ہے پہر بعض سور کے فضائل لکہے ہیں۔ پہر فضیلت استغفار کی عموماً اور سید الاستغفار کی خصوصاً ذکر کی ہے۔ پہر قاعدہ کلیہ واسطے طاعات و عبادات کے لکہا ہے یہ کتاب چار باب اپنے باب میں خطیب فی المحراب ہے لائق اس کے ہے۔ کہ اطفال خردسال کو ابتداء حرف شناسی زبان فارسی میں پڑہائی جاوے اور منتہی لوگ اسکو اپنا دستور العمل مقرر کریں وباللہ التوفیق مز

دعائے حزب البحر یہ دعا طرف شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ متوفی ٦٥٦ھ بیہری کی منسوب ہے۔ یہ دعا انکو خواب میں الہام ہوئی تہی اس کا ذکر شعرانی نے من کبریٰ میں بہی کیا ہے علمار ومشائخ طریق کا اس کے مجرب ہونے پر دفع آفات و قضائے حاجات میں اتفاق ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح نے اسکی شرح لکہی ہے اور فوائد ومنافع ذکر کئے ہیں۔ ستر فائدے سے زیادہ اس میں ثابت ہوئے۔ یہ دعا مشتمل ہے اسمار وصفات وافعال الٰہی پر کوئی لفظ اس دعا میں نہیں ہے جہیں کوئی رائحہ استعانت واستمداد بغیر اللہ کا ہو۔ جو طریق دعوت کا واسطے اس دعا کے بیان کیا ہے۔ وہ خالی شرائط دشوار سے نہیں ہے لیکن کلمات طیبات اس کے جن کی بنیاد محض توحید خالص پر ہے۔ ایسے مبارک الفاظ ہیں۔ کہ اگر کوئی مخلص حاجتمند باوضو ہوکر صدق نیت وحسن طویت وحضور قلب وطہارت کے ساتھ بے دعوت بہی پڑہے گا۔ تو بہی اثر اسکا ضرور ظاہر ہوگا۔ یہ دعا مع ملخص شرح ہندوستان میں طبع ہوکر شائع ہو چکی ہے حاجت نقل عبارت وبسط کلام کی اسپر نہیں یہ دعا جالب ہر نعمت ودافع ہر آفت ہے جب یہ دعا بشرائط پڑہی جاتی ہے تو واسطے کشائش رزق وحب زوجین وزبان بندی اعدا وشفار مریض وتسخیر سلاطین وامراء وحفاظت کشتی واداء قرض وسلامتی ایمان ونفع غیب وحرز سارقان ودفع سموم دا وجاع ودافع فقر وافلاس فقر وافلاس وحفاظت باغ وخانہ ودفع جن وہزیمت اعدا وہیبت در دل رفقا وخلاص از فسق ولہو ودفع

"ہر حاجت اور مشکلات کیلئے"

" خانقاہ مظہریہ و خانقاہ شمسیہ کے معمولات "

۱۰۱

خطرات و وساوس و اشراف بر خواطر و ازالہ آفت و نصرت بر اعداء و دفع چشم زخم الی غیر ذلک کے حکم اکسیر اعظم و تریاق مجرب کا رکھتی ہے و باللہ التوفیق معمولات مظہریہ میں کہا ہے کہ مداومت دعائے حزب البحر کہ از برائے قاری ہم حکم شمشیر ست و ہم سپر نیز از معمولات خانقاہ شمسیہ است انتہی

ف اس جگہ یہ بات ہر دم لائق یاد رکھنے کے ہے کہ جو دعوت مشائخ و اہل علم سے منقول ہیں۔ اور ان کے فوائد مجرب نہایت مبالغہ کے ساتھ بیان کیے گئے انہیں پر اقتصار کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور اس کے آیات سے انتفاع ترک کر دینا اور دعوات ماثورہ و صلوات ثابتہ سے قطع نظر کر کے ترتیبات مشائخ و صیغہائے ساختہ و پرداختہ در و پر قانع و منتظر ہو بیٹھنا کوئی عمدہ کام لائق نفع تام و مدح عام نہیں ہے ابلیس پر تلبیس کا ایک فریب یہ بھی ہے۔ کہ اس نے اس حیلہ و فن سے امت اسلام کو اللہ و رسول کے کلام سے روک کر کلام امت پر مشغوف کر دیا اور برکات وحی و نبوت سے محروم رکھکر ایک جہان کو پیر پرست گور پرست بنا دیا اگر یہ لوگ ہمراہ مداومت تلاوت قرآن اور مواظبت اذکار و ادعیہ سنت صحیحہ کے گاہ گاہ ان ترتیبات مشائخ کو بھی جن میں کوئی رائحہ شرک جلی یا خفی کا نہیں ہے استعمال میں لاتے۔ تو اس سے بمراتب بہتر تھا۔ کہ بالکل ترتیبات پر جھک پڑے ہیں۔ اور کتاب و سنت سے علیحدہ جا گرے ملا علی قاری حنفی نے دیباچہ حزب الاعظم میں اربعین اسمی و دعائے قدح وغیرہ سے منع کیا ہے۔ اور محمد بن علی افندی نے کتاب خزینۃ الاسرار اسی غرض سے لکھی ہے کہ لوگ متوجہ طرف تلاوت قرآن و اوراد حدیث کے ہوں اور ترتیبات مشائخ میں نہ پھنسیں۔ بلکہ ہر مدعائے دینی و دنیاوی اور قضاء حوائج صوری و معنوی کے لئے قرآن و حدیث ہی کا استعمال کریں۔ و باللہ التوفیق

" قرآن و حدیث ہی کا اصل اور بزرگان و نجات کا حامل ہے "

ختم صحیح بخاری برائے رفع جملہ نوازل

اس کتاب مبارک کا ختم کرنا واسطے شفا بیمار و حفظ آفات و حوادث زمان کے بطور رقیہ جائز ہے۔

اس میں کسی شخص کا خلاف منجملہ اہل علم کے معلوم نہیں ہے بلکہ منفعت اسکی قرأت و ختم کے واسطے رفع آفات و حصول سلامت کے مجرب ہے و اہذا جب سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے ہر قرآن میں اہل علم نے ساتھ اس کے توسل کیا ہے۔ اور کس طرح نہ کرتے کہ بعد کتاب اللہ کے یہ کتب اصح کتب اسلام ہے روئے زمین پر اسکا قاری و متوسل و معتقد و عامل ہر خیر و برکت کے لائق ہے اور جو شخص اس نعمت سے محروم نصیب ہے وہ خیر کثیر سے محروم ہے شیخ عبداللہ بن ابی جمرہ نے کہا ہے ایک جماعت اہل عرفان جن سے میں نے ملاقات کی ان سب نے مجھ سے یہ بات کہی کہ اِنَّ صَحِیحَ

" ختم صحیح بخاری رفع آفات و حصول سلامتی "

" صحیح بخاری کا قاری، متوسل، معتقد اور عامل ہر خیر و سلامتی کا مستحق ہے "

الْبُخَارِيِّ مَا قُرِئَ فِي شِدَّةٍ إِلَّا فُرِجَتْ وَلَا رُكِبَ بِهِ فِي مَرْكَبٍ إِلَّا نَجَا قَالَ وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ قَدْ دَعَا لِقَارِئِهِ انتہی اور حافظ ابن کثیر نے کہا ہے كِتَابُ الْبُخَارِيِّ الصَّحِيحُ يُسْتَسْقَى بِقِرَاءَتِهِ الْغَمَامُ وَأَجْمَعَ عَلَى قَبُولِهِ وَصِحَّةِ مَا فِيهِ أَهْلُ الْإِسْلَامِ ذَكَرَهُ الْقَسْطَلَانِيُّ فِي شَرْحِ الْبُخَارِيِّ اور شیخ عبدالحق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ بسیاری از مشائخ و علماء و ثقات صحیح بخاری را از برائے حصول مرادات و کفایت مہمات و قضائے حاجات و دفع بلیات و کشف کربات و صحت امراض و شفاء مرضی و زدو مضائق و شدائد خوانده اند و مراد ایشاں حاصل شده و بمقصود رسیده اند۔ وَوَجَدُوهُ كَالتِّرْيَاقِ مُجَرَّبًا وَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْمَعْنَى عِنْدَ عُلَمَاءِ الْحَدِيثِ مَرْتَبَةَ الشُّهْرَةِ وَالِاسْتِفَاضَةِ انتہی بمعناہ اور سید جمال الدین محدث نے اپنے استاد سید اصیل الدین رحمہ اللہ سے حکایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے۔ قَرَأْتُ صَحِيحَ الْبُخَارِيِّ نَحْوَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ مَرَّةٍ فِي الْوَقَائِعِ وَالْمُهِمَّاتِ لِنَفْسِي وَلِلنَّاسِ الْآخَرِينَ بِأَيِّ نِيَّةٍ قَرَأْتُهُ حَصَلَ الْمَقْصُودُ وَكَفَى الْمَطْلُوبُ انتہی بالجملہ نفع اس کتاب کی قرات کا تجربہ علماء محدثین و اہل معرفت و فقہ میں درجہ شہرت و تواتر کو پہونچ چکا ہے۔ اس حد تک کہ جسکا انکار نہیں ہو سکتا یہ وہ کتاب مبارک ہے۔ جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منام ابو زید مروزی میں درمیان رکن و مقام کے اپنی کتاب فرمائی حَكَاهُ الْقَسْطَلَانِيُّ بِسَنَدِهِ الصَّحِيحِ انتہی مختصا مِنْ كِتَابِ هِدَايَةِ السَّائِلِ إِلَى أَدِلَّةِ الْمَسَائِلِ آخر ۱۳۰۱ھ ہجری میں بمقام بصرہ ایک شخص نے حلف کاذب ساتھ صحیح بخاری کے محکمہ قضا میں کیا تھا۔ اُسی دن وہ مرگیا یہ خبر صاحب جوائب نے بقید ماہ و سال درج جوائب کی تھی۔ جسطرح قرآن شریف کے تیس پارے ہیں۔ اسی طرح اہل علم نے صحیح بخاری کو بھی تیس پاروں پر تقسیم کیا ہے تو جس قاعدے سے ختم قرآن شریف کا سات دن میں کیا جاتا ہے یا تیس دن میں اسیطرح بمقتضائے حال و وقت اس کتاب کا ختم بھی کرنا چاہیئے۔ میں نے کسی کتاب میں صراحت ترکیب ختم کی نہیں پائی فقط یہ پایا کہ اسکا ختم کذا و کذا نفع دیتا ہے۔ بہر حال باوضو ہو کر منہ طرف قبلے کے کرکے ساتھ خضوع و خشوع و حضور دل کے خود پڑھے یا کسی اور کو حکم کرے خواہ ایک شخص ختم کرے یا ایک جماعت پڑھے نفع اسکا متیقن ہے و للہ الحمد

برائی درد سر

شعرانی نے طبقات کبرے میں بذیل ترجمہ احمد بن ابی الحواری رضی اللہ تعالی عنہ نقل کیا ہے۔ وَكَانَ يَقُولُ عَلَّمَنِي الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ لِلْوَجَعِ تَقُولُ إِذَا أَصَابَكَ وَجَعٌ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى الْمَوْضِعِ وَقُلْ وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ فَلَمَّا أَقُولُهَا عَلَى الْوَجَعِ يَذْهَبُ لِسَاعَتِهِ انتہی

برائی رہ گشدہ

شعرانی نے طبقات میں بذیل ترجمہ محمد بن ابراہیم زجاجی رحمہ کے لکھا ہے وَكَانَ

يَقُوْلُ مِمَّا جَرَّبْنَاهُ لِرُؤْيَةِ الضَّالَّةِ اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اجْمَعْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ مَا لِيْ وَيَقْرَءُ قَبْلَهٗ سُوْرَةً وَالضُّحٰى ثَلٰثًا قَالَ وَقَدْ وَقَعَ مِنِّيْ فَصُّ خَاتَمٍ فَجَعَلْتُهٗ قَدْ عَوَتْ بِهٖ فَوَجَدْتُ الْفَصَّ فِيْ وَسَطِ فِرَاشٍ كُنْتُ اَصْبَحْتُ فِيْهِ انتہیٰ یہ دونوں اعمال دو دسرور و رضالہ میری کتاب خیر الطیر میں بھی مذکور ہیں۔

برائے دیدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خواب

جو شخص سورہ کوثر کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھے اور ہزار بار درود بھیجے گا۔ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ خزینۃ الاسرار میں کہا ہے۔ وَاَنَا جَرَّبْتُهَا بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ وَهِيَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ فَلْيُخْبِرْ كَثِيْرٌ مِّنَ الْاِخْوَانِ جَرَّبُوْا سُوْرَةَ الْكَوْثَرِ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَرَاٰهُ فِي الْمَنَامِ اور بعض مشائخ نے کہا ہے جو شخص نصف شب جمعہ کو سورہ قریش ہزار بار پڑھکر باوضو سو ویگا۔ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا اور اسکا ہر مقصود حاصل ہوگا۔ اس کو مجرب عظیم کہا ہے صاحب خزینۃ الاسرار نے اپنا دیکھنا حضرت کو ۱۲۶۱ھ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے۔ بعض لوگ جو حضرت کو ساتھ نقصان شمائل شریفہ کے دیکھتے ہیں۔ یہ امر راجع ہے طرف حال رائی کے کہ وہ استقامت میں متغیر الحال ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مثال آئینہ کے ہیں۔

صلوۃ تنجینا

شیخ اکبر نے اس صیغہ درود کو ایک کنز کنوز عرش سے بتایا ہے۔ اور کہا ہے کہ جو شخص اسکو جوف لیل میں ہزار بار پڑھیگا۔ اسکی حاجت دنیاوی و دینی بہت جلد درجہ اجابت کو پہونچے گی۔ جیسے برق خاطف یہ درود تریاق جسیم واکسیر عظیم ہے امام ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات نے اس کے اسرار و منافع بہت بیان کئے ہیں۔ مولوی قطب الدین دہلوی کو اجازت اس صیغہ کی یوں تھی کہ ہر روز ستر بار واسطے قضائے حوائج کے پڑھے۔ انہوں نے اجازت اسکی عام دی ہے صیغہ اس صلوۃ کا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ انتہیٰ بعض مشائخ نے کہا ہے جو کوئی اس درود شریف کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھیگا۔ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ اور اس کے سارے حوائج پورے ہوں گے۔ بعض کا نقطہ ہے۔ مَنْ قَرَءَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَلْفَ مَرَّةٍ فَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَبَلِيَّتَهٗ بِبَرَكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لفظ تنجینا بتخفیف و تشدید دونوں طرح پڑھا جاتا ہے قرآن پاک میں بھی یہ مادہ بذکر دعا یونس علیہ السلام دونوں آ

"درود تفریجیہ قرطبیہ المعروف درودِ ناریہ کے فضائل وخواص"

الالاء فالدواء

۱۰۴

ث آیاتِ وَتُجَنِّیَاہُ مِنَ الْغَیْرِ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

صلوۃ تفریجیہ قرطبیہ

اسکو مغاربہ صلوۃ ناریہ کہتے ہیں۔ اسلئے کہ جب یہ درود ایک مجلس میں واسطے تحصیل مطلوب یا دفع مرہوب کے بعدد ۴۴۴۴ پڑھی جاتی ہے تو وہ مقصد سرعت میں مثل نار کے حاصل ہوتا ہے ولہذا اس کو اہل اسرار مِفْتَاحُ الْکَنْزِ الْمُحِیْطِ لِنَیْلِ مُرَادِ الْعَبِیْدِ کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے خواص اس عدد کے ذکر کئے ہیں اور کہا ہے اَلْسِّرُّ فِیْ سَبَبِ التَّاثِیْرِ مراد اس عدد سے چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھنا ہے سیغہ اس درود کا یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ قرطبی نے کہا ہے جو شخص اس درود کو ہر روز اکتالیس بار یا سو بار یا زیادہ بار پڑھا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہم وغم کی تفریج اور ہر کرب وحزن کا کشف کرے گا۔ اور اسکا کام آسان اور اس کا حال اچھا اور اس کا رزق وسیع ہو جائیگا۔ ابواب حسنات وخیرات کے اس پر مفتوح ہو جائیں گے حوادث دہر وشر نکبات جوع وفقر سے امن رہیگا۔ اسکی محبت لوگوں کے دل میں ہوگی۔ وہ جو چیز خدا سے مانگے گا وہ ملے گی انتہی شیخ محمد تونسی کہتے ہیں جو شخص اس درود کو ہر روز گیارہ بار پڑھیگا گویا آسمان سے رزق اترتا ہے۔ زمین سے رزق اگتا ہے امام دینوری نے کہا ہر روز گیارہ بار پڑھنے سے مراتب علیہ ودولت غنیہ حاصل ہوگی۔ اور اگر تین سو تیرہ بار واسطے کشف اسرار کے پڑھے گا۔ تو مراد سے زیادہ دیکھے گا۔ اور اگر ہر روز سو بار پڑھا کرے گا تو غرض کو فوق المراد پائیگا۔ **ف** صیغے درود ہائے ماثورہ کے قریب تین سو کے ہیں۔ جنکو مع سند کے کتاب نزل الابرار میں لکھا گیا ہے اہل تعبیر حدیث نے کہا ہے کہ صلوۃ وسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افضل عبادات واحسن حالات واعظم قربات واشرف مقامات ہے اور ادب درود شریف کا یہ ہے کہ اس میں نام پاک اللہ اور اسم مبارک محمدؐ اور لفظ آل واصحاب ہو۔ ایک درود شریف وسلام کا مکرر پڑھنا ذکر صلوات متعددہ سے افضل ہے بعض خواص نے کہا ہے۔ مخصوص فاتحہ النقا اور اشعار صلواۃ میں لفظ صلوۃ وسلام معًا ذکر کرے۔ اور واسطے تکثیر ثواب کے اسم عدد بھی ذکر کرے۔ جسطرح حدیث میں دربارہ تسبیح وغیرہ آیا ہے سبحان اللہ عدد کذا وملاء کذا سو آداب صلوۃ ناریہ میں بحمدہ تعالیٰ موجود ہیں۔ غرضیکہ بعد تلاوت قرآن وذکر خدا کے کوئی وظیفہ ودعا بہتر درود شریف سے نہیں ہے اس مسئلے کا بیان جیسا کتاب نزل الابرار میں ہے ویسا کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے۔

برائے کشف وقائع الجدیدہ

قول جمیل میں لکھا ہے۔ بعض مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے

"کشف اور دیگر روحانی طاقتوں کا حصول"

وقائع آئندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور نہا کر اپنا اچھا لباس پہنے اور خوشبو ملکر مصلے پر بیٹھے اور ایک کھلا مصحف اپنی داہنی طرف اور ایسا ہی ایک بائیں طرف اور اسی طرح ایک اپنے سامنے اور ایک اپنے پیچھے رکھے پھر اللہ تعالیٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلاں واقعہ کو اس پر ظاہر فرمائے پھر اسم ذات کا ذکر شروع کرے جب آنکھ بند کئے تو ایک بار داہنی مصحف پر ضرب لگائے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار پیچھے اور بار سامنے یہانتک کہ اپنے دل میں کشائش و نور کو پائے۔ سات دن یا اتنے اس کے اس پر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف حال ہوگا۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ بعد اس کے فرماتے ہیں قُلْتُ هٰذَا مَا قِيْلَ وَفِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ بِالْمُصْحَفِ انتہی مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم نے کہا ہے کہ حضرت مولف نے سچ فرمایا اس کی کیا حاجت ہے اصل مقصود استخارہ مسنونہ سے بھی حاصل ہوتا ہے انتہی میں کہتا ہوں یہ امر داخل رسوم مشائخ ہے اس کے لئے جہد کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے ولہذا شاہ صاحب نے وصیت نامہ میں فرمایا ہے کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبریٰ ہست و رسوم ایشان ہیچ نمے ارزو انتہی۔ پھر اس کے بعد کہا ہے کہ ہمارے والد نے واسطے کشف وقائع کے یہ بات اختیار کی ہے کہ اللہ کا ذکر ان تین نام سے کرے یا علیم یا مبین یا خبیر با شروط مذکورہ باستثنائی وضع مصاحف انتہی اگرچہ یہ طریقہ طریق اول سے بہتر ہے لیکن اَلصَّبَاحُ يُغْنِيْ عَنِ الْمِصْبَاحِ ہمکو کچھ ضرور نہیں ہے کہ ہم سنت صحیحہ مسنونہ یعنی کو دوبارہ استخارہ ماثورہ ترک کرکے دوسرا طریقہ اختیار کریں۔

برائے کشف ارواح مشائخ قادریہ نے کہا ہے جو طریقہ واسطے کشف ارواح کے ہمارا مجرب ہے۔ وہ یہ ہے کہ طہارت و نظافت والا بن پاک وضو و خوشبو کے مصلے پر بیٹھکر داہنی طرف سبوح کی ضرب لگائے اور بائیں طرف قدوس کی اور آسمان میں رب الملائکۃ کی اور دل میں والروح کی انتہی۔

برائے حصول امر مشکل امر مشکل کے حاصل کرنے کیواسطے شروط مذکورہ لیکر یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اس کیواسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگائے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسیطرح ہزار بار کرے۔

برائے انشراح خاطر و دفع بلا بلاؤں کے دور کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگائے اور لا الہ الا ہو کی اسطرح ضرب لگائے جسطرح نفی و اثبات میں بیان کیا گیا ہے۔ اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگائے

"دل میں کشائش و نور کا حصول"

"شاہ ولی اللہ کا قول"

"کشف ارواح، روحوں کی حاضری کا مجرب عمل"

"ناممکن ممکن ہو جائیگا"

"دافع بلیات"

"برائے شفاء کاملہ من امراض جمیعہ"

۱۰۶

برائے شفا مرض وغیرہ جب اللہ سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو اسم الٰہی کا موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنیٰ میں سے لیکر اس نام کو دو ضرب یا چار ضرب کیساتھ ذکر کرے مثلاً یوں کہے۔ یا شَافِیْ یَا صَمَدُ اَوْ یَا رَزَّاقُ اَوْ یَا مُذِلَّ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ

رابطہ با شیخ مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ یہ بھی شغل دل کا لگانا اور کا تھنا ہے مرشد کیساتھ محبت و تعظیم کی صفت پر اور اس کی صورت کا ملاحظہ کرنا شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں قُلْتُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَظَاهِرَ كَثِيْرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ شَيْئًا كَانَ اَوْ مَلَكًا اِلَّا وَقَدْ عَلِمَ اَنَّهُ صَارَ مَظْهَرًا لِلّٰهِ فِيْ مَوْتِهِ وَنِيَّتِهِ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ وَسَاَلَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ فَقَالَ اَيْنَ اللّٰهُ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَسَاَلَهَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِهَا اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَرْسَلَكَ فَقَالَ هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَتَوَجَّهَ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ وَلَا تَرْبِطَ قَلْبَكَ اِلَّا بِهٖ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْعَرْشِ وَنَحْوِهِ الَّذِيْ وَضَعَهٗ عَلَيْهِ وَهُوَ اَزْهَرُ النُّوْرِ كَمِثْلِ نُوْرِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْقِبْلَةِ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ كَالْمُرَاقَبَةِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ انتہیٰ یہ عبارت مبارک دلیل واضح ہے۔ اس بات پر کہ تصور شیخ وقت عبادات اور ربط قلب بالشیخ ایک طرح کا شرک خفی ہے۔ اور اس عبارت میں یہ ارشاد کیا ہے کہ عبادت میں کوئی شئے بھی سوا اللہ واحد کے قبلہ توجہ نہ ہو خواہ نور عرش ہو یا اور کچھ میں کہتا ہوں آیہ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا باشارۃ النص نافی اسی ہے تصور شیخ سے ولیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں

برائے کشف قبور و استفاضہ ازاں مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ جب قبرستان میں جائے سورہ انا فتحنا دو رکعت میں پڑھے پھر سامنے میت کے بیٹھ کر قبلہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے۔ اور اللہ اکبر و لا الٰہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جائے۔ پھر کہے یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اسکو آسمان میں ضرب کرے۔ اور یا روح الروح کی ضرب دل میں لگائے یہاں تک کہ کشائش و نور پائے۔ پھر منتظر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہو اس کے دل پر لیتے۔ یہ طریق قول جمیل میں ذکر کیا ہے۔ لیکن اس پر کچھ تکلم نہیں کیا ظاہر عبارت اس امر کو مفید ہے کہ یہ کشف قبور اس سے نہیں ہے کہ حال نعیم

"کشف القبور اور مردوں سے معاونت"

"صاحب قبر سے فیض"

وعذاب میت کا معلوم کرنا منظور ہے بلکہ واسطے فیض لینے کے قبر میت صالح سے ہے سو ہر چند یکجماعت کثیر مشائخ کا اس پر اتفاق ہے اور وہ اپنا تجربہ بتاتے ہیں۔ لیکن ادلہ شرع سے اسکا رائحہ تک نہیں ملتا بلکہ سنت صحیحہ سے خلاف اس کے ثابت ہوتا ہے حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ پس جبکہ نص قطعی سے ثابت ہو چکا کہ بعد موت کے عمل منقطع ہو جاتا ہے تو افادہ و افاضہ بھی بالیقین نہیں ہو سکتا اسلئے کہ یہ عمدہ عمل ہے اور تین چیزیں جن کا استثنا کیا ہے گو میت اپنے مقر میں ہو یہ بات لازم نہیں آتی ہے کہ وہ اتنے تعلق کی وجہ سے عامل و مفید ہو بلکہ وہ تو اپنے کسی حال کی اطلاع تک بھی احیاء کو نہیں کر سکتے پھر فیض رسانی کا کیا ذکر ہے حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا ہے تمہارے بھائی جب دن احد کے شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انکی روحیں جوف میں سبز پرندوں کے رکھیں وہ پرندے انہار جنت پر آکر جنت کے میوے کھاتے ہیں۔ سونے کی قندیلوں میں جو عرش کے نیچے لٹکتی ہیں۔ زیر سایہ عرش جگہ پکڑتی ہیں انہوں نے جب مزہ کھانے پینے کا پایا۔ اور خوابگاہ پاکیزہ پائی تو کہا۔ مَنْ يُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّنَا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ يُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ یہ حدیث نص صریح ہے اس بات پر کہ وہ باوجود اس ترقی درجہ و علو منصب کے اخبار سے اپنے حال کے عاجز ہے اسلئے کہ بعد موت کے عمل ان کا بالکل منقطع ہو گیا تھا حالانکہ مرتبہ شہادت کا فوق مرتبہ ولایت سمجھا ہوا ہے بعد موت کے فیض و فائدہ لینا اور ان کا فیض دینا کس طرح ہو سکتا ہے اور اگر یہ بات ممکن ہے تو سب سے زیادہ احق ساتھ استفاضہ و استفادہ کے ہمارے حضرت صلے اللہ وآلہ وسلم اور صحابہ ہیں کہ ان کی اطلاع سے فیضیاب ہونا چاہیئے۔ اور اگر یہ استفادہ بسبب بیگانگی و کم رنگی مستفید کے نہیں ہو سکتا ہے تو یہ بات خلاف واقع ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کے حیات میں اہل کفر و فسق حاضر ہو کر استفادہ کرتے تھے۔ حالانکہ ان کو مناسبت باطنی بالکل نہ تھی غرضکہ یہ دعوی مشائخ کا طریق شرعیہ پر ثابت ہونا یا فعل قرون مشہود لہا بالخیر سے اسکا پایا جانا یا سلف صلحا سے اس کی نظیر صحیح ملنا بہت مشکل ہے۔ ہمارے نزدیک ایسے مسائل و مکاشفات میں توقف کرنا

سلوک سبیل سلامت ہے اور گذر چکا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ربط قلب بالشیخ اور تصور شیخ دونوں کو ناپسند کیا ہے اور خلاف ظاہر شریعت سمجھا ہے۔ اور یہ تو اس سے بھی بڑھ کر بات ہے۔ حالانکہ سلسلے مشائخ و قدماء صوفیہ کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ طریقہ باطن مشید بکتاب و سنت ہے اور جو طریقت کہ خلاف شریعت کے ہو وہ مقبول نہیں واللہ اعلم

صلوٰۃ معکوس قول جمیل میں کہا ہے وَلِلْجِشْتِيَّةِ صَلوٰةٌ تُسَمّٰى صَلوٰةُ الْمَعْكُوسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا فِي أَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ مَا تُشَدُّ بِهِ يَدُ ذٰلِكَ فَتَرَكْنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى

صلوٰۃ کن فیکون یہ نماز بھی نزدیک چشتیہ کے ہے اسکا نام اسلئے رکھا ہے کہ مطلب برآری میں اسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہوتی ہے جسکو سخت حاجت پیش آئے۔ وہ بدھ جمعرات جمعہ کی راتوں میں دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ احد ایک بار اور سو بار یوں کہے اے آسان کنندہ دشواریہا و اے روشن کنندہ تاریکیہا پھر سو بار استغفار اور سو بار درود شریف پڑھے اور حضور دل سے دعا مانگے۔ جب تیسری رات ہو تب بھی اسیطرح کرے پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روئے اور اللہ سے پچاس بار دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ البتہ اسکی دعا قبول ہوگی۔ انتہی ما فی القول الجمیل آستین کا گردن میں ڈالنا شل تحویل کے نماز استسقاء میں سمجھا گیا ہے۔ مطلب اظہار تضرع اور اشعار گردش حال ہے پس یہ لیکن سنت صحیحہ اس نماز سے ساکت ہے۔ اور نظیر اس نماز میں کوئی فعل نامشروع پایا نہیں جاتا بلکہ ایک مجموعہ ہے اعمال متفرقہ ذکر و دعا کا جن کی اصل سنت میں موجود ہے واللہ اعلم

بزرگی سلب مرض بیماری کا دور کردینا یوں ہوتا ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے۔ اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آئے۔ سو لئے اس تصور کے مریض کی بیماری اس شخص کی طرف آجائے گی۔ اور وہ اچھا ہو جائیگا۔ قول جمیل میں کہا ہے وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِي خَلْقِهِ انتہی مولانا عبد العزیز دہلوی نے کہا ہے کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف بخشوع دل متوجہ ہو۔ اور زبان سے یہی کہے۔ یَا مَنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات و تضرع کے درمیان یہ کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا تیرا ہونے معصیت زائل ہو جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے

صلوٰۃ کن فیکون کا عمل

بیماری کو دور کرنا

گناہ کو دور کرنا

"مرزا مظہر جانِ جاناں کا عمل"

جو حضرت مصنف نے ارشاد کیا ہے لنتے مرزا مظہر جانجانان رحمہ اللہ نے فرمایا ہے قاعدہ سلب آنست کہ تصور نماید کہ بالفعل کہ اندرون میرود عوارض جسمانی شخص از قالب او مے برآید و کشیدہ میشود و بالفعل کہ بیرون مے آید تصور نماید کہ آن عوارض معہودہ جسمانی برزمین مے افتد واز اندرون سلب کنندہ بیرون مے آید تا صاحب سلب متاثر و متاذی نگردد و مریض را پیش رو نشانیدہ بقدر پانصد نفس سلب مرض باید کرد لنتے یہ ترکیب او رائے ہر دو ترکیب مذکور ہے

برائی اشراف بر خواطر

دل کی باتوں کے دریافت کرنیکا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرہ سے خالی کر کے اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہونچا پھر اگر اس کے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق انعکاس تو یہ وہی بات اس کے دل کی ہے بکذا فی القول یا او قد رضی الیقظہ یا رویا فی المنام کے ہوتا ہے پھر طریقہ دفع بلائے نازل کا بیان کیا ہے۔ صاحب ضرورت طرف کتاب مذکور کے رجوع کرے تنبیہ میں نے اس سالی میں انہیں اعمال کو ضبط کیا ہے جو نہایت صحت و قبول و شہرت کیسا تھ ماثور ہیں۔ اور اکثر اعمال کی بنیاد آیات کتاب اللہ یا حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ اور وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے منقول و معمول بہا ہیں ان میں سے چند اعمال صحیح و مجرب کو اخذ کر کے لکھا ہے اور جن اعمال کو ترک کر دیا ہے اس وجہ سے کہ ان میں طول عمل تھا یا مجرب ہونا ان کا معلوم نہیں ہے یا صورت شرعی سے بعید پایا جاتا تھا وہ بے گنتی ہیں۔ سے اگر جملہ را سعدی انشا کند مگر دفترے دیگر املا کند ۔ ان اعمال کے بجا لانے میں وجود اثر کا اوسیوقت متحقق ہو سکتا ہے کہ عامل متقی اور معمول یہ معتقد ہو جن اشخاص اہل علم و مشائخ طریقت سے یہ اعمال ماثور ہیں وہ سب اہل تقوی اور صاحب نسبت تھے یہی وجہ ہے۔ کہ ان کا عمل تخلف نہ کرتا تھا اب جو اہل فسوق ان اعمال کو ساتھ قلب غافل اور قالب عاطل کے کرتے ہیں تو اثر کامل نہیں پاتے اور کبھی بالکل اثر نہیں پاتے اس لئے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ اعمال مؤثر نہیں ہیں۔ حالانکہ یہ قصور اعمال کا نہیں ہے بلکہ عامل کا ہے عمل کو محل قابل میسر نہیں آتا اثر ظاہر ہو تو کس طرح ہو قرآن پاک کے حق میں جو فرمایا ہے یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ محل ناقابل میں نفع ظاہر نہیں ہوتا ورنہ قرآن شفائے محض ہے بلکہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل ضلال کثرت سے ہیں اسی طرح حال ہر دعائی نافع کا ہے کہ کثرت سے ہیں۔ اسی طرح حال ہر دعائے نافع کا ہے کہ کثرت فسق کی وجہ سے اس کی وجہ سے اسکی تاثیر ظاہر نہیں ہوتی ''

واللہ اعلم

"دل کی باتوں کو دریافت کرنا"

"اس رسالہ میں وہی اعمال ذکر ہیں جو ثابت و منقول ہیں: صاحب کتاب"

" مشہور کتاب " حیاۃ الحیوان " کے اعمال کا بیان " الداء والدواء ۱۲۰

فصل بیان میں اعمال حیاۃ الحیوان کے

طبرانی نے معجم اوسط میں باسناد صحیح ابی مزینہ دارمی سے روایت کیا ہے کہ دو مرد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ملاقات کرتے تو جدا نہ ہوتے یہانتک کہ ایک دوسرے پر وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ نہ پڑھ لے۔

برائے انجاح حاجت شیخ شہاب الدین احمد بونی نے کتاب سرالاسرار میں ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو وہ چہار شنبہ پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھے پھر جمعہ کے دن طہارت کر کے مسجد جامع میں جائے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِیْ مَلَاَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَبْصَارُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعْطِیَنِیْ مَسْاَلَتِیْ وَتَقْضِیَ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ اور بعد لفظ حاجتی کے نام حاجت کا لے وَهُوَ سِرٌّ لَطِیْفٌ مُّجَرَّبٌ انتہی میں کہتا ہوں کہ یہ ذکر مشتمل ہے اکثر الفاظ اسم اعظم پر ہے

برائے حصول قوت بر طاعت و رویت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص بعد نماز جمعہ کے طہارت کامل پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَحْمَدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۳۵ بار لکھکر اپنے پاس رکھے گا اللہ تعالیٰ اسکو طاعت پر قوت اور برکت پر معونت دیگا اور ہمزات شیاطین سے کفایت کریگا۔ اور اگر وہ بروقت طلوع آفتاب کے بحالت درود خوانی اس بطاقہ میں مدام نظر کیا کریگا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کثرت سے خواب میں دیکھے گا۔ وَهُوَ سِرٌّ لَطِیْفٌ مُّجَرَّبٌ

برائے نجات روز قیامت و حیات طیب امام احمد نے رب العزت کو ۹۹ بار خواب میں دیکھا کہا اگر بار صدم پھر دیکھوں گا تو کچھ سوال کرونگا دیکھا تو پوچھا کہ اے رب لوگ روز قیامت کو بہ سبب کس چیز کے نجات پائیں گے۔ فرمایا جو شخص ہر بکرہ و عشے کو تین بار یہ ذکر کریگا۔ وہ ناجی ہوگا۔ سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ مَنْ رَّفَعَ السَّمَآءَ بِغَیْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَآءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَهٗ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَهٗ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

" سورۃ والعصر "

" حاجت پوری ہونے کا مجرب عمل "

" اسم اعظم "

" طاقت عبادت اور زیارت رسول کریم "

" بخشش کا عمل "

اَلْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ انتہی میں کہتا ہوں یہ کلمات حدیث بریدہ میں رفعاً آئے ہیں۔ اسکو اہل سنن اربعہ نے روایت کیا ہے مگر احد صمد تا آخر احد ذکر کیا ہے رسالہ خرس الجنۃ میں جتنے بیان اسکا بسط سے لکھا ہے تعیین اسم اعظم میں۔ یہ قول ہیں۔ سب میں راجح تر از روئے سند کے یہی حدیث ہے قالہ الحافظ ابن حجر جو امام نووی سے پوچھا تھا۔ کہ اسم اعظم کیا ہے اور کس سورت میں ہے۔ کہا اس باب میں احادیث کثیرہ آئی ہیں ابن ماجہ وغیرہ میں ابو امامہ سے رفعاً روایت ہے کہ اسم اعظم تین سورہ میں ہے سورۃ البقرہ و آل عمران وطٰہ بعض ائمہ منتقد میں کہتے ہیں۔ کہ لفظ الحی القیوم ہے کیونکہ یہ بقرہ میں اندر آیۃ الکرسی کے آیا ہے اور اول آل عمران میں وارد ہے اور طٰہ کی اس آیت میں ہے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ دمیری نے کہا ہے وَهٰذَا اسْتِنْبَاطٌ حَسَنٌ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ انتہی میں کہتا ہوں حافظ ابن القیم نے بھی کتاب ہدی نبوی میں اسیکو اسم اعظم ٹھیرایا ہے

برائے قضائے حوائج | ہمارے شیخ یافعی کہتے ہیں۔ کہ یہ فائدہ مجرب وعظیم البرکۃ ہے واسطے تفریج ہم وغم کے اور ایک سر مخزون مکنون ہے بعد نماز عشا کے طہارت کاملہ ایک ہی جلسہ میں اللہ کا نام لطیف ۱۲ ہزار ۶ سو ۱۴ بار پڑھے اور زیادت ونقص سے نہایت درجہ حذر کرے کہ اس میں ابطال سر ہوتا ہے حیلہ اسکی شناخت کا یہ ہے کہ ایک تسبیح لے جس کا شمار ۱۲۹ ہے اس پر اس نام کو ۱۲۹ بار پڑھے۔ مقصود حاصل ہو جائیگا۔ یہ طریق اقرب طرق مستقیمہ ہے واسطے معرفت عدد مذکور کے اس لئے کہ شمار اس کے حروف کا چار حرف ہیں ل ط ی ف یہ سب ۱۲۹ ہوئے جب انکو اس کی مثل میں ضرب دیا تو یہ ۱۲ ہزار ۶ سو ۴۱ بار ہو گئے اور اپنی حاجت کا نام لے وہ انشاء اللہ پوری ہو جائے گی لا محالہ اور ایک سو اٹھائیس بار پھر یوں کہے لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ یہ نالہ بد دعا بھی ہے اور جالب خیر اور رزق وبرکت بھی ہے اسکو ہر نماز کے بعد سو بار کہے پھر کہے اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ اور واسطے دفع کید ظلمہ کے یوں کہے لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ الی قولہ خَبِیْرٌ اور جب قرأت اسم مبارک تمام کر چکے تو یہ دعا مانگے۔ اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَیَّ رِزْقِیْ اَللّٰهُمَّ اعْطِفْ عَلَیَّ خَلْقَكَ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِیْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَیْرِكَ فَصُنْهُ عَنْ ذُلِّ السُّؤَالِ لِغَیْرِكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

شیخ ابو الحسن شاذلی نے فرمایا ہے کہ تمسک کر بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْحَمِیْدَةِ لَا تَفُزْ بِسَعَادَةِ الَّذِیْنَ لَا یَتَّخِذُوْنَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ وَلِیًّا وَّلَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَدُوًّا وَّازْهَدْ فِیْ بِرَادِلِهِمْ مِنَ النَّعِیْمِ فِی الدُّنْیَا وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنَ الْمَوْتٰی وَاشْهَدْ لِلّٰهِ

"حدیث مروی میں اسم اعظم"

"حاجات کا پورا ہونا"

"رزق میں برکت"

"شیخ ابو الحسن شاذلی کا مجرب عمل"

بِالْوَعْدِ ثُمَّ وَلِرُسُلِهِ بِالرِّسَالَةِ فَحَسْبُكَ عَمَلٌ صَالِحٌ وَاِنْ قُلْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَمَنْ كَانَ مُتَّصِفًا بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْحَمِيْدَةِ ضَمِنَ اللّٰهُ لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ اَرْبَعَةً فِي الدُّنْيَا الصِّدْقَ فِي الْقَوْلِ وَالْاِخْلَاصَ فِي الْعَمَلِ وَالرِّزْقَ كَالْمَطَرِ وَالْوِقَايَةَ مِنَ الشَّرِّ وَاَرْبَعَةً فِي الْاٰخِرَةِ اَلْمَغْفِرَةَ الْعُظْمٰى وَالْقُرْبَةَ الزُّلْفٰى وَدُخُوْلَ جَنَّةِ الْمَاْوٰى وَالْعُرُوْجَ بِالدَّرَجَةِ الْعُلْيَا

برائی صدق و رزق و سلامت وغیرہا جو شخص چاہے کہ مجھے صدق فی القول کی عادت پڑے وہ قراءت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پر مداومت کرے اور اگر چاہے کہ رزق مثل باران کے برسے تو قراءت قل اعوذ برب الفلق پر مداومت کیجے اور اگر شر مردم سے سلامت رہنا چاہے تو قل اعوذ برب الناس ہمیشہ پڑھا کرے اور اگر طلب خیر رزق و برکت کا خواہاں ہو تو اس پر مداومت کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور سورہ واقعہ و سورہ یٰسین پڑھا کرے رزق مثل باران کے آئیگا اور اگر یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ہم سے کشادگی اور ہر ضیق سے مخرج اور رزق بے گمان دے تو استغفار کو لازم پکڑے اور اگر یہ چاہے کہ خوف و وہم سے امن میں رہے تو یوں کہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ اس کے بعد دیری نے بلفظ اِذَا اَرَدْتَ كَذَا فَافْعَلْ كَذَا بہت سے اور اور ذکر کئے ہیں جن کی اصل حدیث سے ثابت ہے ان کا ذکر کرنا اسجگہ چنداں ضروری نہ تھا۔ اگرچہ وہ سب واسطے فوائد دارین کے مقرر ہیں۔

برائی دخول بر سلطان جابر جو شخص پاس بادشاہ کے جائے اور اس سے ڈرتا ہو تو یہ پڑھے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ یہ پڑھنا واسطے اس کام کے مجرب ہے واللہ اعلم

برائی عدم جوع و عطش دوام قراءت سورہ لایلاف واسطے اس کام کے مجرب ہے دمیری کہتے ہیں وَقَدْ جَرَّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا وَّصَحَّ

برائی تجارت سورہ شعراء کو لکھکر موضع تجارت میں لٹکائے بیع و شرا کثرت ہونے لگیگی

برائی خوف تلف سورہ قصص کو لکھکر جس شخص پر لٹکائے جسپر خوف تلف کا ہے موجب امان ہے دمیری نے کہا۔ وَهُوَ سِرٌّ لَطِيْفٌ مُّجَرَّبٌ

"نقصان سے بچنے کیلئے"

الداء والدواء ۱۱۴ "شفاء من کل داءٍ" "امام شافعی کا قول"

برائے درد سر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں گھر میں بعض بنی امیہ کے ایک قبہ چاندی کا مقفل بند ملا اس کے اوپر لکھا تھا: شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اس کے اندر یہ کلمات تھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اُسْکُنْ اَیُّھَا الْوَجَعُ سَکَّنْتُکَ بِالَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اُسْکُنْ اَیُّھَا الْوَجَعُ سَکَّنْتُکَ بِالَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا شافعی کہتے ہیں۔ فَمَا اسْتَعْجَبْتُ مَعَ شَکٍّ لِّیَبْتَغِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنَّہٗ ھُوَ الشَّافِیْ یہ دلیل ہے اس پر کہ امام صاحب نے اس جگہ عمل فقط وجادت پر کیا اجازت کا نہ فرمایا

ایضاً برائے صداع ایک ورق سفید پر لکھکر اسکو محل صداع پر چپکائے باذن اللہ درد سر دور ہو جائیگا۔ دمیری کہتے ہیں صَحِیْحٌ مُّجَرَّبٌ د م ہ ل ہ

ایضاً برائے صداع ان حروف کو ایک چوب یا مکان پاک میں لکھ کر ایک مسمار سے حرف اول کو ٹھونک دے اور یہ آیت پڑھے اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اگر صداع ٹھہر جائے تو بہتر ورنہ پھر مسمار کو خوب زور سے ٹھونکے اس پر بھی نہ جائے۔ تو ایک حرف سے طرف دوسرے حرف کی نقل کرے یہاں تک کہ صداع ساکن ہو ضرور ہے کہ کسی نہ کسی حرف پر اسکو سکون ہو جائیگا۔ وہ حرف یہ ہیں ا ح ا ک ـ ک ـ ح ع ح ا م ح اور جگہ مسمار کی سیاہی سے دمیری کہتے ہیں یہ مجرب ہے فلک سواد ای مجموعا قولک ہ

اِنِّیْ حَمَلْتُ اِلَیْکَ کُلَّ کَرِیْمَۃٍ وَحَوَّاءَ عَنْ حَظِّ الْمُبَیَّنِ مَا حَسَنَتْ مِنْھَا وَاَوَّلُ الْکَلِمٰتِ مِنْھَا مَقْصِدِیْ وَبِصَدَاعِ رَاسِیْ بِاَنَّکَ قَدْ جُرِّبَتْ

فصل برائے رغبت در اوامر و نفرت از منہیات شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہے بسیار گفتن لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ و نفی اثبات کلمہ توحید و ضرب آن بر قلب شدہ و خواندن سورہ برائے معوذتین صبح و شام مفید ایں معنے است و اکثار ایں کلمہ مع معوذتین بعد از نماز صبح و مغرب یازدہ یازدہ بار برائے حفظ از مکائد نفس و ابلیس نافع است

برائے عفو جرائم و حسن عاقبت اکثار استغفار و ذکر کلمہ طیبہ و تلاوت آیۃ الکرسی بعد از نماز بسیار مناسب است

برائے سہل شدن سکرات موت مداومت آیۃ الکرسی و سورہ اخلاص و برائے دفع عذاب قبر سورہ تبارک

بعد از نماز عشا قبل از خفتن در حدیث آمده وہمچنین خواندن سورۂ دخان مروی است۔

برائی حفظ آبرو و حرمت اسم یا عزیز چہل و یکبار خواند و بر روئی خود دمیدن وقت صبح و ہر وقتیکہ نزد حاکم رفتن باشد مجرب است

برائی حفظ از جمیع آفات و بلیات و مکروہات دنیا سی وسہ آیت بعد از نماز شام باید خواند و اگر فرصت نباشد آیۃ الکرسی دہ بار بوقت صبح و یا حفیظ دو ہزار بخواند و حزب البحر در این باب مجرب است

برائی دفع شر اعدائے دینوی وقت بوقت و بقید طہارت و عدد و شرائط دیگر دا دمت این دعا مجرب است و وقت خواندن این دعا صورت اعدا در خیال آورده سنگ بر سینۂ آنہا بندد بسیار مجرب است اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ و خواندن سورہ تبت و سورۂ فیل برائی دفع اعدا نیز مجرب است

دعائی کرب برائے مشکلات و صعوبات دینوی دعا کرب بلا طہارت و وضو و بے قید عدد در این باب مجرب است و دعا این است لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً لِیْ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ حق میں کہتا ہوں یہ ذکرو دعا حصن حصین میں موجود ہے لیکن تھوڑی تفاوت ہے

درود برائے وظیفہ مدام درود باین صفت اگر میسر باشد والا شب بہ صد بار مداومت باید کرد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ و بہترین استغفار سید الاستغفار است در وقت خفتن با ملاحظۂ معانی باید خواند انتہٰی

برائی حفظ و آفات دارین کتاب قوت القلوب میں مسبعات عشر کو اس کام کے لئے لکھا ہے قبل طلوع و قبل غروب آفتاب اسکو پڑھنا چاہیے۔ ہر ذکر کو سات بار پڑھے (۱) فاتحہ (۲) سورہ ناس (۳) فلق (۴) اخلاص (۵) کافرون (۶) آیۃ الکرسی (۷) کلمہ تمجید (۸) یہ درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ (۹) یہ دعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (۱۰) اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ

عزت وآبرو کی حفاظت

دافع بلیات عظیم

دشمن سے حفاظت

مشکلات آسان

درود وظیفہ

مسبعات عشر

وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ سید جلال الدین بخاری فرماتے ہیں۔ اگر فرصت نہ ہو تو بجائے مسبعات عشر کے اس دعا کو سات بار ہر دن ایک بار بسملہ پڑھا کرے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ كَرِیْمٌ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ انتہی میں کہتا ہوں کہ یہ دعا حزب الاعظم میں قدرے تفاوت سے آئی ہے والحمد

فصل اعمال کتاب فتح الملک المجید للشیخ احمد الدیربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

برائے جلب ہر خیر و دفع ہر شر و ترویج بضاعت بسم اللہ کا عدد حروف جمل کبیر یعنے ۷۸۶ بار تکا تار چند روز تک پڑھنا واسطے امور مذکورہ کے نافع و مجرب ہے۔

برائے محبت و مودت بسملہ کو سات سو چھیاسی بار پڑھ کر ایک قدح آب پر دم کرکے پلاوے شارب کو محبت شدید ہو جاوے گی۔

برائے خصب زرع و حصول برکت ایک رقعہ پر سو بار اور ایکبار بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھکر زرع میں دفن کرے وہ جملہ آفات سے محفوظ رہے گی۔

برائے زندگی اولاد جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو۔ وہ ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھکر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اسکی اولاد زندہ رہے گی۔ دیربی کہتے ہیں۔ وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

برائے ہلاک دشمن اس جدول بسملہ کو ایک قطعہ رصاص پر لکھے اور بجائے فلاں کے نام دشمن لکھے پھر ملتیت دلوم احمر سے دھونی دیکر قریب آگ کے دفن کرے جو ہمیشہ جلتی رہتی ہو لیکن آگ رصاص کو نہ لگنے پائے۔ ورنہ معمول لہ ہلاک ہو جائیگا اور عامل ساتھ اسکے مطالب ہو گا پھر اس دعا کو اس وقت پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَهُوَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ مِنْ خَشْیَتِهِ الْقُلُوْبُ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ فِیْ فُلَانٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ یَرْجِعُ عَمَّا

"ظالم ظلم سے باز آجائیگا...!"

بسم	الله	الرحمن	الرحیم	فلان
الله	الرحمن	الرحیم	فلان	بسم
الرحمن	الرحیم	فلان	بسم	الله
الرحیم	فلان	بسم	الله	الرحمن
فلان	بسم	الله	الرحمن	الرحیم

مُوْبِقِيْهِ كَالْهُدْبَةِ وَ وَتِقْنَهُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَرْجِعُ فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ بَلَاءَكَ وَعَجِّلْ لَهُ غَضَبَكَ فَاهْلِكْهُ يَا قَاهِرُ يَا قَهَّارُ يَا قَاهِرُ يَا مُنْتَقِمُ يَا اللهُ اس دعا کو سات سو بار پڑھ کر سات سو بار دعا کرے ظالم ظلم سے باز آئیگا یا سریعاً ہلاک ہو جائیگا۔ فَاتَّقِ اللهَ فِي ذٰلِكَ كَذَا ذَكَرَهُ الْبُوْنِيُّ فِيْ شَمْسِ الْمَعَارِفِ الْكُبْرٰى صورت نقش بسم اللہ یہ ہے۔

"دشمن سے چھٹکارا"

دوسری ترکیب اس کی بونی نے کتاب الرقیم میں یوں لکھی ہے کہ اسکو لوح رصاص پر لکھکر اسم مطلوب وسط جدول میں رکھکر دن جمعہ کے جس ساعت میں چاہے نرم آگ سے ملتیت و لوبان کا بخور کرے آگ سے علیحدہ رکھو ورنہ معمول لہ ہلاک ہو جائیگا فَاتَّقِ اللهَ اِنَّمَا الْفَاعِلُ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْعَفْوَ اَعْظَمُ الْوَسَائِلِ زروق رحمہ نے بھی ترکیب اول کا ذکر شرح اسماء حسنے میں کیا ہے مگر الفاظ دعا کے قدرے متفاوت ہیں اور یہ کہا ہے کہ اس نقش کو نگین پر کندہ کرکے ملتیت و زرنیخ سرخ سے دھونی دے واللہ اعلم اور یہ لکہا ہے وَاِيَّاكَ اَنْ يَلْحَقَ النَّارُ الْخَاتَمَ فَيُهْلِكَ فَمَا سَبَبَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تعالیٰ

"جن کو جلانے والا عمل"

برائی سوختن جن آسیب زدہ کے کان میں سات بار اذان دے پھر فاتحۃ الکتاب و معوذتین و آیۃ الکرسی و سورہ صافات و آخر سورۂ حشر و سورہ طارق پڑھے وہ آگ میں باذن خدا جل جائیگا۔ دیربی نے کہا مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ مَعْمُوْلٌ بِهٖ فَاِنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

"زندگی خوشحال کرنے کیلئے"

برائے حسن حال غرہ محرم کو فاتحہ تین سو ساٹھ بار مع بسملہ پڑھ کر یہ دعا کرے اَللّٰهُمَّ يَا مُحَوِّلَ الْاَحْوَالِ حَوِّلْ حَالِيْ اِلٰى اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا مُتَعَالُ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وہ شخص اس سال ہر مکروہ سے محفوظ رہیگا مُجَرَّبٌ وَصَحِيْحٌ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ذَكَرَهُ اَبُوْ بَكْرِ الْقَطَّانُ عَنِ الشَّيْخِ دمرداش رحمہ

"خطرناک مقام میں امن"

برائی جائی خوفناک اگر کسی خوف کی جگہ میں ہو تو مع اپنے ہمراہیوں کے زمین پر بیٹھے بعض کی پشت طرف بعض کے ہو پھر ان پر ایک دائرہ سات بار آیۃ الکرسی پڑھتے ہوئے کھینچے پھر یوں کہے وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ وَّحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيْمٍ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ

مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اَللّٰہُ حَفِیْظٌ عَلَیْھِمْ وَمَا اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا
حَافِظٌ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پھر تین بار یا حفیظ کہے پھر یا حافظ احفظنا
اَللّٰھُمَّ احْرُسْنَا بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنَا بِکَنَفِکَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ پھر تین بار
یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ کہہ کر خاموش ہو جائے اور سب ہمراہی خاموش رہیں اگر ایک امت
ثقلین یا ربیعہ ومضر داخل ہوگی تو بھی انکو نہ دیکھے گی۔ اور نہ ضرر دے گی۔ اور نہ ایذا پہونچا سکیگی
بلکہ اللہ انکو اس سے مخفی رکھے گا۔ وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ مِرَارًا وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

برائی ہلاک عدو اکتالیس کنکری لیکر ہر ایک کنکری پر ایک ایک بار سورہ یس پڑھ کر ایک ایک کنکری کو ایک مغاک لطیف میں رکھ کر بہ نیت دشمن معمول نماز جنازہ پڑھ کر مٹی سے تو پے پس وہ جلد ہلاک ہو جائے گا۔ ذَکَرَہُ الشَّیْخُ اَبُو الْفَضْلِ ابْنُ یَعْقُوْبَ وَقَدْ جَرَّبَہُ الْقَائِلُ وَصَحَّحَہُ، وھو ثقۃ۔

برائی محموم یعنے تپ زدہ ایک تاگا کتان کا لیکر اس پر سورہ الم نشرح پڑھے ہر کاف پر گرہ لگائے یہ تو گرہ ہوئیں بائیں ہاتھ پر محموم کے فوقتی کو عر باندھے اللہ کے اذن سے جلد تر صحت یاب ہو جائیگا۔ وقد جرب وصح

برائی امن مکان سورہ فیل کو ایک ظرف خام گل قدیم پر لکھکر اندر گھر وغیرہ کے دفن کر دے وہ موضع مامون رہیگا۔ جبتک کہ یہ ظرف اس میں باقی ہے وذالک مشہور

برائی دفع دشمن نماز فجر میں الم نشرح رکعت اولی میں اور سورہ فیل رکعت ثانیہ میں پڑھنے سے دشمن کا منہ اسکی طرف سے پھر جائیگا۔ اور کوئی رستہ اسکو اسکی طرف نہ ملیگا۔ سنوسی نے کہا مَنْ لَّازَمَ ذٰلِکَ لَا یَصِلُ اِلَیْہِ مَکْرُ عَدُوٍّ وَّ اشعلی غزالی وغیرہ نے اسکو ایک جماعت صلحاء اتقیاء علماء سے باوجود سہولت دوام کے نقل کر کے کہا ہے۔ وَھٰذَا صَحِیْحٌ مُّجَرَّبٌ لَّا شَکَّ فِیْہِ

ختم سورۂ انعام برکت اس سورہ جلیل کی ظاہر ہے فضیلت اسکی نصر علے الاعداء وہلاک اعداء میں مشہور ہے کثرت سے اس سورت کو پڑھے اور درمیان ہر دو اسم جلالہ کے دعا مانگے پھر بعد فراغ کے دعا کرے دیربی نے دونوں موضع کی دعا معین لکھی ہے اور بعض لوگ اسکو وقت شفاء مریض کے اہم بار ترکیب خاص کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ سنوسی نے کہا ہے کہ واسطے وجع مفاصل وسائر امراض کے اس سورت کو لکھ کر پی لے اور بدن پر ملے تخفیف ہو جائیگی۔ انتہی

برائی ویرانی باغ وخانہ دوشمن سورہ نحل کو لکھ کر دیوار یا باغ میں لٹکائے سارا باغ بے برگ وثمر ہو جائیگا اور جس گھر میں لٹکائی جائے گی

دشمن کی ہلاکت کیلئے
بخار زدہ کیلئے
مکان میں سکون
دشمن سے نجات
سورہ انعام
کسی کا نقصان نہ کرنا ہو تو

ایک سال کے اندر ایسے احوال حادث ہوں گے کہ سارے اعدا اجڑ جائیں گے۔ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فَاعِلُهَا وَلَا يَعْمَلُهَا اِلَّا لِاَهْلِهَا یہی خاصیت سورہ نمل کی اسی ترکیب کیساتھ ہے کہ دشمن کی خانہ ویرانی اور باغ کی خشکی اسکی لکھکر لٹکانے سے ہوجاتی ہے فَاتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَعْمَلْهُ اِلَّا لِمُسْتَحِقِّهِ

برائی کفایت مہم ہر دن سات بار یہ آیت پڑھے۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اللہ تعالیٰ اس کے مہمات دنیا و آخرت کو کفایت کرے گا خواہ صادق ہو یا کاذب اسکا ذکر بحوالہ حدیث پہلے گذر چکا ہے وہ یہی کہتے ہیں قِفْ عَلٰى هٰذَا وَاعْتَبِرْ فَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَذْكَارِ مُتَوَقِّفَةٌ عَلَى الصِّدْقِ وَالْحُضُوْرِ وَقَدْ عَمَّتِ الرَّحْمَةُ فِيْ هٰذَا الذِّكْرِ دُوْنَ سَائِرِ الْاَذْكَارِ وَحَصَلَتْ بِهِ الْكِفَايَةُ مِنَ الْهُمُوْمِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْاُخْرَوِيَّةِ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ تَدَبُّرٌ فِي التَّوَكُّلِ فَاِنَّهٗ نِعْمَةٌ لَا يُحْصٰى مَدْحُهَا وَلَا يُقَامُ بِوَاجِبِ شُكْرِهَا فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ كَذَا ذَكَرَهُ السَّنُوْسِيُّ فِي الْمُجَرَّبَاتِ اور میں کہتا ہوں اسکا پڑھنا بعد نماز صبح و نماز مغرب کے سات سات بار حدیث میں آیا ہے اور میں ہمیشہ اسکو پڑھا کرتا ہوں۔ بے شبہ یہ مجرب ہے مجھکو بخوبی اسکا تجربہ حاصل ہوچکا ہے وباللہ التوفیق اگرچہ اسکی سند حدیث میں قدرے تکلم ہے لیکن تجربہ اسکو صحیح بتاتی ہے

برائی اذہاب خوف وفزع وہم وغم وحزن بعد بسملہ کے درود لکھکر آیت اولی سورہ آل عمران کی لکھو یعنی ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ الی قوله الصُّدُوْرِ[1] دوسری آیت سورہ فتح کی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تا آخر سورہ پھر ان کو اپنے پاس رکھو جمیع احوال میں برکت ہوگی۔ اور اعدا پر نصرت ملیگی۔ ہر ہم وغم دور ہوگا جملہ امراض باطنہ اور ہر الم حادث فے البدن کو نافع ہیں۔ ہر دو آیت میں سارے حروف معجم جمع ہیں۔ انکو ایک پاک برتن میں لکھکر دہن ورد وذہب طیب یا شیرج سے محو کرکے وال وطلوع وجزائر و ثاثیل وقروح پر طلا کرے جلد باذن خدا زائل ہوجائیں گی۔ کما جربہ مجرب اسنوسی نے کہا مجرب صحیح

برائی حرز از خوف وفزع واندیزان محمد بن سیرین نے اسکا ایک قصہ بیان کیا ہے یہ ۳۳ آیتیں

[1] وتمام الآية وطائفة قد اهمتهم انفسهم يظنون بالله غير الحق ظن الجاهلية يقولون هل لنا من الامر من شيء قل ان الامر كله لله يخفون في انفسهم ما لا يبدون لك يقولون لو كان لنا من الامر شيء ما قتلنا ههنا قل لو كنتم في بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم وليبتلي الله ما في صدوركم وليمحص ما في قلوبكم والله عليم بذات الصدور ۱۲

ہیں۔ جو کوئی انکو رات میں پڑھیگا۔ وہ ہر درندہ و دزد سے اپنے جان و مال و اولاد میں محفوظ رہیگا ویربی کہتے ہیں انکا نام آیات الحرس والحرز ہے کو یُقَالُ اِنَّ فِیْھَا شِفَاءً مِّنْ مِّائَۃِ دَاءٍ مِّنْھَا الْجُذَامُ وَالْبَرَصُ وَمَنَافِعُھَا لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی انتہی میں کہتا ہوں ان آیات کا ذکر قول جمیل میں بھی واسطے ابطال سحر وغیرہ کے آیا ہے اور شفاء العلیل میں انکو گنکر لکھدیا ہے اور شرجی نے حکایت مذکورہ بالا نقل کی ہے اور اس رسالے میں طرف اسکی اشارہ گذر چکا ہے والد الحمد محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے ایک شیخ مفلوج پر پڑھا تھا اللہ تعالیٰ نے انکی برکت سے اسکا فالج دور کردیا وَھِیَ حِجَابٌ عَظِیْمٌ وَحِرْزٌ حَسِیْنٌ وَّمَنْ قَرَأَھَا نَجَا مِنْ شَرِّہٖ بعض عارفین نے کہا ہے ان ہمراہ یہ آیت بھی اضافہ کرلے وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ[1] الاٰیَۃ و اول سورہ حدید تا قولہ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ[2] اور آخر سورہ توبہ لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ الاٰیۃ[3]

برائے رفع مصیبت و ازالہ کرب و ہم جوف شب میں وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھکر رو بقبلہ ہوکر اس درود کو ہزار بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَحُلُّ بِھَا عُقْدَتِیْ وَتُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ وَتُنْقِذُنِیْ بِھَا مِنْ وَّحْلَتِیْ وَتُقِیْلُ بِھَا عَثْرَتِیْ وَتَقْضِیْ بِھَا حَاجَتِیْ اللہ تعالیٰ اس مصیبت نازلہ کو جلد دور کردے گا۔ قَدْ جَرَّبْنَا ھٰذِہِ الذَّخِیْرَۃَ لِمَا نَابَنَا کَثِیْرًا کَمَا قَالَہُ السَّنُوْسِیُّ فِیْ مُجَرَّبَاتِہٖ انتہی وَیَنْبَغِیْ لِمَعَاشِرِ اللَّبِیْبِ اَنْ یُّکْثِرَ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ الْحَبِیْبِ فَاِنَّ ذٰلِکَ جَالِبٌ لِّکُلِّ نَفْعٍ وَّدَافِعٌ لِّکُلِّ ضُرٍّ دُنْیَا وَّاُخْرٰی وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ

دوا ہم و غم شعرانی رحمہ نے منن کبریٰ میں فرمایا ہے شیخ محدث امام امین الدین قدس سرہ نے مجھکو یہ حدیث سنائی اور مجھکو اس کا تجربہ بھی ہوا۔ قَالَ رُوِّیْنَا بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَزِیْنًا فَقَالَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ مَالِیْ اَرَاکَ حَزِیْنًا فَقُلْتُ ھُوَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ فَمُرْ بَعْضَ اَھْلِکَ یُؤَذِّنُ فِیْ اُذُنِکَ فَاِنَّہٗ دَوَاءٌ لِّکُلِّ ھَمٍّ قَالَ عَلِیٌّ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَزَالَ عَنِّیْ انتہی میں نے اس روایت کو کتاب الزاہر تالیف شیخ ابو الحسن بن فرحون مالکی میں بھی دیکھا ہے

[1] والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم ۱۲ [2] سبح للہ ما فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم الیٰ قولہ واللہ علیم بذات الصدور ۱۲ [3] وتمام الاٰیۃ عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ۱۲

"دردوں سے حفاظت" "فالج سے شفاء" "مصیبت کا خاتمہ" "غم و پریشانی سے نجات" "روایت ثابت و موجود ہے"

کہ انہوں نے اس کو بسند متصل روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ جَرَّبْتُهُ فَوَجَدْتُهُ صَحِيحًا كَمَا أَخْبَرَنِيْ بِهٖ جَمِيْعُ رِجَالِ سَنَدِهٖ وَوَجَدُوْهُ كَذٰلِكَ وَلَوْ قَدَرْتُ أَنْ أَحْلِفَ عَلٰى سَنَدِهٖ لَكَانَ أَقْرَبَ إِلَى التَّجْرِبَةِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

برائے عزل ظالم اپنے گھر میں شب جمعہ کو بعد نماز عشا کے طہارت پر داخل ہو کر ہزار بار یہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ہر سو بار درود کے اول یوں کہے يَا اَللّٰهُ أَسْتَجِيْرُ بِكَ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ خُذْ لِيْ حَقِّيْ مِنْهُ وہ شخص معزول ہو جائیگا۔ اگر والی ملک ہے اور اس پر وبال نازل ہوگا یہ صحیح و مجرب ہے

برائے ہلاک عدو تین دن روزہ رکھے ذی روح کو اور جو اس سے نکلتا ہے نہ کھائے تیسرے دن ایک ہزار ڈلی نمک کی لیکر ہر ڈلی پر سورہ تَبَّتْ يَدَا بغیر بسملہ ایک بار پڑھے۔ یہاں تک کہ سو بار تمام کرے اور ہر سو کے اول ایک بار دعا مانگے اسی طرح تمام الف تک کرے پھر ایک سفید چندی میں لپیٹ کر چاہ یا نہر یا کسی اور جگہ پھینکدے وہ فی الفور ہلاک ہو جائیگا مُجَرَّبٌ صَحِيْحٌ لَا شَكَّ فِيْهِ فَاتَّقِ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ لِأَنَّهٗ مِنَ اسْتِعْمَالِ الْحِيْلَةِ الْمُهْلِكَةِ فِي الْوَقْتِ وَالسَّاعَةِ دیبی نے کہا مُجَرَّبٌ وَصَحِيْحٌ أَنَّهٗ كَمَا يُسْتَجَابُ يُسْتَجَابُ عَلَيْكَ ہلاک اسکا موقوف ہے اوائت طرہ پر اور جو عزیمت اول میں ہر سو بار کے پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ أَهْلِكْ عَدُوِّيْ فُلَانَ بْنَ فُلَانَةَ كَمَا أَهْلَكْتَ أَعْدَاءَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْهَرْ فُلَانَ بْنَ فُلَانَةَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَللّٰهُمَّ يَا قَاهِرُ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ أَهْلِكْ عَدُوِّيْ فُلَانَ بْنَ فُلَانَةَ بِحَقِّ سُوْرَةِ تَبَّتْ يَدَا وَبِحُرُوْفِ تَبَّتْ يَدَا وَبِكَلِمَاتِ تَبَّتْ يَدَا اَللّٰهُمَّ بِسِرِّ أَنْبِيَائِكَ وَبِسِرِّ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ وَبِسِرِّ تَعْظِيْمِ جَلَالِكَ وَبِحَقِّ أَسْمَائِكَ إِنَّكَ مَلَكْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ختم قرآن شریف بعض علماء نے کہا ہے خَتْمُ الْقُرْاٰنِ لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ مُجَرَّبٌ لَا شَكَّ فِيْهِ فَإِنْ قَرَأَهٗ عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيْبِ كَانَ أَسْرَعَ لِلْإِجَابَةِ جمعہ کے اول بقرہ سے آخر مائدہ تک سنیچر کو اول انعام سے آخر توبہ تک اتوار کو اول سورہ یونس سے آخر سورہ مریم تک پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک جب ختم کرے مسجد میں جا کر اللہ تعالےٰ سے اپنی حاجت مانگے وہ باذن اللہ پوری ہوگی ایک طریقہ ختم کا پہلے بھی اس رسالہ میں مفصل گذر چکا ہے

سبع منجیات سورہ سجدہ سورہ یس سورہ دخان سورہ واقعہ سورہ ملک سورہ [illegible]

"حکمران کو معزول کرنا"

"دشمن کو ہلاک کرنے کے لیے"

"ختم قرآن کے فوائد"

"سبع منجیات کے فضائل"

بشرح بعض اہل علم نے کہا ہے مَنْ دَاوَمَ عَلٰی قِرَاءَتِہِمَا عَقِیْبَ سُنَّۃِ الْمَغْرِبِ وَمَا اُخِّیَ مِنْ جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ وَ تَاهَیْتَ بِنَیْتِیْنَ الْمُهِمَّاتِ

برائے نجات از نار صوفیہ نے کہا ہے جو کوئی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کو ستر ہزار بار پڑھیگا وہ آگ دوزخ سے آزاد ہو جائیگا اس نے اپنی جان کو گویا نار سے خرید کر لیا ذَکَرَہُ الْیَافِعِیُّ وَابْنُ عَرَبِیٍّ وَاَوْصٰی بِالْحَیَا فَعْلِہٖ عَلَیْہِمَا لیکن کسی نے حافظ ابن حجر سے پوچھا تھا کہ یہ حدیث کیسی ہے مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سَبْعِیْنَ اَلْفًا فَقَدِ اشْتَرٰی نَفْسَہٗ مِنَ اللّٰہِ صحیح ہے یا حسن یا ضعیف اس کے جواب میں لکھا کہ اَمَّا الْحَدِیْثُ الْمَذْکُوْرُ فَلَیْسَ بِصَحِیْحٍ وَلَا حَسَنٍ وَلَا ضَعِیْفٍ بَلْ ھُوَ بَاطِلٌ مَوْضُوْعٌ لَا تَحِلُّ رِوَایَتُہٗ اِلَّا مَقْرُوْنًا بِبَیَانِ حَالِہٖ انتھی ھٰکَذَا قَالَہُ النَّجْمُ الْغَیْطِیُّ وَعَقَّبَہٗ بِقَوْلِہٖ لٰکِنْ یَنْبَغِیْ لِلشَّخْصِ اَنْ یَّفْعَلَہَا اِقْتِدَاءً بِالسَّادَۃِ وَامْتِثَالًا لِقَوْلِ مَنْ اَوْصٰی بِہَا وَتَبَرُّکًا بِاَفْعَالِہِمْ انتھی میں کہتا ہوں حدیث صحیح میں آیا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ افضل ذکر ہے پھر اور حدیثوں میں حث فرمایا ہے اکثار ذکر پر اس بنیاد پر کثرت اس ذکر کی بے شبہ افضل اذکار ہو سکتی ہے گو تعیین عدد ثابت نہ ہو جو کوئی عالم اس کلمے کا ہو کر مرجاتا ہے یا کلمہ آخر کلام اسکا ہوتا ہے تو وہ بموجب حدیث صحیح مسلم داخل جنت ہوگا۔ وللہ الفضل والمنۃ

برائے امن از سوء خاتمہ بعد سنت مغرب کے دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ و آیۃ الکرسی واخلاص و معوذتین پڑھ کر سلام پھیر کر دس بار درود پڑھ کر تین بار یوں کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَ دِیْنِیْ فَاحْفَظْہُ عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِیْ وَعِنْدَ مَمَاتِیْ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ ذَکَرَہُ الدَّمِیْرِیُّ فِیْ حَیٰوۃِ الْحَیَوَانِ الْکُبْرٰی میں کہتا ہوں اسکو سنوسی نے بھی اپنی مجربات میں ذکر کیا ہے لیکن اس ترکیب سے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے انا انزلنا دو بار اور سورۂ اخلاص سات بار پڑھے پھر سجدے میں دعا مذکور مانگے لیکن لفظ دعا کا نزدیک ان کے یوں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَ دِیْنِیْ وَاِیْمَانِیْ فَاحْفَظْہُمَا عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِیْ وَعِنْدَ وَفَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ پھر کہا ہے کہ ھِیَ شِفَاءٌ لِلصُّدُوْرِ السَّقِیْمَۃِ قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِیْنَ بِاللّٰہِ مِمَّنْ تَکَلَّمَ بِالْمَوَاهِبِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَالْعُلُوْمِ الدَّنِیَّۃِ اِنَّ مَنْ دَاوَمَ عَلٰی ھَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ اٰمِنَ مِنْ سُوْءِ الْخَاتِمَۃِ بِفَضْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی انتھی اسی کی مثل وہ روایت ہو جو حکیم ترمذی سے منقول ہے کہ انہوں نے رب العزۃ کو ہزار بار خواب میں دیکھا ہر بار سوال حسن خاتمہ کا کیا فرمایا چالیس بار اور ایک روایت میں اکتالیس بار بعد نماز فجر کے قبل صبح یوں کہا کرے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ انتھی میں کہتا ہوں فضائل ان ہر سہ کلمات کے احادیث صحیح میں آئے ہیں۔ اگرچہ یہ ترکیب بعینہ وارد

"صوفیہ کا عجیب عمل"

"کلمہ طیبہ کا ستر ہزار ورد"

"بزرگوں کے اعمال اور ان کا حسن خاتمہ"

"حکیم ترمذی کا اللہ تعالیٰ سے سوال"

"اللہ رب العزت کا دیدار"

نہیں ہے۔ وللہ الحمد

برائی التباس امر امام یافعی کہتے ہیں اگر کوئی امر ملتبس ہو اور انجام اسکا معلوم نہ ہو اور چاہے کہ موقت اسکی حاصل ہو۔ تو نماز عشا پڑھکر پہلو سے راست پر رو بقبلہ لیٹ کر سورہ والشمس واللیل والضحیٰ والم نشرح سات سات بار پڑھکر یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا سات بار پہلی رات یا دوسری یا تیسری کوئی شخص آکر اسکو کہدیگا۔ کہ مخرج کذا و کذا ہے۔

برائی سکون دریا وقت ہیجان بحر و تلاطم امواج کے ان حروف کو لکھ کر دریا میں ڈالدے۔ وہ ساکن ہوجائیگا کھیعص ق الرحمن ن انتہی ذکرہ الغزالی بعض نے کہا ہے کہ یہ احرف نورانیہ چودہ حرف ہیں الر۔ کھیعص حمعسق ن وَجَمَعَهَا بَعْضُهُمْ بِقَوْلِهِ طُرُقٌ سَمْعُكَ النَّصِيحَة عبدالرحمن بن عوف ان حروف کو لکھکر اطلال و متاع میں رکھدیتے تھے اور بعض علماء وقت رکوب بحر کے انکو پڑھ لیتے تھے پھر یاتو کہا مَا رَكِبْتُ فِي مَوْضِعٍ مِنْ بَحْرٍ اَدْ بَرًّا لَّا حَفِظْتُ بِهَا فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَاَمِنَ مِنَ التَّلَفِ وَالْغَرَقِ

حزب البحر یہ دعا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے ماثور ہے زین العابدین مناوی شرح حزب مذکور میں کہتے ہیں بعض شارحین نے کہا ہے اِنَّ التَّاثِيرَ مَوْقُوفٌ عَلَى الْإِجَازَةِ وَالْاِسْتِئْذَانِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَأْذِنْ فَهُوَ كَالْقَاصِدِ لِجَوَازِ الْبَحْرِ مِنْ غَيْرِ سَفِينَةٍ پھر کہا ہے کہ اس حزب کے لئے ایک اعتصام و اختتام ہے انتہی دعاء مذکور مع اعتصام وغیرہ معروف و مشہور ہے شعرانی نے کتاب منن کبریٰ میں نقل کیا ہے۔
وَسَمِعْتُ سَيِّدِيْ عَلِيًّا الْخَوَّاصَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ اِيَّاكَ اَنْ تَجْعَلَ وِرْدَكَ اِلَّا الْحَقَّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يُحِبُّ الْمُبْتَدِعِيْنَ الَّا فِيْمَا شَرَعَهُ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنَا اُمِرَ الْفُقَرَاءُ عَلٰى حِزْبِ سَيِّدِيْ اَبِي الْحَسَنِ الشَّاذِلِيِّ مَعَ الْمَشْهُوْرِ بِحِزْبِ الْبَحْرِ قَالَ الشَّيْخُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخَذْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَرْفًا بِحَرْفٍ انْتَهٰى فَاِنْ كُنْتَ يَا اَخِيْ مِنْ اَهْلِ هٰذَا الْمَقَامِ فَاتَّخِذْ وِرْدَكَ حِزْبًا وَّ اِلَّا فَاَنْتَ مَا دُمْتَ فِي الشَّرِّ نِعْمَةٌ غَيْبِيَّةٌ مِّنْ ذٰلِكَ انتہی

برائی عین و نظر یہ وہی عزیمت ہے جو گذر چکی عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ اِلَّا لَحِقْتِهَا مگر اسکا شروع یوں ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۳ بار پھر فاتحہ پھر دعا اس میں تا گا ناپتے ہیں۔ اگر کم یا زیادہ ہوا تو نظر ہے ورنہ قل پڑھنے اسکا تجربہ بارہا کیا ہمیشہ صحیح و مجرب پایا۔ وللہ الحمد

تعویذ تپ اسکو لکھکر بازو پر یا گلے میں باندھے تو باذن خدا جلد صحت ہوجائیگی یہ وہی دعا ہے جسمیں ام ملدم آیا ہے اور قول جمیل سے نقل ہوچکی ہے اور مجرب ہے اسکا تجربہ بہت بار آزمایا ہے وللہ الحمد

والیضاً برائے حمی آیات تخفیف کو لکھکر باندھے جلد اچھا ہوجائیگا ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

یعنی معلومات کیلئے
دریا کے سکون کیلئے
حزب البحر
حزب البحر فضائل
نظر بد
بخار کا تعویذ
جلد صحت پانے کے لیے

ہو یٰسٓ والقرآن صٓ والقرآن قٓ والقرآن کو اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِذْهَبْ اَيُّهَا الْبَقُّ وَالْبَرْغُوْثُ وَالْقَمْلُ بِاِذْنِ الْمَلِكِ الْحَقِّ وَبِاَنْفُسِكُمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر ان اوراق کو بیان ذکر کے حصے سے بچھا کر

فصل اعمال مجربات امام شیخ محمد بن یوسف سنوسی حسنی رحمہ اللہ تعالیٰ

برائے درازی عمر و حفظ از مرگ جو شخص اس آیت شریف سورہ توبہ کو لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ دن یا رات میں پڑھے گا۔ اور سدق نہ مریگا نہ مقتول ہوگا نہ کوئی زخم آہن اسکو لگیگا قرطبی نے اسکو کنز الابرار میں حکایت کیا ہے یہ روایت جب بعض صالحین کو پہونچی اپنی بیماری میں اسکو پڑھنا شروع کیا گمان ہوتا ہے کہ وہ شخص ہشتاد سالہ تھا وہ ہمیشہ اسکو پڑھتا ایک سو تین برس تک زندہ رہا جب اللہ نے اسکا مرنا چاہا حضرت کو خواب میں دیکھا فرمایا کہ تو ہم سے بھاگتا رہیگا اس نے آیت کا پڑھنا چھوڑ دیا وہ مر گیا۔ فَسُبْحَانَ مَنْ يَّمْحُوا مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ

برائے جمع میان احبہ جس شخص کا دل کسی مکان خاص سے متعلق ہو یا کسی شئے گمشدہ سے اور چاہے کہ اجتماع حاصل ہو تو صدق نیت سے یوں کہے اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ كَذَا وَكَذَا اللہ قادر ہے ہر شئے پر درمیان اس کے اور اس شخص کے اجتماع بخشے گا۔ وَهُوَ عَجِيْبٌ جِدًّا وَفِيْهِ سِرٌّ لَّطِيْفٌ لِّاَرْبَابِ الْجَمْعِ بَعْدَ الْفِرَاقِ وَلِمَنْ يُّرِيْدُ الْجَمْعَ بَيْنَ فُنُوْنِ الْعِلْمِ وَالتَّمَكُّنِ فِيْ جَمِيْعِ الْمَقَامَاتِ وَالْاَحْوَالِ الشَّرِيْفَةِ وَبِاللّٰهِ

برائے قوت طاعت ایک پارچہ ریشم سفید پر نام وَدُوْدُ لکھے اور محمد رسول اللہ ۳۵ بار اور الحمد سورہ ۳۵ بار بعد نماز جمعہ کے لکھے اللہ اسکو قوت طاعت و بر پر بخشیگا اور مضرات شیاطین سے کفایت کریگا۔ اور جو شخص اس کتابت کو اپنے پاس رکھے گا اسکی ہیبت لوگوں کے دلوں میں ہوگی اور جو شخص ہر دن وقت طلوع آفتاب کے ہمیشہ اس میں نظر کرے گا۔ اور حضرت پر درود بھیجیگا وہ حضرت کو کثرت سے خواب میں دیکھے گا

برائے رویت نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم در خواب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایکبار اور سورہ اخلاص سو بار پڑھکر تین بار یوں کہے یا محسن یا مجمل یا منعم یا متفضل ارنی وجہ نبیک محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کو حضرت کی رویت ہوگی

لمبی عمر اور زخم و بیماری سے نجات کیلئے؟!
اللہ سے خواب میں ملاقات
کسی چیز یا شخص کو حاصل کرنا
شیطان سے حفاظت
لوگوں میں ہیبت پیدا کرنا
زیارت رسول کیلئے
زیارت رسول

بَرَكَتَهُ سنوسی نے کہا فَدَاوِمْ عَلَى هٰذَا تَجِدْ بَرَكَتَهُ فِي أَقَلِيلٍ مِنَ الْمُحَبَّةِ وَهُوَ عَجِيبٌ جِدًّا أَنْدَ فَعَنَا اللّٰهُ بِذٰلِكَ وَعَلَى آنَّهُمْ فِيهِ كَلَاتَبَاعَةٍ بِمَنِّهِ وَكَرَمِهِ

برائے قضاء حاجت ابو عبد اللہ مغربی نے کہا ہے میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ میری ایک حاجت ہے میں کس چیز سے توسل کروں فرمایا جسکو کچھ حاجت ہو وہ سجدہ میں باشارہ سابہ چالیس بار دعاء یونس علیہ السلام کہے اسکی دعا قبول ہوگی۔ رَوَاهُ الْحَافِظُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَيْبَانَ اور حدیث میں آیا ہے۔ مَنْ دَعَا بِدَعْوَةِ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتُجِيبَ لَهُ طریقہ اس کے ختم دعا کا پہلے اس رسالہ میں گذر چکا ہے۔

برائے تفریح برکت جسکو کوئی فکر یا تنگی معاش یا بلا پہونچے وہ ان کلمات کو لکھکر آب رواں میں ڈالدے اللہ تعالیٰ اس سے ہم دور کرے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ الْفَقِيرِ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلِ رَبِّ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اللّٰهُمَّ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْشِفْ ضُرِّي وَهَمِّي وَفَرِّجْ عَنِّي غَمِّي یہ عمل منجملہ فوائد مجربہ کے ہے ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ان کلمات کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَوْفَ الْعَالِمِينَ بِكَ وَعِلْمَ الْخَائِفِينَ مِنْكَ وَيَقِينَ الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ اس کے کہنے سے وہ ہم قریب ہیں طول فرح ہوگا سنوسی نے کہا سَمِعْتُ ذٰلِكَ التَّجْرِبَةَ بِسُهُولَةٍ انتہیٰ

برائے حفظ از احتلام سوتے وقت والسماء والطارق تا حافظ پڑھے پھر کہے صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَكَذَبَ الشَّيْطَانُ وَعْدَهُ اسکو احتلام نہ ہوگا اسی طرح اگر داہنی ران پر آدم اور بائیں ران پر حوا لکھے گا تو بھی احتلام سے بچا رہیگا

آیات شفاء ان آیات کو لکھکر استعمال میں لائے سنوسی کہتے ہیں۔ وَفِي اسْتِعْمَالِ [illegible] بَعْدَ الْمَحْوِ كَتَبْتُ لَهُ الْآيَاتِ وَشَرِبَهَا أَيَّامًا فَبَرِئَ وَتَرَهَّقْنَ بِهَا أَيَّامًا فَبَرِئَ وَلَمْ يَبْقَ بِهِ أَثَرٌ وَيَنْبَغِي لِكَاتِبِهَا أَنْ يَتَحَقَّقَ الشِّفَاءَ بِبَرَكَةِ كَلَامِ اللّٰهِ وَكَلَامِ رَسُولِهِ وَاللّٰهُ يُعْطِي الْأَجْرَ عَلَى مِقْدَارِ نِيَّةِ صَاحِبِهَا وَهِيَ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ وَقَدْ مَرِضَ وَلَدٌ لِبَعْضِ الصَّالِحِينَ بِالْحُمَّى فَأَعْيَا الْأَطِبَّاءَ فَرَأَى أَبُوهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَشَكَا لَهُ مَرَضَ وَلَدِهِ فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ آيَاتِ الشِّفَاءِ فَكَتَبَهَا لَهُ أَبُوهُ فِي إِنَاءٍ وَسَقَاهَا لِوَلَدِهِ فَبَرِئَ فِي الْحِينِ تَبَارَكَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى الشِّفَاءَ لَنَا وَلَكُمْ مِنْ

لے والسماء والطارق وما ادرٰک ما الطارق النجم الثاقب ان کل نفس لما علیہا حافظ ۱۲

هٰذِهِ الْأَدْعِيَةُ بِجَاهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَاءَ نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ انتہی میں کہتا ہوں کہ یہ حکایت مرض ولد کی قشیری سے ماثور ہے اور ذکران آیات کا پیشتر ہو چکا مجھکو بھی تجربہ ان کا شفاء مرض میں حاصل ہو چکا ہے وللہ الحمد

برائے استحصال خیرات دارین اسماء الٰہی مفصلہ ذیل کو کہ بیس نام مبارک ہیں اپنا ورد روزانہ مقرر کرے یَا اللّٰهُ یَا سَمِیْعُ یَا حَلِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا وَاسِعُ یَا عَدْلُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیْمُ یَا مُتَعَالُ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ یَا بَاعِثُ یَا فَعَّالُ یَا رَافِعُ یَا مُعِیْدُ یَا مَعْبُوْدُ یَا مَانِعُ یَا نَافِعُ یَا جَامِعُ یَا بَدِیْعُ سنوسی کہتے ہیں جو من الدعا بِرِّ التوبة مَنْ ذَكَرَ هٰذِهِ الْأَسْمَاءَ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ سَبْعًا وَسَبْعِيْنَ مَرَّةً وَكَانَتْ مِنْ جُمْلَةِ وِرْدِهِ يَرَى بَرَكَتَهَا مِنَ الْخَيْرَاتِ فِي دِيْنِهِ وَدُنْيَاهُ وَنَفْسِهِ اَشْيَاءَ عَجِيْبَةً يَتَّفِقُ لَهٗ كَذَا وَهِمَّتُهٗ تَتَعَلَّقُ بِاَعْلَى مِنَ الْخَلْقِ وَيُسَخِّرُ اللّٰهُ لَهُ الْخَلْقَ وَيُحِبُّهُمْ لَهٗ وَهِيَ عِشْرُوْنَ اسْمًا فَهُوَ عَجِيْبٌ انتہی

برائے رویت حبیب زندہ یا مردہ پاک لباس سفید و فراش پاک پر علیحدہ اہل خانہ سے سونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے رکعت اولی میں بعد فاتحہ سورہ والشمس وضحہا سات بار دوسری رکعت میں بعد فاتحہ واللیل اذا یغشٰی سات بار پھر سلام پھیر کر تعداد مطلقات درود پڑھے اور یہ خاتم لکھ کر نیچے سر کے رکھ سو جائے بحکم خدا جس امر کی نیت ہوگی وہ ظاہر ہوگا خاتم یہ ہے۔

ا	ل	م	ص
ل	م	ص	ا
م	ص	ا	ل
ص	ا	ل	م

اور اگر مطلب ہو کہ خواب میں غائب کو دیکھے اور معلوم کرے کہ وہ مردہ ہے یا زندہ یا اس سے کچھ سوال کرنا چاہے تو وقت خواب کے وضو کرکے جامہ پاک پہنکر فراش طاہر پہ رو بقبلہ جانب یمین پر آرام کرے کہ سات بار والشمس وضحہا اور سات بار واللیل اذا یغشٰی اور سات بار والتین اور سات بار قل ہو اللہ پڑھے پھر کہے اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ اگر پہلی رات کچھ دیکھے تو بہا ورنہ دوسری تیسری ساتویں رات تک ضرور ہی کچھ معلوم ہوگا۔ اگر کچھ بھی نظر نہ آیا تو جان لینا چاہیے کہ عمل میں کچھ فرق پڑا سنوسی کہتے ہیں انہ مجرب صحیح

برائے زیارت عمر و وقایت از سوء خاتمہ و نصر بر دشمن و وسعت رزق صبح و شام میں تین بار یہ کلمات کہا کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ

حفیظ جو شخص اسکو سات بار سفر میں پڑھکر ہاتھ سے ہر چہار طرف اشارہ کریگا۔ وہ ہر بلائی سے محفوظ رہیگا۔ اگر سامان و صندوق میں اسکو لکھ کر رکھے گا تو چوری سے امن میں رہے گا۔

اَللّٰهُ حَفِيْظٌ لَطِيْفٌ قَدِيْرٌ اَزَلِيٌّ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا يَنَامُ انتہی

"سعادت دارین کے حصول کیلئے" "زندہ یا مردہ محبوب سے ملاقات" "غائب سے خواب میں ملاقات" "عمر میں برکت، دشمن اور سوء خاتمہ سے نجات" "چوری سے امن"

محبوب/محبوب کو بھول جانے کا عمل

برائے تسلی از زن غیر میسر جس شخص کا دل کسی عورت سے متعلق ہو اور اسے نکاح کرنے پر قدرت نہ ہو سکے اسے یہ چاہیے کہ اس سے تسلی ہو اور اسکو بھول جاوے تو ان حروف کو ہتھیلی پر لکھ کر زبان سے چاٹ لے یا برتن میں لکھ کر پی لے تین دن اسی طرح کرے اسکو بھول جائیگا ا ب ق ال ہ و ل و ر ک م د ہ پھر یہ آیت پڑھے۔
وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا كَلَّا مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا كَذٰلِكَ يَنْسٰى فُلَانُ بْنُ فُلَانَةَ كَذَا وَكَذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ پھر خطرہ اسکا دل میں نہ آئیگا۔ کا سو مجرب

شہوات کنٹرول

برائے زوال حب جس شخص پر غلبہ شہوات جسمانیہ کا ہو وہ ایک ظرف لطیف میں ہر وہ نام اللہ تعالیٰ کا جس میں حرف یاء تحتانیہ منجملہ اسمائے حسنے کے آیا ہے جیسے علیم قدیر علی عظیم حکیم عزیز کریم لکھکر نہار منہ ستّر دن تک پلائے اس کے دل میں جوش محبت باذن خدا ٹھنڈا پڑ جائیگا۔

حاجت روائی

برائے انجاح حاجت جب اسے کسی کام کے لئے کسی کے پاس جائے تو راہ میں یہ آیت پڑھتا جائے اللہ تعالیٰ اس حاجت کو پورا کریگا۔ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ الیٰ قوله قضاها[۱] اسکو سات بار

چوری اور موذی سے حفاظت

برائے حفاظت دولت و متاع جب چور اور ہر موذی شے سے بچانا اپنے سامان کا منظور ہو تو بسم اللہ الخ لکھکر یہ دعا اس میں رکھ دے باذن حق وہ مال و متاع سارق و بلی و ہر موذی سے محفوظ رہیگی يَا حَفِيْظُ لَا يَنْسٰى يَا مَنْ نِعْمَتُهٗ لَا تُحْصٰى يَا مَنْ لَهُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى يَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالثَّنَاءُ يَا مَنْ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى اِحْفَظْ كَذَا وَكَذَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ الْاَرْضَ وَالسَّمَاءَ اِلَّا مُتَفَرِّجٌ مِنْ حِفْظِ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُلِيَتْ تِلَاوَتُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

زوجین میں صلح

برائے صلح بین الزوجین اس آیت کو لکھے وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَا اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وقوله يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وقوله وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا الیٰ قوله الصُّلْحُ خَيْرٌ[۲] وقوله عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً

آسان ڈیلیوری

برائے تسہیل ولادت ایک پاک برتن میں یہ آیات لکھے كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا وقوله لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الآية[۳] كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ الیٰ قوله[۴] اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ الیٰ قوله وَتَخَلَّتْ[۵] پھر اسکو پانی سے محو کر کے پلاوے اور کچھ پانی شکم زن پر چھڑک دو باذن خدا جلد پیدا ہو جائیگا اسی طرح لڑکا نا شب پانی کا بھی ان پر سرعت ولادت کے لئے بحکم خدا نافع ہے

۱ تمامہا من شئ الا حاجۃ فی نفس یعقوب قضاہا ۔ ۲ تمام الآیۃ فلا جناح علیہما ان یصلحا بینہما صلحا والصلح خیر ۔ ۳ وآخرہا ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شئ وہدی ورحمۃ لقوم یؤمنون ۔ ۴ کانہم یوم یرونہا لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار بلاغ ۔ ۵ وتمام الآیۃ اذا السماء انشقت واذنت لربہا وحقت واذا الارض مدت والقت ما فیہا وتخلت ۔

ایضاً برائے تسہیل ولادت — ان کلمات کو ایک پرچہ کاغذ پر لکھکر عورت کے باندھ دے اسکو بعض اہل علم نے بوربا مجرب کہا ہے مجھکو اسمیں فقط اتنا تامل ہوا کرتا ہے کہ ان حروف میں کوئی امر خلاف شرع نہ ہو اسلئے کہ نہ معنے ان کے معلوم ہیں اور نہ الفاظ مفہوم لیکن اس بنیاد پر کہ یہ عمل ان علماء عاملین کا ہے جو ذکر شرک و بدعت سے ظاہراً بری اس دور ہے امید ہوتی ہے کہ موافق حق ہوں گو مجرب و ستحریا ذن اللہ واللہ اعلم و اندر اس رسالہ میں حروف و اعداد و اوفاق کا ذکر کرنا ایک قلم موقوف رکھا ہے اور حتی الامکان اعمال آیات یا کلمات متضمنہ توحید خالص کو الفاظ مشائخ سے اختیار کیا گیا ہے ۔

د	ط	ب
ج	ہ	ز
ح	ا	و

برائے تپ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ فَلَا تَاْكُلِي اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِي الدَّمَ وَلَا تُصَدِّعِي الرَّأْسَ وَانْتَقِلِي مِنْ فُلَانٍ اِلَى مَنْ يَّجْعَلُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ اس کو لکھکر گلے میں محموم کے لٹکائے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائیگی

برائے دفع جن — اس آیت شریف کو لکھکر مجنون پر لٹکادے باذن خدا جن بھاگ جائیگا لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ تا آخر سورت قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ تا شَطَطًا

برائے دفع وسوسۂ شیطان — جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ درمیان اسکے اور درمیان وسوسۂ شیطان کے حائل ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے يَا اَللّٰهُ الرَّقِيْبُ الْحَفِيْظُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ يَا اَللّٰهُ ذُو الْحِلْمِ الرَّءُوْفُ الْكَرِيْمُ يَا اَللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ حُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَدُوِّكَ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ هٰذَا اٰخِرُ مَا ذَكَرَهُ السَّنُوْسِيُّ

فصل بیان میں ادعیہ و اذکار و اوراد ماثورہ کے کتاب عدۃ الحصن الحصین سے بروایات صحیحہ مرفوعہ اللہم حققنا بذلک

دعائے صبح و شام — اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۳ بار بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۳ بار اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۳ بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۳ بار اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ وقت شب کے اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۰ بار یا سو بار یا دو سو بار رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا ۳ بار يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ

ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم، سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم سو بار، سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر سو بار اور بعد ہر نماز کے ۳۳ بار ہر کلمہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہر شے قل سوائے کافرون رات کو تین بار پڑھ کر دم کر کے سارے بدن پر تدبیر اور آیۃ الکرسی صبح شام پڑھے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ ۳ بار سوتے وقت فاتحہ و سورۃ اخلاص و کافرون پڑھ کر سوئے جب جاگے کہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور بستر پر کروٹ لے تو کہے لا الہ الا اللہ الواحد القہار رب السموات والارض وما بینہما العزیز الغفار دعا ان کلمات کے ساتھ مانگو لا الہ الا اللہ تا قدیر لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ یا ذا الجلال والاکرام یا ارحم الراحمین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اسم اعظم اللہم لا الہ الا ہو الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ

ادعیہ بلا کید صبح و شام برائے ہم غم وحزن لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات ورب العرش الکریم توکلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اللہم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل والہ ابراہیم واسمعیل واسحاق عافنی ولا تسلطن احدا من خلقک علی بشیء لا طاقۃ لی بہ اللہم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ اللہم اغفر للمؤمنین والمؤمنات اللہم انا نعوذ بک من جہد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء اللہم انی اسالک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ اللہم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔

مؤلف حصن حصین شیخ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد جزری شافعی متوفی ۸۳۳ھ کو تیمور لنگ نے بلایا تھا۔ وہ بھاگ گیا اسی کتاب کے ساتھ متحصن ہو گئے حضرت ﷺ کو خواب میں بجانب دست راست بیٹھا

"سورہ کافرون کا خاص عمل"

"حصن حصین کے فوائد و فضائل"

دیکھا فرمایا کیا چاہتا ہے عرض کیا سید الرسلین کے لئے دعا کیجئے حضرت نے ہاتھ اٹھا کر دعا کرکے ہاتھ منہ پر پھیرا شب پنجشنبہ کو یہ واقع ہوا شب یک شنبہ کو دشمن بھاگ گیا اللہ نے اس کتاب کی برکت سے فتح کرائی سلیمن فرمانی ۷۹۱ھ میں اس تالیف سے وہ فارغ ہوئے تھے دمشق ہر طرف سے حصار سخت میں تھا دروازہ شہر کے پتھروں سے چن دئیے گئے تھے رسد آب و دانہ کی بند تھی ہر شخص کو اپنی جان و مال پر خوف تھا اور خلق کو نوبت پہنچتی تھی اس کتاب کی برکت سے وہ بلا دور ہوئی کسی نے خوب کہا ہے:

إِنْ نَابَكَ الْأَمْرُ الْمَهُولُ وَأَذْكَى الْأَمْرُ حِينًا فَالْبَثْ بِالْحِصْنِ الْحَصِيْنِ

یہ کتاب تا امروز ہر دو ساعت میں شرقاً و غرباً وظیفہ اہل علم میں ہے اس کے تاثیرات سب پر روشن ہیں طریق اسکی دعوت کا بعض راسخین سے اس طرح پر مروی ہے کہ شب پنجشنبہ کو بعد نماز فرض یا سنت یا نفل کے شروع کرے شروع سے پہلے حضرت پر درود بھیجے شب یکشنبہ کو تمام کرے یا پنجشنبہ کو شروع کرکے روز یکشنبہ کو ختم کرے یہ چار دن ہوئے پہلے دن اول کتاب سے کیفیت صلوۃ تک پڑھے دوسرے دن وہاں سے تا قولہ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ ثَمَرَةً تیسرے دن فَصْلُ الْأَدْعِيَةِ الَّتِي فِي غَيْرِ مَخْصُوصَةٍ تک چوتھے دن تا آخر کتاب پھر اول کتاب سے شروع کرے اور ہر چار دن میں پورا کرے حصص مذکورہ پر خواہ یہ ختم ہفتہ کرے یا سات بار یا چالیس بار اور یہ اتم ہے اجابت میں لیکن ساتھ حضور دل کے اور یقین اجابت کے اور حروف علامات کو انہیں حرکات سے جو اسامی اصلیہ میں واقع ہوئے ہیں پڑھے حال اس کتاب کے شروح کا کتاب اتحاف النبلا میں لکھا ہے اس کتاب کا ایک ملخص ہے جو خود جزری نے کیا ہے اور اسکا نام عدۃ الحصن الحصین رکھا ہے اس میں التزام روایات صحیحہ قویہ کا کیا ہے فی الحال وہ ملخص جب فرمائش کے طبع ہونے والی ہے ملحق بقرآن شریف اگر کسی سے ختم اصل کتاب کا نہ ہو سکے تو پھر اسی ملخص پر اکتفا کرے انشاء اللہ تعالیٰ منافع بے شمار اور دفع کرب و بلایا میں اثر عظیم پائیگا۔ میں نے جہاز سفر حج میں ڈوبنے اور ٹوٹنے کو تھا حصن حصین کو ایک بار ختم کیا وہ ہی بلا رعایت اس دعوت کے اللہ نے مجھکو صحیح سالم مکہ معظمہ پہونچا دیا ولہ الحمد

دلائل الخیرات

"صاحب دلائل الخیرات کے حالات زندگی"

یہ کتاب امام ابو محمد عبداللہ بن محمد بن سلیمان جزولی شریف حسنی رح کی صیغہائے صلوۃ میں تالیف ہے اور اہل علم میں متداول گرچہ بعض محققین نے اس کے بعض الفاظ پر انتقاد کیا ہے لیکن اکثر لوگ اسکی سند شیوخ سے لیتے ہیں اور ایک ہفتہ میں اسکا وظیفہ ختم کرتے ہیں مؤلف رح نے چودہ برس خلوت میں عبادت کی ایک خلق کثیر نے ان کے ہاتھ پر توبہ کی تھی انکے کرامات معروف ہیں۔ شارح دلائل محمد مہدی نے کہا ہے: وَكَانَ وَاقِفًا عِنْدَ حُدُودِ اللهِ عَامِلًا بِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ مَسْمُوْمًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ إِمَّا فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ
الْأُوْلٰى أَوْ فِي السَّجْدَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ سَادِسَ عَشَرَ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ عَامَ سَبْعِيْنَ
وَثَمَانِمِائَةٍ ثُمَّ بَعْدَ سَبْعٍ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً مِنْ مَوْتِهٖ نُقِلَ مِنْ سُوْسٍ إِلٰى مَرَّاكُشَ فَدُ
فِنَ بِهَا بِرِيَاضِ الْعَرُوْسِ مِنْهَا وَلَمَّا أَخْرَجُوْهُ مِنْ قَبْرِهٖ بِسُوْسٍ وَجَدُوْهُ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ دُفِنَ
لَمْ تَعْدُ عَلَيْهِ الْأَرْضُ وَلَمْ يُغَيِّرْ طُوْلُ الزَّمَانِ مَا يَعْهَدُ مِنْ أَحْوَالِهٖ شَيْئًا وَأَثَرُ الْحَلْقِ مِنْ شَعْرِ
رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ ظَاهِرٌ كَحَالَةِ يَوْمِ مَوْتِهٖ إِذْ كَانَ قَرِيْبَ عَهْدٍ بِالْحَلْقِ وَقَبْرُهٗ بِمَرَّاكُشَ
عَلَيْهِ جَلَالَةٌ عَظِيْمَةٌ وَمَهَابَةٌ كَبِيْرَةٌ وَسَطْوَةٌ ظَاهِرَةٌ وَالنَّاسُ يَزْدَحِمُوْنَ عَلَيْهِ
وَيُكْثِرُوْنَ مِنْ قِرَاءَةِ دَلَائِلِ الْخَيْرَاتِ عِنْدَهٗ وَثَبَتَ أَنَّ رَائِحَةَ الْمِسْكِ تُوْجَدُ
مِنْ قَبْرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ صَلٰوتِهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرِيْقَتُهٗ شَاذِلِيَّةٌ وَلَهٗ
كَرَامَاتٌ كَثِيْرَةٌ فِي الطَّرِيْقِ انْتَهٰى مُلَخَّصًا مِنْ شَرْحِهِ الْمُسَمّٰى بِمَطَالِعِ الْمَسَرَّاتِ فَكَذَا وُجِدَ
بِخَطِّ سَيِّدِي الْوَالِدِ الْمَرْحُوْمِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحُسَيْنِيِّ الْبُخَارِيِّ الْقَنُّوْجِيِّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

والد مغفور کو اجازت اس کتاب کی شیخ عبد الحق بن فضل اللہ سے حاصل تھی۔ اس قسم کی کتابیں اور بھی بہت ہیں جیسے جواہر مضیئہ اور شفاء الاسقام وغیرہ لیکن شہرت و مقبول جیسی یہ کتاب ہے نشا! البتہ اس میں شک نہیں ہے کہ صیغ ماثورہ کی قرات افضل و اکمل ہو صیغ غیر ماثورہ سے اگرچہ انشاء صیغ صحیحۃ المعانی فصیحۃ المبانی کو اہل علم نے جائز رکھا ہے تمام بحث اس مقام کی ہماری کتاب کے ہر حیدا اول ہون لائق اسقاط کے ہیں۔ جیسے کہ تنزیل عرش السد نحوہا قاری کو چاہئیے کہ عوض ان کے الفاظ ماثورہ اختیار کرے تاکہ ضیق خلاف سے عافیت میں رہے وباللہ التوفیق

برائی دفع سحر و حرز از شیطان و دزدان و درندہا

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ إِلَّا بِإِذْنِهٖ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ
كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ إِكْرَاهَ
فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا أَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ

"دلائل الخیرات کی اجازت"

"جادو، شیطان، چور اور درندوں سے حفاظت"

إلى الظلمات أولئك أصحاب النار هم فيها خالدون لله ما في السماوات وما في الأرض وإن تبدوا
ما في أنفسكم أو تخفوه يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء والله على كل
شيء قدير آمن الرسول بما أنزل إليه من ربه والمؤمنون كل آمن بالله وملائكته
وكتبه ورسله لا نفرق بين أحد من رسله وقالوا سمعنا وأطعنا غفرانك ربنا
وإليك المصير لا يكلف الله نفسا إلا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا
لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا ربنا ولا تحمل علينا إصرا كما حملته على الذين
من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا أنت
مولانا فانصرنا على القوم الكافرين إن ربكم الله الذي خلق السماوات والأرض في
ستة أيام ثم استوى على العرش يغشي الليل النهار يطلبه حثيثا والشمس
والقمر والنجوم مسخرات بأمره ألا له الخلق والأمر تبارك
الله رب العالمين ادعوا ربكم تضرعا وخفية إنه لا يحب المعتدين ولا تفسدوا
في الأرض بعد إصلاحها وادعوه خوفا وطمعا إن رحمت الله قريب من المحسنين
قل ادعوا الله أو ادعوا الرحمن أيا ما تدعوا فله الأسماء الحسنى ولا تجهر بصلاتك ولا
تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم
يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا والصافات صفا
فالزاجرات زجرا فالتاليات ذكرا إن إلهكم لواحد رب السماوات والأرض وما
بينهما ورب المشارق إنا زينا السماء الدنيا بزينة الكواكب وحفظا من كل شيطان
مارد لا يسمعون إلى الملإ الأعلى ويقذفون من كل جانب دحورا ولهم عذاب
واصب إلا من خطف الخطفة فأتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم أهم أشد خلقا
أم من خلقنا إنا خلقناهم من طين لازب يا معشر الجن والإنس إن استطعتم
أن تنفذوا من أقطار السماوات والأرض فانفذوا لا تنفذون إلا بسلطان فبأي
آلاء ربكما تكذبان يرسل عليكما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران لو أنزلنا
هذا القرآن على جبل لرأيته خاشعا متصدعا من خشية الله وتلك الأمثال
نضربها للناس لعلهم يتفكرون هو الله الذي لا إله إلا هو عالم الغيب والشهادة
هو الرحمن الرحيم هو الله الذي لا إله إلا هو الملك القدوس السلام
المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق
البارئ المصور له الأسماء الحسنى يسبح له ما في السماوات والأرض وهو العزيز

لکم کید قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ٥

خـــــــاتمـــــــہ

اس رسالے میں باب اول سے تا آخر باب پنجم جو آیات و ادعیہ و اعمال لکھے گئے ہیں۔ صورت انکی اجازت کیلئے لونیک کو اسطرح پر ہے۔ کہ آیات کتاب عزیز و احادیث سنن مطہرہ کیلئے اعمال و استعمال میں ضرورت اجازت کی نہیں ہے اسلئے کہ اللہ و رسول کا کلام جس مقصد و کام کیلئے عمل میں آیگا بشرط رعایت آداب و حسن اعتقاد کے اثر کامل عاجلا و آجلا بخشیگا معہذا اجازت تمسک بالقرآن کی خود رسول اللہ صلعم سے بنص حدیث تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ مرسلاً ثابت ہے اور یہی حدیث اجازت استعمال و اعمال سنن پر بھی دلیل ہے بلکہ جتنی احادیث صحیح دربارہ اعتصام بالکتاب والسنۃ آئی ہیں۔ اور کتب حدیث میں لکھی ہوئی ہیں۔ وہ سب دلیل ہیں اسی اجازت پر حدیث جابر میں مرفوعا آیا ہے۔ خَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخ رواہ مسلم اور حدیث عرباض بن ساریہ میں فرمایا ہے فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ الحديث رواه احمد وابو داود والترمذي وابن ماجه الا النسائي۔ یہ نص ہے تمسک بالسنۃ پر اور اجازت عامہ ہے عمل بالحدیث پر اور حدیث ابراہیم عذری میں ارشاد کیا ہے يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْمَدْخَلِ مرسلاً۔ اس حدیث میں حاملان علم قرآن و حدیث کو عدول ٹھیرایا ہے اور نشان انکی عدل کا یہ فرمایا ہے کہ وہ نافی تحریف و انتحال و تاویل ہیں پس جس عالم میں یہ صفت موجود ہوگا۔ وہ زبان نبوت پر عدل و معدل ہے۔ اور جب وہ عدل ٹھیرا تو اسکا عمل سراپا اثر و نصفت ہوگا۔ وبالجملہ الحاصل قرآن و حدیث پر عمل کرنے میں کچھ احتیاج کسی کی اجازت کی نہیں ہے حدیث کا صحیح ہونا کافی ہے اور جس عمل کی فضیلت یا تاثیر جس کلمہ کی حدیث میں آئی ہے اسکے پڑھنے اور پڑھانے اور دم کرنے اور لکھنے میں وہ اثر ضرور موجود ہوتا ہے اور ہمکو حکم ہے کہ جو بات ہمکو حضرت سے پہونچے ہم اسکو دوسروں تک اسیطرح بلا کم و بیش پہونچا دیں چنانچہ حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے نَضَّرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ الخ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ دوسرا لفظ اسکا یہ ہے نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ان احادیث میں حکم تبلیغ کا فرمایا ہے یہ شامل ہے ہر امر دینی و موعظت دنیوی و اوراد و اعمال کو اور بیند احدیث ابن عمرو میں آیا ہے بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً رواہ البخاری۔ اور جو شخص کسیکو کسی طرح کا نفع پہنچائے اسکو خیر الناس کہا ہے اسلئے جو فوائد ومنافع حاصل تھی [illegible]

مراد اس سے صحت حدیث من ادعی الثقل المعطل ۱۲ منہ

له تال فی الفوائد الجمیلۃ و کان سیدی الوالد علیہ الالفاتحۃ وتعالیٰ مولانا ۔۔۔ والمعہ وثقیٰ [illegible]

آخرت کے آیات واحادیث میں صحیح و ثابت ہو نہیں۔ ان کو اس جگہ لکھا گیا اور بیجا تو ری بلاغ میں آئی ؎

واو ہم ترا از گنج مقصود نشان گر ما نرسیدیم تو باری برسی

علاوہ اسکے علماء محدثین میں اتصال سند و اجازت کتب سنن کا طریقہ قدیما و حدیثا مروج و ماثور ہے جو مجھکو اجازت کتب صحاح و سنن وغیرہا کی مشائخ حدیث سے حاصل ہے تفصیل بعض اجمال کی کتاب سلسلة العسجد میں لکھی گئی ہے باقی وہ اعمال جو مشائخ طریقہ سے اسجگہ نقل کئے گئے ہیں منجملہ ان کے ایک کتاب الفوائد شیخ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف شرجی حنفی رضی اللہ عنہ صاحب تجرید صحیح بخاری ہے انہوں نے یہ تحریر ۸۱۹ سنہ ہجری میں لکھی ہے شرجی رحمہ اللہ استاد علوم حدیث میں میرے شیخ الشیوخ ہیں سند کتاب سنن ابی داود و جامع ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و شفا قاضی عیاض و سلاح المومن و مشکوٰة المصابیح و احیاء العلوم وغیرہ و ذلک میں نام انکا ضمن سند میں آتا ہے اسلیئے یہ اعمال جو ان کی کتاب سے لکھے ہیں۔ داخل دائرہ اجازت ہیں اور جو اعمال کہ قول جمیل سے منقول ہیں انکی اجازت مستقل مولوی محمد یعقوب مہاجر مکی سے حاصل ہے اور وہ اعمال جو مرزا مظہر جان جاناں سے نقل کئے گئے ہیں وہ غالباً موافق قول جمیل کے موافق بعض احادیث ہیں۔ الا ماشاء اللہ تعالی اور جو دو ایک اعمال کتاب خزینة الاسرار سے حکایت کئے ہیں انکی اجازت مجھکو نہیں ہے لیکن وہ بھی دائرہ اذن سے باعتبار اخذ کے مشائخ صوفیہ سے خارج نہیں ہوسکتے ہیں۔ اور جس صورت میں کہ کل اعمال و سنت کا بلا اجازت مقصود ہے تو اعمال و عزائم مشائخ کا بھی استعمال کرنا ممکن ہے گو اجازت نہ ہو ان اتنی بات درکار ہے کہ شیخ کا مرتبہ معلوم ہو اور طریقہ مقررہ پر بعد عزیمت عمل میں لائی جاوے ورنہ حسب احتیاط اور رعایت آداب کیطرف سے عامل و معمول لہ کے نہیں ہوتی ہے تو پھر عمل کتاب و سنت کا بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا یہ قصور اپنی طرف سے ہے نہ دوسرے کیطرف کا اس رسالے میں جسقدر اعمال ذکر کئے گئے ہیں غالباً وہ مجربات ہیں قدماء علماء و مشائخ نے انکا تجربہ کیا ہے اور بعض کا تجربہ مجھکو بھی حاصل ہوا ہے اور ایسے اعمال جنکی تجربے کا حال معلوم نہیں ہے وہ ایک دفتر میں بھی نہیں آسکتے ہیں اسلیئے انکا ذکر ترک کر دیا اسیطرح وہ تعاویذ و تعالیق و اوفاق و نقوش جنکی صورت شرعی موافق ظاہر سنت کے نہیں تھی گو نفس الامر میں جائز العمل ہو مثل اقم الملل کے انکو بھی چھوڑ دیا ہے اسم اعظم و نقش نگین و مہر الوحم کو اسجگہ ضبط کیا ہے ہاں ادعیہ و اعمال کو اپنے لئے اور اپنی اولاد کیلیئے ضرور عمل میں لایا کریں یا جس کسی مسلمان کو طرف انکی حاجت ہو اسکے لئے یہ عمل کر دیا کریں کہ خیر الناس من ینفع الناس اور ان اعمال کی قدر و منزلت تجربہ سے انشاء اللہ تعالی برکات و منافع عجائب انکو ظاہر ہوں گے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ وَخَيْرُ رَفِيقٍ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِهِ وَخَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ ۞

تمت

بقلم خود غلام حیدر خوشنویس گوڑیالہ ضلع سیالکوٹ
ڈاکخانہ بھوپالوالہ تحصیل ڈسکہ

ب

کریم النجوم بزبان اردو

کتاب ہذا میں مدہا بے بیش قیمت و جواہر بے بہا اسرار علم نجوم کے خزانہ کی مانند بھرے ہوئے ہیں۔ وہ یہ کتاب ہے کہ جس کا ہر خاص و عام کے پاس ہونا ضروری ہے مزید براں بھیدگیان علم نجوم کی نگاہ کر میں سالہ کوشش مزید سے یہ دفتر نجوم مرتب کیا گیا ہے اور سری مہاراجہ صاحب بہادر سرگباش والئے فریدکوٹ نے اپنے دست مبارک سے مبلغ ایک سو روپیہ نقد اور ریشمی خلعت قیمتی مبلغ ایک سو روپیہ کتاب ہذا کے صلہ میں مصنف مرحوم کو بطور انعام عطا کئے جس سے عمدگی کتاب ہذا کی پوری پوری صداقت ہوتی ہے علاوہ ازیں چند سارٹیفکیٹ بوجہ عدم گنجائش اشتہار ہذا ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کتاب ہذا کی جسقدر تعریف و توصیف کی جاوے بجا ہے۔ اس کے چند مضامین بطور نمونہ مشتے از خروارے مفصلہ ذیل ہیں (۱) طریقہ استخراج نقشہ بارش و ژالہ باری (۲) نتیجہ حرکت تمام اعضائے جسمانی (۳) عورت خاوند کی سازگاری قبل از شادی یا بعد از شادی بمعاملات خانہ داری (۴) ارجیت مقدمہ۔ کشتی یا لڑائی (۵) چار طرح کے نور و زون سے ہر آئندہ سال کا حال دریافت کرنا۔ (۶) آئیندہ اقسام سالوں کے سورج اور چاند گرہن اور ان کی تاثیرات (۷) تعویذ کیمیا اثر نسبت درستی مریض و خانہ میں اسناد و فوائد (۸) تاثیرات سیارگان بر مردگان (۹) مختصر جنم پتری زن و مرد (۱۰) گمشدہ اشیاء کی نسبت حالات دریافت کرنا وغیرہ وغیرہ ازیں قسم حالات کتاب ہذا کے مطالعہ سے بخوبی معلوم ہو سکتے ہیں۔ قیمت کتاب برائے فائدہ عوام الناس بجائے تین روپیہ چار آنہ کے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عـہ) مقرر کی گئی ہے خوشخط کاغذ ولایتی صفحات ۲۹۶۔

محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا

گنجینہ حکمت

از مصنفہ حکیم حاذق فضل حسین صاحب اصاحبان اس نایاب بیبہا نعمت غیر مترقبہ حرف شناسوں کو بھی میسر ہے جس میں کل مخفی راز حکمت جو آجتک سینہ بسینہ چلے آتے تھے۔ سر سے پاؤں تک امراض کا علاج ٹٹکوں سے تحریر کیا گیا ہے ایک مجموعہ حکمت ہے جسمیں کشتہ جات ہر قسم السیر سہل ترکیب سے درج کئے ہیں جو ہر فرد بشر آسانی سے بنا سکتا ہے گویا دریا کوزہ میں بند ہے قیمت ۔۔ ۸/

رسالہ کشتہ جات ظہیری

یہ کتاب بھی حضرت ظہیر العلماء کے مجربات میں سے ہے جسمیں فاضل مصنف نے تمام چیزوں کو مثل سونا چاندی تانبہ جست۔ رانگ۔ فولاد وغیرہ کے کشتہ کرنے کی ترکیبیں اور انکے استعمال کی ترکیب جو ہر شخص بنا سکتا ہے قیمت دو آنہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۲/

کُکری بُک

قیمت دو آنہ

انگریزی کھانے پکانے کی تراکیب نہایت وضاحت سے درج ہیں ہر قسم کے انگریزی کھانے تیار کر لیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ ملک غلام محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور